بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

کام وہ لے لیجئے تم کو جو راضی کرے ٹھیک ہو نامِ رضا تم پہ کروڑوں درود

حج کیسے کریں؟

تصنیف

عطائے مفتی اعظم ہند، حضرت

مولانا محمد شاکر علی نوری

تقریظ جلیل

محقق مسائل جدیدہ حضرت علامہ مفتی محمد نظام الدین رضوی

(صدر شعبۂ افتا، الجامعۃ الاشرفیہ، مبارک پور)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

حَامِدًا وَّ مُصَلِّیًا وَّ مُسَلِّمًا

کتاب ''حج کیسے کریں؟'' پوری پڑھی۔ الحمد للہ! اس کے مسائل صحیح ہیں، زبان عام فہم ہے اور سلیس ہے، اسلوب اچھا اور تفہیم پیاری ہے۔ کتاب کی اساس بہار شریعت پر ہے، البتہ اس میں نو پیدا مسائل کے احکام کا اضافہ ہے اور بدلے ہوئے حالات کی رعایت بھی۔ آج کے دور میں اس طرح کی کتاب کی ضرورت تھی، امیر سنی

شرف انتساب

یارِ غار مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کے نام

دعوتِ اسلامی کی کاوش سے پوری ہوئی۔

خدائے کریم اسے مقبول انام بنائے اور اس کے مصنف کے اخلاص، علم، عمل، ارشاد اور عمر میں برکتیں عطا فرمائے۔

بِجَاہِ حَبِیۡبِہِ النَّبِیِّ الۡاَمِیۡنِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ
وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ صَحۡبِہٖ وَ اَزۡوَاجِہٖ وَ سَلَّمَ

محمد نظام الدین رضوی

(صدر شعبۂ افتا، الجامعۃ الاشرفیہ)

احباب اہل سنت کا اصرار تھا کہ تحریک سُنّی دعوتِ اسلامی کی جانب سے حج وعمرہ اور آداب زیارت روضۂ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے متعلق کوئی کتاب ترتیب دی جائے۔ ارادہ بنتا، مگر کوئی نہ کوئی مصروفیت حائل ہوکر رہ جاتی اور کام مؤخر ہوجاتا۔

حضرت سید دادا باپو جو حج وعمرہ کے موقع پر مسائل کی دریافت کے لیے اکثر اس فقیر کو یاد فرماتے اور فون کر کے مسائل دریافت کرلیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ وہ مکۂ مکرمہ یا مدینہ منورہ میں مجھ سے ملاقات کے لیے تشریف لائے، آپ نے ایک قلم تحفہ میں دیا اور فرمایا کہ آپ اس موضوع پر ضرور کام کریں۔

حکم کو عملی جامہ پہنانے میں کم وبیش دوسال کا عرصہ گزر گیا، اسی دوران تحریک کے زیر اہتمام ''ادارہ معارف اسلامی'' کا قیام عمل میں

آیا۔ میں نے ادارہ کے دو اہم رکن، مولانا سید عمران قادری نجمی اور مولانا محمد عبداللہ اعظمی نجمی سے اس خیال کا اظہار کیا۔ الحمدللہ انہوں نے تعاون کی یقین دہانی کرائی اور ان کے تعاون سے اس کتاب کی ترتیب آسان ہوگئی۔ تصحیح کے لیے محقق مسائل جدیدہ حضرت علامہ مفتی محمد نظام الدین رضوی، قاری محمد رضوان اور مولانا مظہر حسین علیمی صاحبان نے تعاون کیا۔ اللہ ان حضرات کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

اپنی کم علمی کا مجھے احساس ہے، اگر قارئین کو کسی قسم کی کوئی کمی نظر آئے تو ضرور اصلاح فرمائیں۔

عبدہ المذنب

محمد شاکر علی نوری

(امیر سنی دعوتِ اسلامی)

۷/رمضان ۱۴۳۱ھ/ ۱۸/۸/۲۰۱۰ء

فہرست

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّی وَ نُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ – اَمَّا بَعۡدُ

حج اسلام کا پانچواں اور عباداتِ اسلامی کا چوتھا رکن ہے۔ یا اس طرح کہہ سکتے ہیں کہ نماز، روزہ اور زکوٰۃ کے بعد چوتھا فریضہ حج ہے، جو امت محمدیہ کے ہر فرد پر خواہ وہ دنیا کے کسی علاقے کا رہنے والا ہو عمر بھر میں صرف ایک بار فرض ہے، مگر صرف اس پر جواز روئے شرع صاحبِ استطاعت ہو۔

حج کی فرضیت کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَ لِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الۡبَیۡتِ مَنِ اسۡتَطَاعَ اِلَیۡہِ سَبِیۡلًا وَ مَنۡ کَفَرَ فَاِنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ عَنِ الۡعٰلَمِیۡنَ. (سورۂ آل عمران، آیت: ۹۷) اور اللہ کے لیے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا ہے جو اس تک چل سکے اور جو منکر ہو تو اللہ سارے جہاں سے بے پرواہ ہے۔ (کنزالایمان)

صاحب استطاعت ہونے سے مراد یہ ہے کہ اس کے پاس اتنا

مال ہو جس سے وہ حج کے لیے جانے کا خرچ اور سفر کی مدت میں اپنے اہل وعیال کے اخراجات بآسانی نکال سکے۔

حج کسے کہتے ہیں؟

احرام باندھ کر نویں ذی الحجہ کو مقررہ وقت میں عرفات میں ٹھہرنے اور کعبۂ معظّمہ کے طواف کو حج کہتے ہیں۔

☆ دکھاوے کے لیے حج کرنا اور حرام مال سے حج کو جانا حرام ہے۔

☆ حج کے لیے جس سے اجازت لینا واجب ہے، بغیر اس کی اجازت کے جانا مکروہ ہے۔ مثلاً ماں باپ اگر اس کی خدمت کے محتاج ہوں اور ماں، باپ نہ ہوں تو دادا، دادی کا بھی یہی حکم ہے۔

☆ نفل حج کے لیے ہر صورت میں ماں باپ کی اطاعت ضروری ہے۔

☆ جب حج کے لیے جانے پر قادر ہو، حج فوراً فرض ہو گیا، اسی سال اسے حج کرنا ہوگا، تاخیر کرنا گناہ ہے۔

☆ حج فرض ہونے کے بعد چند سالوں تک نہ کیا تو فاسق کہلائے گا،

اس کی گواہی قبول نہیں، مگر جب بھی کرے گا ادا ہی ہے، قضا نہیں۔

☆ مال موجود تھا اور حج نہ کیا، پھر مال ختم ہو گیا تو قرض لے کر جائے۔

حج میں اخلاص کی اہمیت

اخلاص اس نیت کو کہتے ہیں جس میں کوئی دنیوی فائدہ شامل نہ ہو، بلکہ وہ محض اللہ رب العزت کے لیے ہو چنانچہ لوگوں نے رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اخلاص کس کو کہتے ہیں؟ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اَنۡ تَقُوۡلَ وَلِیَّیَ اللّٰہُ ثُمَّ اسۡتَقِمۡ کَمَا اُمِرۡتَ. تو کہے کہ میرا مالک اللہ ہے پھر جس کا تجھے حکم دیا گیا اس پر ثابت قدم رہے۔

تمام اعمال کی مقبولیت اللہ عزوجل کے فضل پر موقوف ہے، لیکن جب کوئی عبادت اس کی تمام شرطوں کے ساتھ ادا کی جائے تو اس کی قبولیت پر دل کو اطمینان ہوتا ہے، کیوں کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے: اِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیۡعُ اَجۡرَ الۡمُحۡسِنِیۡنَ. (سورۂ توبہ، آیت: ۱۲۰) یعنی اللہ نیکوں کا

نیگ (اجر) ضائع نہیں فرماتا۔ (کنزالایمان)

محسنین سے وہ لوگ مراد ہیں جو ہر نیک عمل کو اس کی تمام شرطوں کے ساتھ ادا کرتے ہیں، خواہ ان کا تعلق حقوق اللہ سے ہو یا حقوق العباد سے۔

شرائط دو قسم کی ہیں۔ (۱) جن کا ظاہر سے تعلق ہو، اگر وہ چھوٹ جائیں تو عبادت ادا ہی نہیں ہوگی۔ جیسے نماز کے لیے وضو، حج کے لیے احرام وغیرہ۔ (۲) جن کا تعلق باطن سے ہے، ان کے کسی صورت سے چھوٹ جانے سے عبادت تو ادا ہو جائے گی، لیکن ان پر اجر وثواب کا مرتب ہونا کوئی ضروری نہیں۔ جیسے نماز کے لیے خشوع وخضوع اور دیگر عبادات کے لیے اخلاص۔

آقائے دوجہاں، معلم شریعت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اخلاص کو ان الفاظ میں بیان فرمایا: اِنَّمَا الۡاَعۡمَالُ بِالنِّیَاتِ وَاِنَّمَا لِکُلِّ امۡرَءٍ مَّا نَوٰی. (بخاری شریف، حدیث: ۱) اعمال کا ثواب نیتوں پر ہے

اور ہر شخص کے لیے وہی ہے جو اس نے نیت کی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد سے واضح ہے کہ اعمال کی باطنی شرطوں میں نیت کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ ہر عمل کا نتیجہ نیت ہی کے مطابق برآمد ہوتا ہے۔ اسی لیے قرآن کریم میں بھی اس کو متعدد مقامات پر بیان کیا گیا اور اعمال میں اخلاص نیت کا حکم دیا گیا۔

ایک مقام پر اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے: وَمَنْ یُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَسَنَجْزِی الشّٰكِرِیْنَ ۔(آل عمران:۱۴۵) اور جو اعمال سے دنیا کا بدلہ چاہے ہم اس میں سے اسے دیں گے اور جو آخرت کا بدلہ چاہے ہم اس میں سے اسے دیں گے، اور عنقریب (اچھا) بدلہ دیں گے شکر کرنے والوں کو۔

دوسری جگہ فرمایا: مَنْ كَانَ یُرِیْدُ ثَوَابَ الدُّنْیَا فَعِنْدَ اللّٰهِ ثَوَابُ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِیْعًا بَصِیْرًا ۔(النسا:۱۳۴) اور جو دنیا کا انعام چاہے تو اللہ ہی کے پاس دنیا اور آخرت دونوں کا انعام ہے

اور اللہ سنتا دیکھتا ہے۔

ایک مقام پر فرماتا ہے: وَادْعُوْهُ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ ۔(سورۂ اعراف:۲۹) اور اس کی عبادت کرو نرے اس کے بندے ہو کر۔

ان تمام آیات و احادیث سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ تمام اعمال و عبادات میں اخلاص سب سے اہم ہے اس کے بغیر عبادتیں لذت سے محروم ہو جاتی ہیں۔ آج کل بہت لوگ حج جیسی عظیم عبادت ادا تو کرتے ہیں، مگر نام و نمود کی خاطر یا سرکار کے فرمان ''حج کرو مالدار ہو جاؤ'' کا خیال کرتے ہوئے، حالاں کہ اخلاص نہ ہونے کی وجہ سے اس حج کی قبولیت کے بارے میں یقین نہیں کیا جا سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے جب حج کی فرضیت پر آیت نازل فرمائی تو صاف ارشاد فرمایا ''وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ'' (اور حج و عمرہ اللہ کے لیے پورا کرو) اور دوسری جگہ ارشاد فرمایا ''وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْهِ سَبِیْلًا'' (اور اللہ کے لیے لوگوں پر اس گھر کا

طواف کرنا ہے جو اس تک چل سکے) دونوں آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے ''لِلّٰه'' کا لفظ ارشاد فرمایا جس کا مطلب ہے کہ حج اور عمرہ کرنے کا مقصد اللہ کی خوشنودی ہی ہونی چاہیے۔

اس آیت کی تفسیر میں علامہ سید طنطاوی اپنی تفسیر کے ص:۳۳۱ پر نقل کرتے ہیں:

(ترجمہ) ''اکثر صحابہ و تابعین اور فقہائے احناف و مالکیہ کی رائے یہ ہے کہ اس آیت میں جو فرمایا گیا کہ حج و عمرہ اللہ کے لیے ادا کرو، اس سے مراد یہ ہے کہ ان دونوں کو ان کے تمام مناسک کے ساتھ خالص اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کے لیے ادا کرو، نیز ایک مسلم کے لیے ضروری ہے کہ جب بھی وہ حج و عمرہ دونوں ادا کرے یا ان میں سے کوئی ایک ادا کرے اسے کامل ادا کرے جیسا کہ آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے کیا ہے''۔

یاد رکھیں، حج مالداری کی نیت سے یا شہرت کی نیت سے نہ کیا

جائے بلکہ صرف اور صرف رضائے الٰہی کی نیت سے کیا جائے اس لیے کہ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں وہی حج مقبول ہوتا ہے جو اس کو خوش کرنے کے لیے کیا جائے اور یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ ہماری نیت (دل کا ارادہ) انسان نہیں دیکھتا لیکن اللہ رب العزت ضرور دیکھتا ہے۔ رہے حج کرنے والوں کے لیے فائدے اور برکات تو اس بات کا یقین رکھیں کہ اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو وعدہ فرمایا ہے وہ حق ہے یقیناً اس کی برکتیں ملیں گی لیکن ہم تو صرف اللہ کے لیے حج کرنے جا رہے ہیں۔ سر دست اخلاص سے متعلق ایک بزرگ کا واقعہ پڑھیں اور اپنا ایمان تازہ کریں۔

ایک بزرگ نے کہا ہے کہ میں نے تیس سال کی نماز قضا کی جسے میں نے ہمیشہ پہلی صف میں کھڑے ہو کر ادا کیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہوئی کہ ایک دن میں مسجد میں دیر سے آیا آخری صف میں جگہ ملی، دل میں یہ شرمندگی پیدا ہوئی کہ لوگ مجھے دیکھ کر کہیں گے کہ میں آج دیر سے

آیا ہوں۔اس وقت میں سمجھا کہ مجھے اس بات سے خوشی ہوئی تھی کہ لوگ مجھے پہلی صف میں دیکھیں اس پر مجھے اپنی نمازیں ضائع ہونے کا اندیشہ ہوا اور میں نے یہ نمازیں قضا کیں۔

اخلاص عبادت کی روح ہے اس لیے کہ جیسی نیت ویسی برکت۔لہٰذا اگر حج خدا کی خوشنودی کے لیے کیا جائے تو خدا مل جائے گا اور وہ مل گیا تو کیا اس کی نعمتیں نہیں ملیں گی؟

یہی وجہ ہے کہ جب اسلاف میں سے کوئی حج وعمرہ کے لیے جاتے اور لبیک کہتے تو ان کا رنگ فق پڑ جاتا کہ کہیں جواب میں لا لبیک آ گیا تو؟ یاد رکھیں کہ لبیک کہتے وقت یہ تصور کریں کہ جس طرح حج کے لیے بلانے والے کی پکار پر لبیک کہہ کر حاضری کا اعلان کر رہا ہوں ان شاء اللہ اسی طرح اللہ رب العزت کی ہر پکار پر لبیک کہتا ہوا دوڑتا چلا جاؤں گا۔ان شاء اللہ

مسائل سیکھنا کیوں ضروری؟

حضرت عطا سلمی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک نہایت اچھا، بہت نفیس اور جاذب نظر کپڑا بُن کر تیار کیا، آپ اسے لے کر بازار میں فروخت کرنے آئے ،اور کپڑے کے ایک تاجر کو دکھایا، اس نے اس کپڑے کی قیمت نہایت ہی کم لگائی اور کہا کہ اس کپڑے میں فلاں فلاں عیب ہے، لہٰذا اس کپڑے کی پوری قیمت نہیں مل سکتی، حضرت عطا سلمی نے اس کپڑے کو تاجر سے واپس لیا اور خوب رونے لگے، کپڑے کے تاجر کو بڑی شرمندگی ہوئی، وہ ان سے معذرت کرنے لگا اور منہ مانگی قیمت دینے پر راضی ہو گیا۔

حضرت عطا سلمی نے فرمایا کہ میں کپڑے کی قیمت کم ہونے پر نہیں رو رہا ہوں، بلکہ میرے رونے کی وجہ یہ ہے کہ میں کپڑا بننے کا ہنر جانتا ہوں، اس کی مضبوطی، درستگی اور خوبصورتی کی میں نے بھرپور کوشش کی، یہاں تک کہ میرے علم میں اس میں کوئی عیب نہ تھا، لیکن جب یہ

کپڑا ایک ماہر کے پاس پیش کیا گیا تو اس نے ان کے کئی ایسے عیوب ظاہر کر دئے، جو مجھ سے پوشیدہ تھے۔پھر ہمارے ان اعمال کا کیا ہوگا جب کہ وہ کل قیامت کے دن خداوند تعالیٰ کے حضور پیش کیے جائیں گے، معلوم نہیں ہمارے ان اعمال میں کتنے عیوب اور نقصان ظاہر ہوں گے، جن سے ہم آج بے خبر ہیں۔(مومن کی نماز،ص:۳۱)

اس واقعہ کو بار بار پڑھیں اور سوچیں کہ ہم کوئی عمل کرتے ہیں اور اس کے بارے میں خیال کرتے ہیں کہ ہم نے اسے بہ حسن وخوبی مکمل کر لیا ہے، مگر اس میں اکثر نقص وعیب کا امکان رہتا ہے۔

غور کیجیے کہ ہم حج وعمرہ کا ارادہ کر رہے ہیں، جب تک ہم حج وعمرہ کے مسائل سے اچھی طرح واقف نہ ہوں گے اس وقت تک انہیں صحیح طور پر ادا کرنا ممکن نہیں ہوگا اور جب تک ہم صحیح ادا نہ کریں گے، اس وقت تک ان پر مرتب ہونے والے ثواب اور اجر سے محروم رہیں گے۔ لہٰذا حج وعمرہ کے مسائل ضرور سیکھیں۔

مقبول اور مردود حج کی علامتیں

حج کے قبول ہونے کی تین علامتیں ہیں۔(۱) حج کے بعد ہمیشہ کے لیے نرم دل ہو جانا۔(۲) گناہوں سے نفرت ہو جانا۔(۳) نیک اعمال کی طرف رغبت ہو جانا۔حج کے غیر مقبول (مردود) ہونے کی بھی تین علامتیں ہیں۔(۱) سخت دل ہو جانا۔(۲) گناہوں کی طرف مائل ہونا۔(۳) نیکیوں سے نفرت ہو جانا۔(تفسیر نعیمی،۲/۲۸۷)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں: (ترجمہ) بزرگوں نے فرمایا ہے کہ حج مقبول کی پہچان یہ ہے کہ حاجی پہلے سے اچھا ہو کر واپس ہو اور آخرت کی رغبت رکھے اور دنیا والوں سے بچے اور گناہوں میں دوبارہ ملوث نہ ہو۔(اشعۃ اللمعات:۲/۳۰۲)

لہٰذا ہر حاجی کو چاہیے کہ وہ اپنے حالات کا جائزہ لے۔اگر وہ پہلے سے اچھا نہ ہوا، نماز نہ پڑھے، زکوٰۃ اور دیگر فرائض اور نیک اعمال کی طرف راغب نہ ہو، بلکہ اس کے دل میں نیکیوں سے نفرت پیدا ہو گئی

اور گناہوں کی طرف اس کا رجحان ہونے لگا تو سمجھ لینا چاہئے کہ اس کا حج قبول نہ ہوا۔

حج ایک نظر میں

سفرِ حج کو جانے سے پہلے ان باتوں کا خیال رکھیں ان شاء اللہ خوب ثواب پائیں گے۔

☆ اگر شادی شدہ ہیں تو احرام پہننے سے پہلے احرام کی دونوں چادروں پر اپنی اہلیہ سے عطر لگوالیں۔

☆ ناف کے نیچے کے اور بغل کے بال صاف کرلیں، ناخن تراش لیں، موچھیں بنوالیں۔

☆ سنّت کے موافق اچھی طرح غسل کرلیں۔

☆ احرام کی ایک چادر نیچے تہبند کی طرح باندھ لیں اور ایک چادر اوپر کے حصے پر اوڑھ لیں۔

☆ پھر گھر میں چار رکعت نفل سر ڈھانک کر پڑھیں اور سفر کی آسانی اور

واپسی تک گھر والوں کی سلامتی کی دعا کریں۔

☆ پھر دو رکعت احرام کی نفل ادا کریں پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ کافرون اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص پڑھیں کہ سنّت ہے، یہ دونوں رکعتیں بھی سر ڈھانک کر ادا کریں، سلام پھیرتے ہی چادر سر سے ہٹالیں۔

☆ ہندوستان سے جانے والے زیادہ تر حاجی حج تمتع کرتے ہیں، اگر آپ حج تمتع کا ارادہ رکھتے ہیں تو صرف عمرہ کی نیت کریں اور نیت کے ان الفاظ کو زبان سے بھی دہرالیں:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اُرِیۡدُ الۡعُمۡرَۃَ فَیَسِّرۡھَا لِیۡ وَ تَقَبَّلۡھَا مِنِّیۡ. نَوَیۡتُ الۡعُمۡرَۃَ وَ اَحۡرَمۡتُ بِھَا مُخۡلِصًا لِلّٰہِ تَعَالٰی. لَبَّیۡکَ بِالۡعُمۡرَۃِ.

(ترجمہ) اے اللہ! میں عمرہ کا ارادہ رکھتا ہوں، تو اسے میرے لیے آسان فرما اور میری جانب سے اسے قبول فرما۔ میں نے خالص

اللہ تعالیٰ کے لیے عمرہ کی نیت کی اور اس کا احرام باندھا۔ اے اللہ! میں حاضر ہوں عمرہ کے لیے۔ (بہارِ شریعت:۶/۳۱)

☆ نیت کرنے کے بعد مرد حضرات تین مرتبہ بلند آواز سے اور خواتین آہستہ لبیک پڑھیں۔

لَبَّیۡکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیۡکَ. لَبَّیۡکَ لَاشَرِیۡکَ لَکَ لَبَّیۡکَ. اِنَّ الۡحَمۡدَ وَالنِّعۡمَۃَ لَکَ وَالۡمُلۡکُ. لَا شَرِیۡکَ لَکَ.

(ترجمہ) میں حاضر ہوں، اے اللہ! میں حاضر ہوں۔ میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں۔ بے شک تمام تعریفیں، نعمتیں اور ملک تیرے لیے ہیں۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔

☆ تلبیہ (لبیک) کے بعد ایک بار درود شریف پڑھ کر یہ دعا مانگیں:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُکَ رِضَاکَ وَالۡجَنَّۃَ وَ اَعُوۡذُ بِکَ مِنۡ سَخَطِکَ وَ مِنَ النَّارِ.

(ترجمہ) اے اللہ! میں تجھ سے تیری رضا اور جنت مانگتا ہوں اور تیری ناراضی اور جہنم سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ (بہارِ شریعت:۶/۳۱)

☆ اب احرام کی ساری پابندیاں شروع ہوگئیں۔ (احرام سے متعلق احکام احرام کے مسائل کے باب میں ملاحظہ فرمائیں)

☆ اس دعا کے بعد اپنے ماں باپ بھائی بہن بیوی بچے رشتہ دار استاذ و پیر مومنین ومومنات سب کے لیے مغفرت اور بھلائی کی دعا کریں۔

☆ اب راستے بھر تلاوت، درود شریف، توبہ واستغفار اور تلبیہ کی کثرت کرتے ہوئے چلیں۔

☆ اس بات کا بھرپور خیال رکھیں کہ سفر میں کہیں بھی نماز قضا نہ ہو۔

☆ فضول باتوں سے پرہیز کریں کہ کہیں اس کی وجہ سے آپ حج کی برکتوں سے محروم نہ ہوجائیں۔

☆ اگر کسی کی طرف سے کچھ زیادتی ہوجائے تو اسے معاف کریں۔

☆ اگر آپ نے حج تمتع کی نیت کی ہے تو آپ کو پہلے عمرہ کرنا ہوگا۔

☆ قیام گاہ پر اپنے سامان رکھیں، ہو سکے ہو غسل کریں، ورنہ وضو کر کے حرم شریف کی طرف بڑھیں، راستہ بھر تلبیہ (لبیک) بلند آواز سے پڑھتے رہیں، اب مسجد حرام میں داخلہ کے لیے بہتر ہے کہ باب السلام سے داخل ہوں لیکن آج کل یہ دروازہ بند رہتا ہے، لہٰذا جو دروازہ بھی حرم کعبہ میں داخلہ کے لیے آسان ہو اس سے داخل ہوں، بہتر ہے کہ داخل ہوتے وقت نگاہیں نیچی رکھیں مسجد حرام میں داخل ہوتے وقت داخلہ کی دعا پڑھیں۔

☆ اب حرم شریف میں چند قدم چلتے ہی آپ کی نگاہوں کے سامنے کعبہ معظّمہ ہوگا، کعبہ شریف پر پہلی نظر پڑتے ہی جو بھی دعا کریں گے، ان شاء اللہ قبول ہوگی۔ بہتر ہے کہ یہ دعا کریں کہ اے اللہ جب بھی جو بھی نیک جائز دعا کروں تو اسے قبول فرما۔

☆ یہیں کھڑے کھڑے تین مرتبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَکْبَرُ کہیں، پھر تھوڑی دیر دعا کر کے لبیک پڑھتے ہوئے کعبہ شریف کی طرف

بڑھیں۔ اب طواف شروع کرنے سے پہلے اپنی چادر کو بغل سے نکال کر کاندھے پر اس طرح ڈالیں کہ سیدھا کاندھا کھلا ہو، اسے ''اضطباع'' کہتے ہیں۔ پھر حجر اسود کے سامنے آئیں اور طواف کی نیت کریں۔

☆ اگر حجر اسود کو بوسہ لینے کا موقع ہے تو سبحان اللہ، ورنہ حجر اسود کے مقابل کھڑے ہو کر اس کی طرف اپنے دونوں ہاتھوں کی ہتھیلی کر کے '' بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَکْبَرُ '' پڑھیں اور اپنی انگلیوں کو چوم لیں، طواف کی نیت کرتے ہی لبیک پڑھنا بند کر دیں۔

☆ اب طواف شروع کریں، شروع کے تین چکر اپنے کاندھوں کو ہلا ہلا کر پہلوان کی طرح چلیں۔ (اسے رمل کہتے ہیں)

☆ ہر چکر شروع کرنے سے پہلے حجر اسود کے سامنے آ کر استلام کریں۔

☆ ساتوں پھیروں میں وہ دعائیں پڑھیں جو آگے طواف کے تفصیلی بیان میں مذکور ہیں۔

☆ طواف بعد استلام کر کے مقام ابراہیم کے مقابل میں جہاں جگہ ملے اپنا کاندھا ڈھانک کر واجب الطّواف دو رکعت نماز ادا کریں۔ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ کافرون اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص پڑھیں پھر دعا کریں۔

☆ اب ملتزم پر آ کر کعبہ کی دیوار سے لپٹ کر دعا کریں۔

☆ اس کے بعد آب زم زم پینے کے لیے آئیں اور پیٹ بھر کر آب زمزم پئیں۔

☆ آبِ زمزم پیتے وقت یہ دعا کریں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّ رِزْقًا وَّاسِعًا وَّ شِفَآءً مِّنْ کُلِّ دَآءٍ.

(ترجمہ) اے اللہ! میں تجھ سے نفع دینے والا علم، وسعت والی روزی اور ہر بیماری سے شفا مانگتا ہوں۔ (درمنثور: ۳۴۴/۵)

☆ آبِ زمزم پینے کے بعد حجر اسود کا استلام کر کے صفا و مروہ کی سعی

کے لیے نکلیں۔

☆ صفا پہاڑی پر کھڑے ہو کر کعبہ شریف کی طرف رخ کریں اور سعی کی نیت کریں اور تھوڑی دیر دعا کریں۔

☆ دعا سے فارغ ہو کر مروہ کی طرف بڑھیں اس دوران درود شریف، توبہ واستغفار وغیرہ کرتے رہیں۔

☆ میلین اخضرین (دو سبز نشان) کے درمیان مرد حضرات ہلکے قدم دوڑیں۔

☆ سعی کرتے وقت جو دعا کریں گے، ان شاء اللہ قبول ہوگی۔

☆ مروہ پہاڑی پر پہنچ کر پھر کعبہ شریف کی طرف رخ کر کے دعا کریں۔

☆ صفا سے مروہ ایک ایک پھیرا، پھر مروہ سے صفا تک دوسرا پھیرا ہوگا، اسی طرح سات پھیرے مکمل کریں۔

☆ یہ حکم نبوی مسعٰی میں سعی کا ہے، جدید مسعٰی میں سعی جائز نہیں، اس لیے مروہ سے صفا تک سات مرتبہ یا کم از کم چار مرتبہ آنا ہی سعی

میں معتبر ہے، اس لیے کہ نجدی حکومت کے تعمیر کردہ نئے مسعٰی میں صفا سے مروہ تک جانے والا راستہ نبوی مسعٰی سے خارج ہے، صرف مروہ سے صفا تک جانے والا راستہ نبوی مسعٰی میں داخل ہے، لہٰذا پورے چودہ چکر لگائیں تاکہ مروہ سے صفا تک سات چکر معتبر ہو جائیں۔ اس صورت میں صفا سے مروہ تک کے سات چکر کا اعتبار نہ ہوگا۔

☆ آخری پھیرا مکمل کرنے کے بعد جب مروہ پہاڑی پر (جدید مسعٰی میں سعی کرتے وقت صفا پہاڑی پر) پہنچیں تو کعبہ شریف کی طرف رخ کر کے دعا کریں۔

☆ سعی مکمل کرنے کے بعد سر کے بال منڈوائیں یا کتروائیں۔

☆ اب آپ کا عمرہ مکمل ہو گیا اور آپ سے احرام کی پابندیاں ختم ہو گئیں۔ احرام کے کپڑے اتار دیں اور حج کے ایام کا انتظار کریں۔

☆ اس دوران نفل طواف کرتے رہیں۔

☆ حج قران کی جس نے نیت کی ہو اس کو اس بات کا خیال رکھنا ہے کہ وہ عمرہ کے سارے ارکان ادا کرے گا مگر سعی کے بعد بال نہ کتروا سکتا ہے اور نہ ہی منڈوا سکتا ہے، اس کو سعی کے بعد احرام ہی کی حالت میں رہنا ہے اور اس پر احرام کی ساری پابندیاں ویسی ہی رہیں گی۔

☆ حج قران کرنے والا اگر کوئی جرم کرے تو اس پر دو جرمانے عائد ہوں گے۔

☆ حج اِفراد کی جس نے نیت کی اس کے لیے یہ طوافِ قدوم اور یہ سعی حج کی سعی ہوگی، اس کو طواف زیارت کے بعد سعی نہ کرنے کا بھی اختیار ہوگا۔

☆ حج تمتع والے ۷/ذی الحجہ کو ظہر کے بعد اچھی طرح سے سُنّت کے مطابق غسل کر کے احرام باندھیں اور مسجد حرام کی طرف روانہ ہو جائیں۔

☆ مسجد حرام پہنچ کر دو رکعت نفل احرام کی نیت سے سر ڈھانک کر ادا کریں اور سلام پھیرتے ہی چادر سر سے ہٹا لیں۔

☆ نماز کے بعد حج کی نیت کر کے فوراً تلبیہ (لبیک) پڑھیں۔

☆ تلبیہ (لبیک) کہتے ہی احرام کی ساری پابندیاں شروع ہو گئیں۔

☆ اب ایک نفل طواف رمل اور اضطباع کے ساتھ کریں۔

☆ طواف کے بعد نماز طواف ادا کریں۔

☆ اگر طواف زیارت کے بعد کی سعی آج کرنا چاہتے ہوں تو آج کر لیں ورنہ طواف زیارت کے بعد بھی کر سکتے ہیں۔ صرف احرام باندھ کر منیٰ بھی جا سکتے ہیں۔

☆ اب اپنی قیام گاہ پر آجائیں اور کثرت سے درود شریف، توبہ واستغفار میں مصروف رہیں۔

☆ ٹور والے ساتویں اور آٹھویں ذی الحجہ کی درمیانی رات میں منیٰ لے جاتے ہیں یہ خلاف سُنّت ہے مگر اس پر دم وغیرہ نہیں۔

حج کا پہلا دن (۸/ذی الحجہ)

☆ آج کے دن ظہر، عصر، مغرب، عشا اور نویں کی فجر منیٰ میں ادا کریں۔

حج کا دوسرا دن (۹/ذی الحجہ)

☆ اس دن کو یوم عرفہ کہتے ہیں۔

☆ آج کے دن اشراق کے وقت راستہ بھر تلبیہ اور درود شریف، توبہ واستغفار کرتے ہوئے عرفات کی طرف روانہ ہو جائیں۔

☆ اگر زوال سے پہلے پہنچ جائیں تو غسل کر لیں کہ سُنّت موکدہ ہے اور تاخیر سے پہنچیں تو اچھی طرح وضو کر کے ظہر کی نماز ادا کر لیں۔

☆ اب عرفات کا وقوف کریں۔

☆ کھلے آسمان کے نیچے خوب دعا کریں۔

☆ میدان عرفات میں ظہر، ظہر کے وقت میں اور عصر، عصر کے وقت میں اپنے اپنے خیموں میں سُنی ائمہ کی اقتدا میں باجماعت ادا

کریں۔

☆ غروب آفتاب کے تھوڑی دیر بعد بغیر مغرب کی نماز ادا کیے تلبیہ کہتے ہوئے، درود شریف پڑھتے ہوئے اور دعائیں کرتے ہوئے عرفات سے مزدلفہ کو روانہ ہو جائیں۔

☆ مزدلفہ پہنچ کر مغرب وعشا جماعت سے اس طرح ادا کریں کہ پہلے مغرب کی اقامت کہی جائے، مغرب کی جماعت کے فوراً بعد عشا کی اقامت کہی جائے اور عشا کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کی جائے۔ پھر مغرب کی سُنّت ونفل اور اس کے بعد عشا کی سُنّت ونفل اور وتر ادا کی جائے۔

☆ یہ رات حاجیوں کے لیے شب قدر سے بھی افضل ہے، لہٰذا اس رات جہاں تک ہو سکے آرام کم کریں اور جس قدر ممکن ہو عبادت میں یہ رات گزاریں۔

☆ فجر کی نماز کے لیے جلد بیدار ہو کر اول وقت میں فجر کی نماز جماعت

سے ادا کریں۔

☆ فجر کی نماز کے بعد وقوف مزدلفہ کریں۔

☆ اس رات حقوق العباد سے متعلق جو بھی کوتاہی ہوئی ہو اس کی معافی چاہیں۔

☆ طلوع آفتاب سے دس پندرہ منٹ پہلے ۷۰ رکنکریاں چن لیں اور منیٰ کی طرف روانہ ہو جائیں۔

حج کا تیسرا دن (۱۰/ذی الحجہ)

☆ آج کے دن منیٰ پہنچ کر سب سے پہلے جمرۂ عقبیٰ (بڑے شیطان) کی رمی کریں اور رمی سے پہلے تلبیہ پڑھنا بند کر دیں۔

☆ اب قربانی کریں اور مرد اپنے سر کے بال منڈوائیں یا کتروائیں اور عورتیں انگلیوں کے پور کے برابر سر کے بال کتر کر احرام کھول دیں۔

☆ اب احرام کی ساری پابندیاں ختم ہو گئیں، مگر بیوی طوافِ زیارت

کے بعد حلال ہو گی۔ اب مرد سلے کپڑے بھی پہن سکتے ہیں۔

☆ سُنّت کے مطابق غسل کر کے، سلے کپڑے پہن کر باوضو مکہ مکرمہ پہنچیں اور طواف زیارت کریں۔

☆ طواف کے بعد مقام ابراہیم کے پاس یا جہاں جگہ ملے دو رکعت نفل واجب الطّواف ادا کریں۔

☆ ملتزم پر آ کر دعا مانگیں اور آب زم زم نوش کریں۔

☆ طواف زیارت کے بعد کی سعی اگر آپ نے پہلے نہ کی ہو تو اب کر لیں۔

☆ طوافِ زیارت کے بعد احرام کی تمام پابندیاں ختم ہو گئیں۔

☆ اب منیٰ پہنچ کر رات وہیں گزاریں۔

حج کا چوتھا دن (۱۱/ذی الحجہ)

☆ آج کے دن زوال کے بعد سے رمی جمرات کا وقت شروع ہوتا ہے۔

☆ آج کے دن تینوں جمرات کی رمی کریں یعنی ہر جمرہ پر سات سات

کنکریاں ماریں۔ پہلے اور دوسرے جمرے پر کنکری مار کر دعا کے لیے کنارے پر رکیں اور آخری جمرہ پر کنکری مار کر دعا کے لیے وہاں نہ ٹھہریں، بلکہ دعا کرتے ہوئے واپس منیٰ کی طرف پلٹیں۔

☆ اگر کسی نے ۱۰/ذی الحجہ کو طواف زیارت نہیں کیا تو آج (۱۱/ذی الحجہ کو) بھی کر سکتا ہے۔

حج کا پانچواں دن (۱۲/ذی الحجہ)

☆ آج بھی کل کی طرح نماز ظہر کے بعد ترتیب وار پہلے جمرۂ اولیٰ (چھوٹے شیطان)، پھر جمرۂ وسطیٰ (منجھلے شیطان)، پھر جمرۂ عقبیٰ (بڑے شیطان) کی رمی کرنی ہے، یعنی تینوں جمروں پر سات سات کنکریاں مارنی ہیں۔ پہلے دو جمرات پر رمی کر کے کنارے پر دعا کرنی ہے اور آخری جمرے کی رمی کر کے دعا کرتے ہوئے چاہیں تو مکہ شریف یا پھر منیٰ آ سکتے ہیں۔

☆ آج غروب آفتاب سے پہلے منیٰ سے مکہ مکرمہ جانے کا اختیار ہے

اور غروب کے بعد جانا مکروہ ہے۔

☆ اگر کوئی ۱۳؍تاریخ کی صبح صادق تک منٰی میں رکا رہا تو اس دن کی رمی بھی واجب ہوجائے گی، اب رمی کیے بغیر جانا جائز نہیں، اگر رمی نہ کی تو دم لازم ہوگا۔ یہ رمی بھی زوال کے بعد ہی ہوگی۔

☆ مبارک ہو آج آپ کا حج مکمل ہوگیا، اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین

☆ اب صرف حدود میقات سے باہر رہنے والوں کو مکہ شریف چھوڑنے سے پہلے طواف وداع کرنا ہے۔

☆ جب تک مکہ میں قیام رہے زیادہ سے زیادہ طواف کریں، اس کے علاوہ تلاوت کرتے رہیں اور نوافل وغیرہ پڑھتے رہیں۔

☆ طوافِ زیارت کرنے کے بعد حضور رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دربار میں حاضری کے لیے روانہ ہوں۔

☆ اس دربار میں حاضری کا طریقہ اور حاضری کے آداب ''آدابِ مدینہ'' (نامی کتاب) میں بغور ملاحظہ فرمالیں۔

حج کی قسمیں

حج کی تین قسمیں ہیں۔ (۱) قران (۲) تمتع (۳) افراد۔ سب سے افضل قران ہے، پھر تمتع، پھر افراد۔

حج قران: حج قران یہ ہے کہ حج اور عمرہ کا احرام ایک ساتھ باندھے۔ اگر پہلے عمرہ کا احرام باندھا تھا اور طواف کے چار پھیرے مکمل کرنے سے پہلے حج کو بھی شامل کرلیا یا پہلے حج کا احرام باندھا تھا اس کے ساتھ عمرہ بھی شامل کرلیا، خواہ طوافِ قدوم سے پہلے کیا ہو یا بعد میں، حج قران ہوگا، لیکن حج وعمرہ کا احرام ایک ساتھ نہ باندھتے ہوئے اگر پہلے حج کا احرام باندھا پھر طواف قدوم سے پہلے عمرہ کا احرام باندھا تو خلافِ سُنّت ہوا، اگر طوافِ قدوم کے بعد عمرہ کا احرام باندھا تو واجب ہے کہ عمرہ توڑ دے اور دَم دے، پھر بعد میں عمرہ کی قضا کرے، اگر عمرہ نہ توڑا تب بھی دَم دینا واجب ہوگا۔

قران میں واجب ہے کہ پہلے سات پھیرے طواف کرے

اور ان میں پہلے تین پھیروں میں رَمَل سُنّت ہے، پھر سعی کرے۔ اب قران کا ایک جز یعنی عمرہ پورا ہوگیا، مگر ابھی حَلْق نہیں کرسکتا۔ اگر حَلْق کر بھی لیا تب بھی احرام سے باہر نہ ہوگا اور اس کے جرمانہ میں دو دم دینے پڑیں گے۔ قارن پر دسویں کی رمی کے بعد قربانی واجب ہے۔ یہ قربانی اس بات کا شکریہ ہے کہ اللہ عزوجل نے اس کو دو عبادتوں کی توفیق بخشی۔

اس قربانی کا حرم کے اندر ہونا ضروری ہے، بہتر یہ ہے کہ منٰی میں ہو اور اس کا وقت دسویں ذی الحجہ کی فجر طلوع ہونے سے بارہویں کے غروب آفتاب تک ہے، مگر یہ ضروری ہے کہ رَمی کے بعد ہو، رَمی سے پہلے کرے گا تو دَم لازم آئے گا۔ اگر بارہویں تک نہ کیا تو ساقط نہ ہوگی، بلکہ جب تک زندہ رہے گا اس پر قربانی واجب رہے گی۔

قارن کے پاس اگر اتنا پیسہ نہیں کہ قربانی کا جانور خرید سکے، نہ ہی کوئی ایسی چیز ہے جس کو بیچ کر اتنا پیسہ حاصل کرسکے تو دس روزے رکھے، تین ایام حج میں احرام باندھنے کے بعد اور باقی سات حج کا زمانہ

گزرنے کے بعد۔ اگر تین روزے نویں ذی الحجہ سے پہلے نہ رکھے تو بعد میں رکھنا کافی نہیں، بلکہ دَم واجب ہوگا، مگر ان سات روزوں میں اختیار ہے، چاہے تو وہیں رکھے اور چاہے تو گھر لوٹنے کے بعد رکھے۔

حج تَمتُّع: حج تمتع یہ ہے کہ حج کے مہینے میں پہلے عمرہ کا احرام باندھے، عمرہ ادا کرنے کے بعد احرام کھولے، پھر حج کا احرام باندھ کر حج ادا کرے۔

حج تمتع کے لیے دس چیزیں شرط ہیں۔ (۱) حج کے مہینوں میں پورا طواف کرنا یا کم از کم چار پھیرے۔ (۲) عمرہ کا احرام حج کے احرام سے پہلے ہونا۔ (۳) حج کے احرام سے پہلے عمرہ کا پورا طواف یا اکثر حصہ کرلینا۔ (۴) عمرہ فاسد نہ کیا ہو۔ (۵) حج فاسد نہ کیا ہو۔ (۶) عمرہ کے بعد احرام کھول کو وطن کو نہ لوٹا ہو۔ (۷) حج اور عمرہ دونوں ایک ہی سال میں ہوں۔ (۸) مکۂ مکرمہ میں ہمیشہ کے لیے ٹھہرنے کا ارادہ نہ ہو۔ (۹) مکۂ معظّمہ میں حج کا مہینہ آجائے تو بے احرام نہ ہو اور نہ ہی ایسا ہو کہ احرام تو ہے مگر طواف کے چار پھیرے حج کے مہینے سے پہلے کرچکا ہے۔ (۱۰) میقات سے باہر

رہنے والا ہو، مکہ میں رہنے والا حج تمتع نہیں کرسکتا ہے۔

تمتع کے لیے یہ ضروری نہیں کہ حج وعمرہ دونوں ایک ہی کی طرف سے ہوں، بلکہ یہ ہوسکتا ہے کہ ایک اپنی طرف سے ہو اور دوسرا کسی اور کی جانب سے، یا حج وعمرہ دونوں الگ الگ لوگوں کی جانب سے ہوں اور دونوں نے اسے تمتع کی اجازت دی ہو۔ ہاں اگر متمتع قربانی کرنے پر قادر نہیں تو روزے اسے خود رکھنے ہوں گے۔

حج اِفراد: حج افراد تنہا حج کرنے کو کہتے ہیں، یعنی حج کے مہینوں میں حج کے ساتھ عمرہ نہ ملایا جائے۔ اگر حج کے مہینوں سے پہلے یا بعد میں عمرہ کیا، پھر حج کیا تب بھی اس حج کو حج افراد ہی کہیں گے۔

حج کا وقت

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ ۚ فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَ لَا فُسُوْقَ وَ لَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ. (سورۂ بقرہ، آیت:۱۹۷) حج

کے کئی مہینے ہیں جانے ہوئے۔ تو جو ان میں حج کی نیت کرے تو نہ عورتوں کے سامنے صحبت کا تذکرہ ہو، نہ کوئی گناہ، نہ کسی سے جھگڑا۔ (کنزالایمان)

حج کا وقت شوال سے دسویں ذی الحجہ تک ہے، اس سے پہلے حج کے افعال ادا نہیں ہو سکتے، حتی کہ اس سے پہلے حج کا احرام باندھنا بھی مکروہ ہے۔

عمرہ کا اجمالی خاکہ

(۱)	(۲)	(۳)	(۴)
عمرہ کا احرام	طواف	سعی	حَلْق یا تقصیر
شرط	فرض	واجب	واجب

حج اِفراد کا اجمالی خاکہ

(۱)	(۲)	(۳)	(۴)
حج کا احرام	طوافِ قدوم	وقوفِ عرفات	وقوفِ مزدلفہ
شرط	سُنّت	فرض	واجب

(۵)	(۶)	(۷)	(۸)
رمی جمرۂ عقبیٰ	قربانی	حَلْق یا تقصیر	طوافِ زیارت
واجب	مستحب	واجب	فرض
(۹)	(۱۰)	(۱۱)	
سعی	رمیِ جمرات	طوافِ وداع	
واجب	واجب	واجب	

حج قِران کا اجمالی خاکہ

(۱)	(۲)	(۳)	(۴)
احرامِ حج وعمرہ	طواف	سعیِ عمرہ	طوافِ قدوم
شرط	فرض	واجب	سُنّت
(۵)	(۶)	(۷)	(۸)
سعی	وقوفِ عرفات	وقوفِ مزدلفہ	رمی جمرۂ عقبیٰ
واجب	فرض	واجب	واجب

(۹)	(۱۰)	(۱۱)	(۱۲)
قربانی	حَلْق یا تقصیر	طوافِ زیارت	رمیِ جمار
واجب	واجب	فرض	واجب
(۱۳)			
طوافِ وداع			
واجب			

حج تمتع کا اجمالی خاکہ

(۱)	(۲)	(۳)	(۴)
اِحرامِ عمرہ	طواف	سعیِ عمرہ	حَلْق یا تقصیر
شرط	فرض	واجب	واجب
(۵)	(۶)	(۷)	(۸)
احرامِ حج (۸، ذی الحجہ) شرط	وقوفِ عرفات	وقوفِ مزدلفہ	رمی جمرۂ عقبیٰ
	فرض	واجب	واجب

(۹)	(۱۰)	(۱۱)	(۱۲)
قربانی واجب	حَلق یا تقصیر واجب	طوافِ زیارت فرض	سعی واجب
(۱۳) رمیِ جمار واجب	(۱۴) طوافِ وداع واجب		

حج تمتع کا تفصیلی خاکہ

ہندوستان سے جانے والے اکثر حاجی عام طور پر حج تمتع کرتے ہیں، اس لیے یہاں پر حج تمتع کا (گھر سے نکلنے سے لے کر حج ختم ہونے تک کا) اجمالی خاکہ پیش کیا جاتا ہے:

(۱)	(۲)
احرام کا کپڑا پہن کر گھر سے روانگی	ایئر پورٹ کے اندر یا گھر پر دو رکعت نماز اور عمرہ کے احرام کی نیت

(۳)	(۴)
کعبہ کا طواف، مقام ابراہیم پر دو رکعت نماز اور آبِ زمزم پینا	سعی کرنا، اس کے بعد حَلق یا تقصیر کرنا اور احرام کھول دینا
(۵) ۸/ذی الحجہ کو حج کا احرام باندھ کر منیٰ جانا اور وہاں ظہر، عصر، مغرب اور عشا کی نماز ادا کرنا	(۶) ۹/ذی الحجہ کو مقامِ عرفات میں ظہر اور عصر کی نمازیں پڑھنا اور وقوفِ عرفات کرنا
(۷) ۹/ذی الحجہ کو غروبِ آفتاب کے بعد مزدلفہ پہنچ کر مغرب اور عشا ایک ساتھ پڑھنا، رات میں مزدلفہ میں قیام اور طلوعِ آفتاب سے کچھ پہلے وقوفِ مزدلفہ کرنا	(۸) ۱۰/ذی الحجہ کو مزدلفہ سے منیٰ میں آنا اور جمرۃ العقبٰی پر کنکریاں مارنا، قربانی کرنا اور حَلق یا تقصیر کرنا

(۹)	(۱۰)
۱۰/ذی الحجہ کو حَلق یا تقصیر کے بعد مکہ شریف میں جا کر طوافِ زیارت کرنا اور پھر منیٰ واپس آنا	۱۱/۱۲/۱۳/ذی الحجہ کو منیٰ میں قیام کرنا اور ان تینوں دنوں میں جمرات پر کنکریاں مار کر مکہ مکرمہ روانہ ہونا
(۱۱) ۱۴/ذی الحجہ کو یا جب بھی رخصت ہونے کا ارادہ ہو، طوافِ وداع کرنا	(۱۲) خاص زیارت کی نیت سے مدینہ شریف روانہ ہونا (اگر حج سے پہلے حاضری نہ دی ہو)

حج و عمرہ کی اصطلاحیں

اَشْہُرِ حج: حج کے مہینے (شوال، ذی القعدہ اور ذی الحجہ کا پہلا عشرہ)

اِحرام: حج یا عمرہ یا دونوں کی نیت کر کے تَلْبِیَہ کہنے کے بعد بعض حلال چیزیں بھی حرام ہو جاتی ہیں، اسی کو احرام کہتے ہیں۔ (جو دو بغیر سلی ہوئی چادریں پہنتے ہیں، درحقیقت وہ احرام نہیں، لیکن مجازاً ان چادروں

کو بھی احرام کہتے ہیں)

تَلْبِیَہ: حج و عمرہ کرتے وقت احرام کی حالت میں جو ورد کیا جاتا ہے، اس کو تَلْبِیَہ کہتے ہیں، یعنی لَبَّیْکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ. لَبَّیْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ. اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ۔

اِضْطِبَاع: احرام کی اوپر والی چادر کو دائیں بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر اس طرح ڈالنا کہ دایاں کندھا کھلا رہے۔

رَمَل: طواف کے شروع کے تین پھیروں میں اکڑ کر مونڈھے ہلاتے ہوئے چھوٹے قدم اٹھاتے ہوئے کچھ تیزی کے ساتھ چلنا۔

طواف: کعبۂ معظّمہ کے ارد گرد سات پھیرے لگانا۔

مَطاف: طواف کے لیے جو مخصوص حصہ ہے۔

طوافِ قدوم: مکہ شریف میں داخل ہونے کے بعد جو پہلا طواف کیا جاتا ہے۔ (حج افراد اور حج قِران کرنے والوں کے لیے یہ طواف

سُنّتِ مؤکدہ ہے، دربارِ خدا میں حاضری کے نذرانے کے طور پر یہ طواف کیا جاتا ہے)

طوافِ زیارت: حج کرنے والا ۱۰/ذی الحجہ سے ۱۲/ذی الحجہ کے درمیان جو فرض طواف (طوافِ افاضہ) کرتا ہے۔

طوافِ وداع: حج کے بعد جب مکہ شریف سے روانگی کا ارادہ ہو، اس وقت یہ طواف کیا جاتا ہے، یہ طواف میقات سے باہر والوں کے لیے واجب ہے۔

طوافِ عمرہ: یہ طواف عمرہ کرنے والوں پر فرض ہے۔

اِستِلام: حجرِ اسود کو بوسہ دینا یا ہاتھ یا لکڑی سے چھوکر ہاتھ یا لکڑی کو بوسہ دینا یا اس کی طرف ہاتھوں سے اشارہ کرکے ہاتھوں کو چومنا۔

سَعی: صفا اور مروہ کے بیچ سات پھیرے لگانا۔

رَمی: مِنٰی میں شیطانوں (جمرات) کو کنکریاں مارنا۔

حَلَق: اِحرام سے باہر ہونے کے لیے حرم کے حدود ہی میں پورا سر

منڈانا۔

تقصیر: سر کے چوتھائی حصے کا بال کم سے کم انگلی کے ایک پورے کے برابر کتروانا۔

بابُ السلام: مسجدِ حرام کا دروازہ جو مشرق کی طرف ہے، مسجدِ حرام میں پہلی مرتبہ داخل ہوتے وقت اس دروازہ سے جانا افضل ہے۔

رُکنِ اسود: کعبہ شریف کا پورب اور دکھن کے کونے کا حصہ جس میں حجرِ اسود نصب ہے۔

رُکنِ عراقی: کعبہ شریف کا عراق کی طرف کا حصہ جو پورب اور اتر کا کونہ ہے۔

رُکنِ شامی: کعبہ شریف کے پچھّم اور اتر کا کونہ جو ملک شام کی طرف ہے۔

رُکنِ یمانی: کعبہ شریف کا یَمن کی جانب کا حصہ جو پچھّم کا کونہ ہے۔

مُلتَزم: رُکنِ اسود اور کعبہ شریف کے دروازے کے بیچ کی دیوار۔

مُستَجاب: رُکنِ یَمانی اور رُکنِ اسود کے بیچ کے دکھن کی جانب کی دیوار، اس جگہ دعا کرنے پر ستر ہزار فرشتے آمین کہتے ہیں۔

حَطِیم: کعبہ شریف کی اتر کی جانب کی دیوار کے پاس آدھے دائرے کی طرح بنا ہوا احاطہ جو دراصل کعبہ شریف ہی کا حصہ ہے، اس میں داخل ہونا کعبہ کے اندر داخل ہونے کے برابر ہے۔

میزابِ رحمت: کعبہ کی چھت پر نصب سونے کا پرنالہ، یہ رکنِ عراقی اور رکنِ شامی کے درمیان اتر کی جانب جو دیوار ہے اس کی چھت پر نصب ہے، اس سے بارش کا پانی حطیم کے اندر گرتا ہے۔

مَقامِ ابراھیم: کعبہ کے دروازے کے سامنے نصب کیا وہ وہ جنتی پتھر جس پر کھڑے ہو کر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ شریف کی تعمیر فرمائی تھی، اس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قدموں کے نشان آج بھی موجود ہیں۔

چاہِ زم زم: مکہ شریف کا وہ مقدس کنواں جو حضرت اسماعیل علیہ

السلام کے بچپنے میں ایڑیوں کی رَگڑ سے جاری ہوا تھا، یہ کنواں مقامِ ابراہیم سے دکھن کی طرف واقع ہے۔

بابُ الصَّفا: مسجدِ حرام کے دکھن کی جانب ایک دروازہ، جو صفا پہاڑی سے نزدیک ہے۔

کوہِ صفا: کعبہ شریف کے دکھن کی جانب واقع ایک پہاڑی جہاں سے سعی شروع ہوتی ہے۔

کوہِ مروہ: کوہِ صفا کے سامنے واقع پہاڑی، جس پر سعی ختم کی جاتی ہے۔

مِیلَینِ اَخضَرَین: صفا سے مروہ کی طرف کچھ دور چلنے کے بعد تھوڑے تھوڑے فاصلے پر دونوں طرف کی دیواروں اور چھت میں ہرے رنگ کی لائٹیں لگی ہوئی ہیں، جہاں سے میلین اخضرین شروع ہوتے ہیں اور جہاں پر ختم ہوتے ہیں دونوں جگہوں پر ہرے رنگ کے ماربل لگائے گئے ہیں۔ سعی کرتے وقت ان دونوں نشانوں کے درمیان

مردوں کودوڑ ناہوتا ہے۔

مَسعٰی: میلین اخضرین کے درمیان کا حصہ جہاں پر سعی کے دوران مردوں کودوڑ ناہوتا ہے۔

میقات: مکہ شریف جاتے وقت بغیر احرام کے جس جگہ سے آگے جانا جائز نہیں، اس کو میقات کہتے ہیں، اگر چہ تجارت وغیرہ کی غرض سے جائے۔

تَنعیم: مکہ شریف میں قیام کے دوران عمرے کے لیے جس جگہ سے احرام باندھتے ہیں۔ یہ جگہ مسجد حرام سے تقریباً سات کلومیٹر مدینہ شریف کی طرف ہے، یہیں پر مسجدِ عائشہ بنی ہوئی ہے۔

جِعْرَانَه: مکہ شریف سے تقریباً چھبیس کلومیٹر دور طائف کے راستے پر ایک مقام ہے، مکہ شریف میں قیام کے دوران اس جگہ سے بھی عمرہ کا احرام باندھتے ہیں۔

حَـرَم: مکہ شریف کے چاروں طرف کئی میل تک اس کی حد ہے، یہ

زمین نہایت ہی عزت اور حرمت والی ہے اس لیے اس کو حرم کہتے ہیں، ہر طرف اس کی حدوں پر نشان لگے ہوئے ہیں۔ حرم کے حدود میں رہنے والے کو 'اہلِ حرم' کہتے ہیں۔

حِـل: حرم کے حدود سے باہر میقات تک کی زمین کو حِل کہتے ہیں، جو حِل کا رہنے والا ہے اس کو حِلّی کہتے ہیں۔

مِنٰی: مسجد حرام سے تقریباً پانچ کلومیٹر پر وہ وادی جہاں حج کرنے والے قیام کرتے ہیں۔ (منٰی حرم میں شامل ہے)

جَمرہ: منٰی اور مکہ کے بیچ میں تین ستون بنے ہوئے ہیں ان کو جَمرہ (جمع جمرات) کہتے ہیں۔ (پہلا ستون جو مکہ سے قریب ہے اس کو جَمرةُ العُقْبٰی، دوسرا ستون جو بیچ میں ہے اس کو جَمْرَةُ الْوُسْطٰی اور تیسرا ستون جو منٰی سے قریب ہے اس کو جَمْرَةُ الْاُوْلٰی کہتے ہیں)

عَرَفات: منٰی سے تقریباً گیارہ کلومیٹر دور ایک میدان ہے، جہاں ۹ رذی الحجہ کو تمام حاجی جمع ہوتے ہیں۔ (عرفات حرم سے خارج ہے)

جَبَلِ رحمت: عرفات میں واقع ایک مقدس پہاڑ ہے، جس کے قریب وقوف کرنا افضل ہے۔

مُزْدَلِفَه: منی اور عرفات کے درمیان منی سے تقریباً پانچ کلومیٹر دوری پر واقع ایک میدان ہے، اس جگہ عرفات سے واپسی پر رات گزارنا سُنّت ہے اور صبح صادق سے طلوع آفتاب کے درمیان کم سے کم ایک لمحہ وقوف کرنا واجب ہے۔

مَشْعَرِ حرام: مزدلفہ سے قریب ایک پہاڑ کا نام، اس کو جَبلِ قُزَح بھی کہتے ہیں۔

وادیِ مُحَسِّر: مزدلفہ سے ملا ہوا ایک میدان ہے، اسی جگہ اصحابِ فیل پر عذاب نازل ہوا تھا۔ اس جگہ سے گزرتے وقت تیز قدموں سے گزرنا چاہئے۔

وادیِ مُحَصَّب: جنت المعلٰی سے قریب دو پہاڑیوں کے بیچ میں ایک نالہ ہے، اس کو وادیِ مُحَصَّب کہتے ہیں۔

بَطنِ عُرَنَه: عرفات سے قریب ایک جنگل ہے، وقوفِ عرفہ کے وقت اس جگہ حاجی کا وقوف درست نہیں۔

مَدْعٰی: مسجد حرام اور جنت المعلٰی (مکہ کا قبرستان) کے درمیان واقع ایک جگہ، جہاں پر دعا مانگنا مستحب ہے۔

حج کے صحیح ادا ہونے کے شرائط

حج کے صحیح ادا ہونے کی نو شرطیں ہیں، اگر ان میں سے ایک شرط بھی نہ پائی گئی تو حج صحیح نہیں ہوگا۔

(۱) مسلمان ہونا۔ (۲) احرام۔

(۳) وقت، یعنی حج کے افعال کے لیے جو وقت مقرر ہے، انہیں میں ادا کیے جائیں۔ مثلاً طواف قدوم اور سعی جو حج کے مہینوں سے پہلے نہیں ہو سکتے اور وقوف عرفہ نویں کے زوال سے پہلے یا دسویں کی صبح ہونے کے بعد نہیں ہوسکتا اور طواف زیارت دسویں سے پہلے نہیں ہوسکتا۔

(۴) مکان، یعنی افعال حج میں سے جس کے لیے جو جگہ متعین ہے، اسی

جگہ پر اس کا ہونا۔ مثلاً طواف کی جگہ مسجد حرام شریف ہے، وقوف کے لیے عرفہ اور مزدلفہ، کنکری مارنے کے لیے منٰی، قربانی کے لیے حرم۔
(۵) تمیز، یعنی بالکل ناسمجھ نہ ہو۔ (۶) عقل، یعنی مجنون وغیرہ نہ ہو۔
(۷) فرائض حج کا صحیح طور پر ادا کرنا۔
(۸) احرام کے بعد اور وقوف سے پہلے جماع نہ ہونا، اگر ہوگا تو حج باطل ہو جائے گا۔
(۹) جس سال احرام باندھا اسی سال حج کرنا، لہٰذا اگر اس سال حج فوت ہوگیا تو عمرہ کرکے احرام کھول دے اور اگلے سال نئے احرام سے حج کرے۔

حجِ فرض ادا ہونے کی شرطیں

جس کے ذمہ حج فرض ہے، اگر درج ذیل شرائط کے مطابق حج ادا کرے گا تو ادا ہوگا، ورنہ نہیں۔
(۱) مسلمان ہونا۔ (۲) مرتے وقت تک مسلمان ہی رہنا۔ (۳) عاقل

ہونا۔ (۴) بالغ ہونا۔ (۵) آزاد ہونا۔ (۶) خود ادا کرنا۔ (اگر قادر ہو تو) (۷) نفل کی نیت نہ ہونا۔ (۸) دوسرے کی طرف سے حج کرنے کی نیت نہ ہونا۔ (۹) حج کو شروع کرکے فاسد نہ کرنا۔

حج کے فرائض

حج کے لیے درج ذیل باتیں فرض ہیں، ان میں ایک رکن بھی نہ پایا گیا تو حج ادا نہیں ہوسکتا۔
(۱) احرام۔ (۲) وقوف عرفہ یعنی نویں ذی الحجہ کے سورج ڈھلنے سے دسویں کی صبح صادق سے پہلے کسی وقت میدان عرفات میں ٹھہرنا۔ (۳) طواف زیارت۔ (۴) نیت۔ (۵) ترتیب، یعنی پہلے احرام باندھنا، پھر وقوف، پھر طواف کرنا۔ (۶) ہر فرض کا اپنے وقت پر ہونا۔ (۷) مکان، یعنی عرفات کے میدان میں وقوف کرنا اور مسجد حرام شریف میں کعبہ کا طواف کرنا۔

حج کے واجبات

حج کے واجبات درج ذیل ہیں، ان میں سے کوئی ایک بھی چھوٹ جائے تو ایک بکرے کا دم واجب ہو جاتا ہے۔
(۱) میقات سے احرام باندھ کر گزرنا۔ (۲) صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا۔ (۳) سعی کی ابتدا صفا سے کرنا۔ (آج کے دور میں جدید مسعٰی میں طواف کی ابتدا مروہ سے کی جائے گی) (۴) عذر نہ ہو تو پیدل سعی کرنا اور سعی کا طواف کے بعد ہونا۔ (۵) دن میں وقوف عرفہ کیا تو غروب آفتاب تک وقوف کرنا۔ (۶) وقوف میں رات کا کچھ حصہ بھی شامل کرنا۔ (۷) عرفات سے واپسی میں امام کی اتباع کرنا۔ (۸) مزدلفہ میں ٹھہرنا۔ (۹) مغرب وعشا کی نمازیں مزدلفہ میں آکر عشا کے وقت ایک ساتھ پڑھنا۔ (۱۰) تین جمروں پر دسویں، گیارھویں اور بارھویں تین دن کنکریاں مارنا۔ (۱۱) جمرۂ عقبہ کی رمی کا پہلے دن حلْق سے پہلے ہونا۔ (۱۲) ہر دن کی رمی کا اسی دن ہونا۔ (۱۳) حلْق (سر منڈانا) یا تقصیر

(بال کتروانا)۔ (۱۴) حلْق یا تقصیر ایام نحر میں ہونا۔ (۱۵) حرم شریف میں ہونا۔ (۱۶) حج قران اور تمتع والے کو قربانی کرنا۔ (۱۷) اس قربانی کا حرم شریف میں، ایام نحر میں ہونا۔ (۱۸) طواف افاضہ (یہ طواف عرفات سے واپسی پر کیا جاتا ہے اور اس کو طواف زیارت بھی کہتے ہیں) کا اکثر حصہ ایام حج میں ہونا۔ (۱۹) طواف حطیم کے باہر سے ہونا۔ (۲۰) دائیں جانب سے طواف شروع کرنا۔ (۲۱) اگر کوئی عذر نہ ہو تو پیر سے چل کر طواف کرنا۔ (۲۲) باوضو طواف کرنا۔ (۲۳) طواف کرتے وقت ستر کا چھپا ہوا ہونا۔ (۲۴) طواف کے بعد دو رکعت نماز پڑھنا۔ (اگر نہ پڑھی تو دم واجب نہیں) (۲۵) رمی، قربانی، سر منڈانے میں ترتیب ملحوظ رکھنا۔ (پہلے کنکریاں مارے، پھر (قارن اور متمتع) قربانی کرے، پھر سر منڈایا جائے) (۲۶) طواف رخصت۔ یہ میقات سے باہر رہنے والوں پر واجب ہے، عورت اگر حیض و نفاس کی وجہ سے یہ طواف نہ کر سکے تو اس پر واجب نہیں۔ (۲۷) وقوف عرفہ سے سر منڈانے تک جماع نہ کرنا۔

حج کی سُنّتیں

حج میں ۱۵/باتیں سُنّت ہیں:

(۱)طواف قدوم (میقات کے باہر سے آنے والا مکہ معظّمہ میں حاضر ہوکر سب سے پہلا جو طواف کرے، اسے طواف قدوم کہتے ہیں۔ طواف قدوم مُفرِد اور قارِن کے لیے مسنون ہے، متمتع کے لیے نہیں) (۲)طواف کا حجر اسود سے شروع کرنا۔ (۳)طواف قدوم یا طوافِ فرض میں رمل کرنا۔ (۴)صفا و مروہ کے درمیان جو دو میل اخضر ہیں، ان کے درمیان دوڑنا۔ (۵)امام کا مکہ میں ساتویں کو خطبہ پڑھنا۔ (۶)امام کو عرفات میں نویں کو خطبہ پڑھنا۔ (۷)امام کو منی میں گیارہویں کو خطبہ پڑھنا۔ (۸) آٹھویں کی فجر کے بعد مکہ سے روانہ ہونا کہ منی میں پانچ نمازیں پڑھ لی جائیں۔ (۹)نویں رات منٰی میں گزارنا۔ (۱۰) آفتاب نکلنے کے بعد منٰی سے عرفات کو روانہ ہونا۔ (۱۱)وقوف عرفہ کے لیے غسل کرنا۔ (۱۲)عرفات سے واپسی میں مزدلفہ میں رات کو رہنا۔

(۱۳) آفتاب نکلنے سے پہلے عرفات سے منٰی کو چلا جانا۔ (۱۴)دس اور گیارہ کے بعد جو دونوں راتیں ہیں، ان کو منٰی میں گزارنا اور اگر تیرہویں کو بھی منٰی میں رہا تو بارہویں کے بعد کی رات کو بھی منٰی میں رہے۔ (۱۵)ابطح (وادیٔ محصب) میں اترنا، اگر چہ تھوڑی دیر کے لیے ہو۔ وغیرہا۔

میقات

میقات اس جگہ کو کہتے جہاں سے مکۂ معظّمہ جانے والے کو بغیر احرام کے آگے جانا جائز نہیں، اگر چہ تجارت وغیرہ کسی اور غرض سے جاتا ہو۔ میقات کل پانچ ہیں:

(۱)**ذو الحلیفہ**: یہ مدینہ طیبہ کی میقات ہے، اس زمانہ میں اس جگہ کا نام ابیارِ علی ہے۔ ہندوستانی یا اور ملک والے حج سے پہلے اگر مدینہ طیبہ کو جائیں اور وہاں سے پھر مکۂ معظّمہ کو تو وہ بھی ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں۔

(۲)**ذات عرق**: یہ عراق والوں کی میقات ہے۔

(۳)**جُحفہ**: یہ شامیوں کی میقات ہے، مگر جحفہ اب بالکل معدوم سا ہوگیا ہے، وہاں اب آبادی نہیں، صرف بعض نشان پائے جاتے ہیں، اس کے جاننے والے اب بہت کم ہوں گے۔ لہٰذا شام والے مقام رابغ سے احرام باندھتے ہیں، اس لیے کہ مقام رابغ، جحفہ سے قریب ہے۔

(۴)**قرن**: یہ نجد والوں کی میقات ہے، یہ جگہ طائف کے قریب ہے۔

(۵)**یلَملم**: اہل یمن کی میقات ہے۔

☆ یہ میقاتیں ان کے لیے بھی ہیں جن کا ذکر ہوا اور ان کے علاوہ جو شخص جس میقات سے گزرے اس کے لیے وہی میقات ہے۔

☆ اگر میقات سے نہ گزرا تو جب میقات کے مقابل آئے، اس وقت احرام باندھ لے۔

☆ ہندوستانیوں کی میقات یلملم پہاڑ کے مقابل ہے۔ یلملم پہاڑ کے مقابل ہونا اگر اس کو خود معلوم نہ ہو تو کسی جاننے والے سے پوچھ کر معلوم کرلے اور اگر کوئی ایسا نہ ملے جس سے دریافت کرے تو تحری

کرے۔ (یعنی خود سے اندازہ لگائے، پھر جہاں دل جمے وہ اس کے لیے میقات ہوگی)

☆ اگر کسی میقات کے مقابل ہونا کسی صورت سے معلوم نہ ہو سکے تو مکہ معظّمہ سے جب دو منزل کی دوری پر رہے، اسی وقت احرام باندھ لے۔ اب بہتر ہے کہ اپنے ایئرپورٹ سے احرام باندھ لے کہ میقات سے پہلے سے احرام باندھنے میں حرج نہیں، بلکہ بہتر ہے، بشرطیکہ حج کے مہینے میں ہو۔ اگر شوال سے پہلے ہو تو منع ہے۔

سفر حج سے پہلے

☆ حج دینِ اسلام کا ایک اہم رکن ہے، لہٰذا اس کی ادائیگی خالص اللہ عزوجل کی رضا جوئی کے لیے ہونی چاہئے، ریا کاری اور نام ونمود سے پاک ہونا چاہئے۔

☆ نفل حج کے لیے روانگی سے پہلے اپنے والدین سے اجازت لینا ضروری ہے۔ اگر ان کو آپ کی خدمت کی ضرورت ہے تو ان کی

خدمت کو مقدم رکھا جائے۔ فرض حج کے لیے اجازت لینے کی ضرورت نہیں، اگر منع کریں تو رکنا بھی ضروری نہیں۔

☆ قرض، امانتیں اور ان کے علاوہ بندوں کے جو حقوق آپ کے ذمے ہیں، ان کو ادا کریں یا پھر حق دار سے معافی مانگ لیں۔

☆ نماز، روزہ اور زکوٰۃ وغیرہ حقوق اللہ میں اگر کوتاہی ہوئی ہو تو ان کو ادا کیا جائے یا ان کو ادا کرنے کا پختہ ارادہ کیا جائے۔

☆ جو گناہ پہلے کر چکا ہے، ان سے توبہ کر کے آئندہ گناہوں سے پرہیز کرنے کا عہد کیا جائے۔

☆ حج کے تمام اخراجات حلال اور جائز مال سے لیے جائیں۔

☆ اہل وعیال کے لیے حج سے واپسی تک کی ضرورت کی تمام چیزوں کا انتظام کر دیا جائے۔

☆ روانگی سے پہلے اپنے عزیز و اقارب، دوست واحباب سے ملیں اور ان سے اپنی غلطیوں اور دل آزاریوں کو معاف کرالیں۔

☆ اپنی وسعت کے مطابق صدقہ وخیرات کریں۔

☆ حج کی ادائیگی کا طریقہ، حج کے فرائض و واجبات، آداب اور مستحبات اچھی طرح سیکھ لیں، تاکہ حج صحیح طور پر ادا ہو۔

☆ حج کے مفسدات، محرمات اور مکروہات بھی اچھی طرح سیکھیں۔

احرام کیسے باندھیں؟

☆ جب احرام باندھنے کا ارادہ کریں تو مسواک کریں اور وضو کریں اور خوب مل کر نہائیں، نہ نہا سکیں تو صرف وضو کریں اور باوضو احرام باندھیں۔

☆ مرد چاہیں تو سر منڈا لیں، اس سے احرام کی حالت میں بالوں کی حفاظت سے نجات ملے گی، ورنہ کنگھا کر کے خوش بودار تیل لگالیں۔

☆ احرام کے لیے غسل کرنے سے پہلے ناخن تراش لیں، خط بنوالیں، بغل اور ناف کے نیچے کے بال بھی دور کر لیں، بلکہ پاخانہ کے مقام کے اردگرد جو بال ہوتے ہیں، ان کو بھی دور کر لیں۔

☆ بدن اور احرام کے کپڑوں پر خوش بو لگائیں کہ سُنّت ہے، اگر ایسی خوش بو ہو جس کے اجزا باقی رہیں گے، جیسے مشک وغیرہ تو کپڑوں پر نہ لگائیں۔

☆ مرد، سلے ہوئے کپڑے اور موزے اتار دیں، ایک نئی یا دھلی ہوئی سفید چادر کا تہبند باندھیں اور اسی طرح کی ایک چادر اس طرح اوڑھیں کہ پیٹھ، پیٹ اور دونوں مونڈھے چھپے ہوئے ہوں۔

گھر سے روانگی

☆ احرام کے بغیر میقات کے اندر داخل ہونا جائز نہیں، لہٰذا بہتر یہ ہے کہ گھر ہی سے احرام (نیت کے ساتھ) باندھ لیں، اگر رشتہ دار وغیرہ ایئر پورٹ پر ہار وغیرہ پہنانا چاہتے ہوں تو احرام کی نیت ایئر پورٹ کے اندر داخل ہونے کے بعد کریں۔

☆ جس وقت گھر سے روانہ ہوں، اگر مکروہ وقت نہ ہو تو گھر ہی میں دو رکعت نفل (بہ نیت سفر) پڑھیں اور نماز کے بعد یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ بِکَ اِنْتَشَرْتُ وَاِلَیْکَ تَوَجَّھْتُ وَبِکَ اعْتَصَمْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ. اَللّٰھُمَّ اَنْتَ ثِقَتِیْ وَاَنْتَ رَجَائِیْ. اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ مَا اَھَمَّنِیْ وَ مَا لَا اَھْتَمُّ بِہٖ. وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ. عَزَّ جَارُکَ وَ لَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ. اَللّٰھُمَّ زَوِّدْنِیَ التَّقْوٰی وَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَ وَجِّھْنِیْ اِلَی الْخَیْرِ اَیْنَمَا تَوَجَّھْتُ.

(ترجمہ) اے اللہ! میں نے تیری مدد سے روانہ ہونے کا ارادہ کیا، تیری طرف توجہ کی، تیری ذات کا سہارا لیا، تجھی پر بھروسہ کیا۔ اے اللہ! تو ہی میرا سہارا ہے، تو ہی میری امیدوں کا مرکز ہے۔ اے اللہ! تو میرے لیے ہر اس چیز سے کافی ہے جو مجھے فکر میں ڈال دے اور ہر اس چیز سے جس کی میں فکر نہیں کرتا اور ہر اس چیز سے جس کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ تیری پناہ لینے والا باعزت ہے اور تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ اے اللہ! میرے لیے تقویٰ کو زادِ راہ

بنادے، میرے گناہوں کو بخش دے اور جہاں کہیں میں توجہ کروں مجھے بھلائی کی طرف متوجہ کر۔ (بیہقی شریف، حدیث:۱۰۶۰۵)

اگر چاہے تو اس دعا میں اتنا اور اضافہ کرے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ وَّعَثَآءِ السَّفَرِ وَ کَاٰبَۃِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْکَوْرِ وَ دَعْوَۃِ الْمَظْلُوْمِ وَسُوْٓءِ الْمَنْظَرِ فِی الْاَھْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ.

(ترجمہ) اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں سفر کی تکلیف سے، واپسی کی برائی سے، آرام کے بعد مصیبت سے اور مظلوم کی بد دعا سے اور مال اور اہل وعیال میں بُری بات دیکھنے سے۔

(مسلم شریف، حدیث:۳۳۴۰)

گھر سے نکلتے وقت

☆ دروازے سے باہر نکلتے وقت پہلے دایاں قدم نکالیں۔

☆ دروازے سے باہر نکلتے وقت یہ دعا پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ. اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِکَ مِنْ اَنْ نَّزِلَّ اَوْ نَضِلَّ اَوْ نَظْلِمَ اَوْ نُظْلَمَ اَوْ نَجْھَلَ اَوْ یُجْھَلَ عَلَیْنَا.

(ترجمہ) اللہ کے نام سے (میں نکلا) اور میں نے اللہ پر بھروسا کیا۔ اے اللہ ہم تیری پناہ مانگتے ہیں اس بات سے کہ ہم لغزش کریں یا راستے سے بھٹکیں یا ظلم کریں یا ہم پر ظلم ہو یا جہالت کریں یا ہم پر جہالت کی جائے۔ (ترمذی شریف، حدیث:۳۷۵۵)

☆ گھر سے نکلتے وقت آیت الکرسی، اذا جاء نصر اللہ، چاروں قُل مع بسم اللہ، پھر آخر میں ایک بار بسم اللہ پڑھنا بھی برکت کا باعث ہے۔ یہ پڑھ کر نکلیں گے تو ان شاء اللہ پورے سفر میں آرام سے رہیں گے اور بخیر وعافیت واپس آئیں گے۔

☆ جس مسجد میں عام طور پر نماز پڑھتے ہوں، رخصت ہوتے وقت اس میں بھی (اگر وقت ہو تو) دو رکعت نفل پڑھ لیں۔

جب عزیزوں سے ملیں

☆ جب اپنے رشتے داروں سے ملیں تو یہ دعا پڑھیں:

اَسْتَوْدِعُ اللّٰہَ دِیْنَکُمْ وَاَمَانَتَکُمْ وَخَوَاتِیْمَ اَعْمَالِکُمْ.

(ترجمہ) میں تمہارا دین، ایمان اور تمہارے اعمال کا انجام اللہ تعالٰی کے سپرد کرتا ہوں۔ (ابوداؤد شریف، حدیث:۲۶۰۳)

ایئرپورٹ پر

☆ اگر گھر پر نہ پڑھے ہوں تو ایئرپورٹ کے اندر داخل ہونے کے بعد چادر سر پر لے کر دو رکعت نفل احرام کی نیت سے پڑھیں، پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے ساتھ قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ اور دوسری رکعت میں قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھیں اور سلام پھیرتے ہی چادر سر سے ہٹالیں۔

☆ اگر حج افراد کی نیت ہو تو سلام کے بعد یہ کہیں:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَ تَقَبَّلْہُ مِنِّیْ.

نَوَیْتُ الْحَجَّ وَ اَحْرَمْتُ بِهٖ مُخْلِصًا لِّلّٰہِ تَعَالٰی.

(ترجمہ) اے اللہ! میں حج کرنا چاہتا ہوں تو اسے میرے لیے آسان فرما اور میری جانب سے اسے قبول فرما۔ میں نے حج کی نیت کی اور اس کے لیے احرام باندھا، خالص اللہ کی رضا جوئی کے لیے۔ (بہار شریعت:۳۱/۶)

☆ حج تمتع کرنے والا سلام کے بعد یہ کہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَۃَ فَیَسِّرْھَا لِیْ وَ تَقَبَّلْھَا مِنِّیْ. نَوَیْتُ الْعُمْرَۃَ وَ اَحْرَمْتُ بِھَا مُخْلِصًا لِّلّٰہِ تَعَالٰی.

(ترجمہ) اے اللہ! میں عمرہ کرنا چاہتا ہوں تو اس کو میرے لیے آسان فرما اور میری جانب سے اسے قبول فرما۔ میں نے عمرہ کی نیت کی اور اس کے لیے احرام باندھا، خالص اللہ کی رضا جوئی کے لیے۔

(بہار شریعت:۳۱/۶)

☆ حج قران کرنے والا سلام پھیرنے کے بعد یہ کہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَۃَ وَ الْحَجَّ فَیَسِّرْھُمَا لِیْ وَ تَقَبَّلْھُمَا مِنِّیْ. نَوَیْتُ الْعُمْرَۃَ وَ الْحَجَّ وَ اَحْرَمْتُ بِھِمَا مُخْلِصًا لِّلّٰہِ تَعَالٰی.

(ترجمہ) اے اللہ! میں عمرہ اور حج کرنا چاہتا ہوں، تو ان دونوں کو میرے لیے آسان فرما اور ان دونوں کو میری جانب سے قبول فرما۔ میں نے عمرہ اور حج کی نیت کی اور ان دونوں کے لیے احرام باندھا، خاص اللہ کی رضا جوئی کے لیے۔ (بہار شریعت: ۶/۳۱)

☆ تینوں صورتوں میں اس نیت کے بعد بلند آواز سے لبیک کہے:

لَبَّیْکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ ط لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ ط اِنَّ الْحَمْدَ وَ النِّعْمَۃَ لَکَ وَ الْمُلْکَ ط لَا شَرِیْکَ لَکَ۔

(ترجمہ) میں حاضر ہوں اے اللہ! میں حاضر ہوں۔ میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں۔ ساری تعریفیں، نعمتیں اور

ملک سب تیرے لیے ہیں، تیرا کوئی شریک نہیں۔

☆ لبیک تین بار کہے۔ لبیک کہتے وقت، جہاں جہاں وقف کی علامتیں بنی ہوئی ہیں، وہاں وہاں وقف کرے۔ لبیک کہنے کے بعد درود شریف پڑھے، پھر دعا مانگے۔

☆ اس مقام پر پڑھنے کے لیے ایک دعا یہ منقول ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ رِضَاکَ وَ الْجَنَّۃَ وَ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ غَضَبِکَ وَ النَّارِ۔

(ترجمہ) اے اللہ! میں تجھ سے تیری رضا اور جنت کا سوال کرتا ہوں اور تیرے غضب اور جہنم سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

(بہار شریعت: ۶/۳۱)

اس مقام پر پڑھنے کی ایک اور دعا یہ وارد ہے:

اَللّٰھُمَّ اَحْرَمَ لَکَ شَعْرِیْ وَ بَشَرِیْ وَ عَظْمِیْ وَ دَمِیْ مِنَ النِّسَآءِ وَ الطِّیْبِ وَ کُلِّ شَیْءٍ حَرَّمْتَہٗ

عَلَی الْمُحْرِمِ اَبْتَغِیْ بِذَالِکَ وَجْھَکَ الْکَرِیْمَ. لَبَّیْکَ وَ سَعْدَیْکَ. وَ الْخَیْرُ کُلُّہٗ بِیَدِکَ. وَ الرَّغْبَآءُ اِلَیْکَ وَ الْعَمَلُ الصَّالِحُ. لَبَّیْکَ ذَا النَّعْمَآءِ وَ الْفَضْلِ الْحَسَنِ. لَبَّیْکَ مَرْغُوْبًا وَّ مَرْھُوْبًا اِلَیْکَ. لَبَّیْکَ اِلٰہَ الْخَلْقِ. لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ حَقًّا حَقًّا تَعَبُّدًا وَّ رِقًّا. لَبَّیْکَ عَدَدَ التُّرَابِ وَ الْحَصٰی. لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ ذَا الْمَعَارِجِ. لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ مِنْ عَبْدٍ اَبَقَ اِلَیْکَ. لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ فَرَّاجَ الْکُرُوْبِ. لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ اَنَا عَبْدُکَ. لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ غَفَّارَ الذُّنُوْبِ لَبَّیْکَ. اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی اَدَآءِ فَرْضِ الْحَجِّ وَ تَقَبَّلْہُ مِنِّیْ وَ اجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْا لَکَ وَ اٰمَنُوْا بِوَعْدِکَ وَ اتَّبَعُوْا اَمْرَکَ وَ اجْعَلْنِیْ

مِنْ وَّفْدِکَ الَّذِیْنَ رَضِیْتَ عَنْھُمْ وَ اَرْضَیْتَھُمْ وَ قَبِلْتَھُمْ.

(ترجمہ) اے اللہ! میرے بال، میری جلد، میری ہڈی اور میرے خون نے تیرے ہی لیے عورتوں، خوشبو اور ہر اس چیز سے احرام باندھا جس کو تو نے محرم پر حرام کیا، اس کے ذریعہ میں تیری رضا چاہتا ہوں۔ میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوا اور ساری بھلائیاں تیرے ہی دست قدرت میں ہیں۔ رغبت اور نیک عمل تیری ہی جانب ہے۔ میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوا اے نعمت اور اچھے فضل والے۔ میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوا تیری جانب رغبت کرتا ہوا اور ڈرتا ہوا۔ میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوا اے مخلوق کے معبود۔ میں عبادت کو حق جان کر اور بندگی سمجھ کر میں تیری بارگاہ میں بار بار حاضر ہوا، خاک اور کنکریوں کی گنتی کے موافق۔ میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوا، میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوا اے بلندیوں والے۔

میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوا، میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوا بھاگے ہوئے غلام کی حیثیت سے۔ میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوا، میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوا اے سختیوں کو دور کرنے والے۔ میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوا، میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوا، میں تیرا بندہ ہوں۔ میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوا، میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوا اے گناہوں کے بخشنے والے۔ اے اللہ! فرض حج ادا کرنے پر میری مدد فرما اور میری جانب سے اس کو قبول فرما اور مجھے ان لوگوں میں سے کر دے جنہوں نے تیری بات مانی اور تیرے وعدے پر ایمان لائے اور تیرے حکم کا اتباع کیا۔ مجھ کو اپنے اس وفد میں سے کر دے جن سے تو راضی ہوا اور جن کو تو نے راضی کیا اور جن کو تو نے مقبول بنایا۔ (بہار شریعت، ۶/۳۱)

☆ احرام کے لیے کم از کم ایک مرتبہ زبان سے لبیک کہنا ضروری ہے، یہاں تک کہ گونگا ہو تو اس کو چاہئے کہ ہونٹ کو جنبش دے۔

☆ احرام کے لیے نیت شرط ہے، اگر بغیر نیت کے لبیک کہا، احرام نہ ہوا۔ اسی طرح تنہا نیت بھی کافی نہیں، جب تک لبیک یا اس کی طرح کوئی اور کلمہ (مثلاً سُبحٰنَ اللّٰہِ یا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ) نہ کہے۔

☆ احرام کے وقت لبیک کہے تو اس کے ساتھ ہی نیت بھی ہو، نیت دل کے ارادے کا نام ہے، زبان سے کہہ لے تب بھی بہتر ہے۔ مثال کے طور پر حج قران کرتے وقت یہ کہے: لَبَّیْکَ بِالْعُمْرَۃِ وَ الْحَجِّ اور تمتع میں کہے: لَبَّیْکَ بِالْعُمْرَۃِ اور افراد میں کہے: لَبَّیْکَ بِالْحَجِّ۔

☆ دوسرے کی طرف سے حج کرنے کا ارادہ ہے تو اس کی طرف سے حج کرنے کی دل میں نیت کرے اور زبان سے کہے تو اس طرح کہے: لَبَّیْکَ بِالْحَجِّ عَنْ فُلَانٍ (فُلَانٍ کی جگہ پر اس شخص کا نام لے اور قران، تمتع اور افراد کے اعتبار سے بِالْحَجِّ، بِالْعُمْرَۃِ یا بِالْحَجِّ وَ الْعُمْرَۃِ کہے)

☆ ناسمجھ بچے نے خود احرام باندھا یا افعال حج ادا کیے تو حج نہ ہوا، بلکہ اس کا ولی اس کی طرف سے بجا لائے، مگر طواف کے بعد کی دو رکعتیں بچے کی طرف سے ولی نہ پڑھے گا۔ اس کے ساتھ باپ اور بھائی دونوں ہوں تو باپ ارکانِ حج ادا کرے۔

☆ سمجھ دار بچہ خود افعال حج ادا کرے، رمی وغیرہ بعض باتیں چھوڑے تو اس پر کفارہ وغیرہ لازم نہیں۔

☆ ناسمجھ بچہ کی طرف سے اس کے ولی نے احرام باندھا اور بچے نے کوئی ممنوع کام کیا تو باپ پر بھی کچھ لازم نہیں۔

☆ بچے کی طرف سے احرام باندھا تو اس کے سلے ہوئے کپڑے اتار کر اس کو چادر اور تہبند پہنائیں اور ان تمام باتوں سے بچائیں جو مُحرِم کے لیے ناجائز ہیں۔

☆ نابالغ بچے نے حج فاسد کر دیا تو قضا واجب نہیں، اگرچہ سمجھ دار ہو۔

☆ لبیک کہتے وقت قران کی نیت ہو تو حج قران ہے، افراد کی نیت ہو تو

افراد ہے، اگرچہ زبان سے نہ کہا ہو۔

☆ حج کے ارادے سے گیا اور احرام کے وقت نیت حاضر نہ رہی تو حج ہے اور اگر نیت کچھ نہ تھی تو جب تک طواف نہ کیا ہو اسے اختیار ہے، حج کا احرام قرار دے یا عمرے کا اور طواف کا ایک پھیرا بھی کر چکا تو یہ احرام عمرہ کا ہو گیا۔

☆ حج کے ارادے سے نکلا اور احرام کے وقت نیت حاضر نہ تھی، پھر طواف سے پہلے جماع کر لیا یا حج سے کوئی چیز مانع ہوئی، جس کی وجہ سے اسے رکنا پڑا (اس کو احصار کہتے ہیں) تو اس کو عمرہ کی قضا کرنی ہوگی، حج کی قضا لازم نہیں۔

جو باتیں احرام کی حالت میں حرام ہیں

(جو باتیں احرام کی حالت میں حرام ہیں، ان کے ارتکاب سے دَم یا صدقہ وغیرہ کرنا واجب ہوگا، اس کی تفصیل آئندہ صفحات میں ملاحظہ فرمائیں)

احرام کی حالت میں درج ذیل باتیں حرام ہیں:
(۱)عورت سے صحبت کرنا۔(۲)شہوت کے ساتھ عورت کو بوسہ لینا۔ (۳)عورت کو شہوت کے ساتھ چھونا۔(۴)شہوت کے ساتھ عورت کو گلے لگانا۔ (۵)شہوت کے ساتھ عورت کے عضو خاص کی طرف دیکھنا۔(۶)عورتوں کے سامنے جماع وغیرہ جیسے کاموں کا ذکر کرنا۔ (۷)فحش باتیں کرنا۔(۸)جو کام احرام کے علاوہ حرام تھے،اب اور سخت حرام ہو گئے۔ (۹)کسی کے ساتھ دنیوی لڑائی جھگڑا کرنا۔ (۱۰)اپنا یا دوسرے کا ناخن تراشنا یا دوسرے سے اپنا ناخن ترشوانا۔ (۱۱)سر سے پیر تک کہیں سے کوئی بال کسی طرح جدا کرنا۔ (۱۲،۱۳)چہرے یا سر کو کسی کپڑے وغیرہ سے چھپانا۔(۱۴)بستہ، یا کپڑے کی گٹھری سر پر رکھنا۔(۱۵)عمامہ باندھنا۔(۱۶)برقع پہننا۔ (۱۷)دستانے پہننا۔ (۱۸)موزے وغیرہ پہننا جو بیچ قدم کو چھپائیں۔ (۱۹)سلا ہوا کپڑا پہننا۔ (۲۰،۲۱،۲۲)بالوں یا بدن یا

کپڑوں میں خوشبو لگانا۔ (۲۳)کسی قسم کی خوشبو سے رنگے ہوئے کپڑے پہننا، جب کہ ابھی ان میں خوشبو باقی ہو۔ (۲۴)خالص خوشبو(مشک،عنبر،زعفران، جاوتری،لونگ،الائچی، دارچینی، زنجبیل وغیرہ) کھانا۔ (۲۵)آنچل میں ایسی خوشبو باندھنا جس سے خوشبو پھوٹ رہی ہو۔ (۲۶)سر یا داڑھی کو کسی خوشبودار یا ایسی چیز سے دھونا جس سے جوئیں مر جائیں۔ (۲۷)وسمہ یا مہندی کا خضاب لگانا۔ (۲۸)گوند وغیرہ سے بال جمانا۔(۲۹،۳۰)زیتون یا تل کا تیل اگر چہ بے خوشبو ہو، بالوں یا بدن میں لگانا۔(۳۱)کسی کا سر مونڈنا اگر چہ اس کا احرام نہ ہو۔ (۳۲)جوں مارنا۔ (۳۳)جوں پھینکنا۔ (۳۴)کسی کو جوں مارنے کا اشارہ کرنا۔(۳۵)جوں مارنے کے لیے کپڑا دھونا۔(۳۶)جوں مارنے کے لیے کپڑے کو دھوپ میں ڈالنا۔ (۳۷)بالوں میں جوں مارنے کے لیے کوئی دوا ڈالنا۔(غرض کسی طور پر جوں مارنا)

جو باتیں احرام کی حالت میں مکروہ ہیں

(جو باتیں احرام کی حالت میں مکروہ ہیں،ان کے ارتکاب سے بعض اوقات صدقہ وغیرہ واجب ہوتا ہے،اس کی تفصیل بھی آگے موجود ہے)
احرام کی حالت میں درج ذیل باتیں مکروہ ہیں:
(۱)بدن کا میل چھڑانا۔ (۲)بال یا بدن صابون وغیرہ بغیر خوشبو والی چیز سے دھونا۔ (۳)کنگھی کرنا۔ (۴)اس طرح کھجانا کہ بال ٹوٹنے یا جوں کے گرنے کا اندیشہ ہو۔(۵)قُبا کو کرتا پہننے کی طرح کندھوں پر ڈالنا۔(۶)ایسا کپڑا پہننا جس کو خوشبو کی دھونی دی گئی اور اس سے ابھی تک خوشبو آ رہی ہو۔ (۷)جان بوجھ کر خوشبو سونگھنا، اگر چہ خوشبودار پھل یا پتا ہو، جیسے لیموں، نارنگی، پودینہ،عطردان وغیرہ۔ (۸)عطر کی دکان پر اس غرض سے بیٹھنا کہ خوشبو سے دماغ روشن ہوگا۔(۹،۱۰)سر یا منہ پر پٹی باندھنا۔ (۱۱)کعبہ شریف کے غلاف کے اندر اس طرح داخل ہونا کہ غلاف شریف سر یا منہ سے لگے۔ (۱۲)ناک وغیرہ

چہرے کا کوئی حصہ کپڑے سے چھپانا۔ (۱۳)کوئی ایسی چیز کھانا، پینا جس میں خوشبو پڑی ہو اور نہ وہ پکائی گئی ہو، نہ اس کی بو زائل ہوئی ہو۔ (۱۴)بغیر سلا کپڑا،جس کو رفو کیا گیا ہو یا پیوند لگا ہو، پہننا۔ (۱۵)تکیہ پر منہ رکھ کر اوندھا لیٹنا۔ (۱۶)مہکتی خوشبو کو ہاتھ سے چھونا، جب کہ ہاتھ میں نہ لگے، ورنہ حرام ہے۔ (۱۷)بازو یا گلے پر تعویذ باندھنا، اگر چہ بے سلے کپڑے میں لپیٹ کر۔ (۱۸)بغیر عذر بدن پر پٹی باندھنا۔ (۱۹)عورتوں کو سنگار کرنا۔

جو باتیں احرام کی حالت میں جائز ہیں

احرام کی حالت میں درج ذیل باتیں جائز ہیں:
(۱)لیٹ کر اپنے اوپر قُبا،کرتا،شیروانی وغیرہ اس طرح ڈال لینا کہ سر اور منہ نہ چھپے۔(۲)قبا، کرتا، شیروانی یا پائجامہ کو تہبند کی طرح باندھ لینا۔ (۳)چادر کے کناروں کو تہبند میں گھرسنا۔ (۴،۵)ہمیانی یا ہتھیار باندھنا۔ (۶)بے میل چھڑائے نہانا۔ (۷)پانی میں غوطہ لگانا۔

(۸) کپڑے دھونا، جب کہ جوں مارنے کی غرض سے نہ ہو۔ (۹) مسواک کرنا۔ (۱۰) کسی چیز کے سایہ میں بیٹھنا۔ (۱۱) چھتری لگانا۔ (۱۲) انگوٹھی پہننا۔ (۱۳) بغیر خوشبو والا سرمہ لگانا۔ (۱۴) داڑھ اکھاڑنا۔ (۱۵) ٹوٹے ہوئے ناخن کو جدا کردینا۔ (۱۶) دنبل یا پھنسی توڑ دینا۔ (۱۷) ختنہ کرنا۔ (۱۸) فصد کروانا۔ (۱۹) آنکھ میں جو بال نکلے، اسے جدا کردینا۔ (۲۰) سر یا بدن اس طرح آہستہ کھجانا کہ بال نہ ٹوٹے۔ (۲۱) احرام سے پہلے جو خوشبو لگائی، اس کا لگا رہنا۔ (۲۲-۲۶) پالتو جانور، اونٹ، گائے، بکری، مرغی وغیرہ ذبح کرنا، پکانا، کھانا، ان کا دودھ دوہنا، ان کے انڈے توڑنا اور بھوننا۔ (۲۷) کھانے کے لیے مچھلی کا شکار کرنا۔ (۲۸) دوا کے لیے کسی دریائی جانور کا مارنا۔ (شکار اگر دوا یا غذا کے لیے نہ ہو، محض تفریح کے لیے ہو جس طرح لوگوں میں رائج ہے، تو دریا یا جنگل ہر جگہ کا شکار خود ہی سخت حرام ہے، احرام میں اور زیادہ سخت۔ (۲۹،۳۰) حرم کے باہر کی گھاس اکھاڑنا یا درخت

کاٹنا۔ (۳۱-۴۱) چیل، کوا، چوہا، گرگٹ، چھپکلی، سانپ، بچھو، کھٹمل، مچھر، پسّو، مکھی وغیرہ خبیث اور موذی جانوروں کو مارنا، اگرچہ حرم میں ہو۔ (۴۲) منہ اور سر کے سوا کسی اور جگہ زخم پر پٹی باندھنا۔ (۴۳،۴۴) سر یا گال کے نیچے تکیہ رکھنا۔ (۴۵،۴۶) سر یا ناک پر اپنا یا دوسرے کا ہاتھ رکھنا۔ (۴۷) کپڑے سے کان چھپانا۔ (۴۸) ٹھوڑی سے نیچے داڑھی پر کپڑا آنا۔ (۴۹) سر پر سینی یا بوری اٹھانا۔ (۵۰،۵۱) جس کھانے کے پکنے میں مشک وغیرہ پڑے ہوں، اگرچہ خوشبو دیں یا بے پکائے جس میں کوئی خوشبو ڈالی اور وہ بو نہیں دیتی، اس کا کھانا یا پینا۔ (۵۲) گھی، چربی، سرسوں کا تیل، ناریل کا تیل، بادام کا تیل، کدو کا تیل بالوں میں یا بدن پر لگانا۔ (۵۳) خوشبو کے رنگے کپڑے پہننا جب کہ ان میں خوشبو باقی نہ ہو، مگر کسم اور کیسر کا رنگ مردوں کو ویسے ہی حرام ہے۔ (۵۴) دین کے لیے جھگڑنا، بلکہ ضرورت کے مطابق فرض اور واجب ہے۔ (۵۵) ایسا جوتا پہننا جو پیر کے

جوڑوں کو نہ چھپائے۔ (۵۶) بے سلے کپڑے میں لپیٹ کر تعویذ گلے میں ڈالنا۔ (۵۷) آئینہ دیکھنا۔ (۵۸) ایسی خوشبو کا چھونا جس میں اس وقت مہک نہ ہو۔ (۵۹) ایسی خوشبو کا آنچل میں باندھنا جس میں اس وقت مہک نہ ہو۔ (۶۰) نکاح کرنا۔

مرد اور عورت کے احرام میں فرق

مردوں کا احرام	عورتوں کا احرام
مرد اپنا سر کسی کپڑے وغیرہ سے چھپا نہیں سکتا۔	عورت سر چھپا سکتی ہے، بلکہ غیر محرم کے سامنے اس طرح چھپانا ضروری ہے کہ کپڑا چہرے سے نہ چھووے، بلکہ کچھ الگ رہے۔
مرد اپنے سر پر گٹھری وغیرہ نہیں اٹھا سکتا۔	عورت اپنے سر پر گٹھری وغیرہ اٹھا سکتی ہے۔
مرد گوند وغیرہ سے اپنے بال نہیں جما سکتا	عورت گوند وغیرہ سے اپنے بال جما سکتی ہے۔
مرد سر وغیرہ پر پٹی نہیں باندھ سکتا۔	عورت سر وغیرہ پر پٹی باندھ سکتی ہے۔
مرد اپنے بازو پر تعویذ نہیں باندھ سکتا۔	عورت اپنے بازو پر سلی ہوئی تعویذ بھی باندھ سکتی ہے۔
مرد گلے میں سلی ہوئی تعویذ نہیں پہن سکتا۔	عورت گلے میں سلی ہوئی تعویذ پہن سکتی ہے۔
مرد غلاف کعبہ کے اندر اس طرح داخل نہیں ہو سکتا کہ غلاف کعبہ سر پر رہے۔	عورت اس طرح بھی غلاف کعبہ کے اندر داخل ہو سکتی ہے کہ غلاف کعبہ سر پر رہے، مگر منہ پر نہ آنا چاہئے۔

مرد دستانے نہیں پہن سکتا۔	عورت دستانے پہن سکتی ہے۔
مرد موزے نہیں پہن سکتا۔	عورت موزے پہن سکتی ہے۔
مرد سلے ہوئے کپڑے نہیں پہن سکتا۔	عورت سلے ہوئے کپڑے پہن سکتی ہے۔
مرد بلند آواز سے لبیک کہے گا۔	عورت صرف اتنی آواز سے کہے گی کہ خود سن سکے۔

جب ہوائی جہاز پر سوار ہوں

☆ جب ہوائی جہاز پر سوار ہوں تو یہ دعا پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَ مَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ وَ اِنَّاۤ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ.

(ترجمہ) اللہ کے نام سے اور تمام تعریفیں اللہ کے لیے۔ پاک ہے وہ ذات جس نے ہمارے لیے اس سواری کو تابع کر دیا جب کہ اس کی توفیق کے بغیر ہم اس کو تابع نہیں کر سکتے تھے اور ہم اپنے رب کی

طرف پلٹنے والے ہیں۔ (مسلم شریف، حدیث: ۳۳۳۹)

اس کے بعد یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْهَدْمِ وَ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ التَّرَدِّیْ وَ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْغَرَقِ وَ الْحَرِیْقِ.

(ترجمہ) اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں عمارت کی بربادی سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں گرنے سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں غرق ہونے اور آگ لگنے سے۔ (نسائی شریف، حدیث: ۵۵۵۰)

☆ راستہ بھر تلاوت، درود شریف، توبہ و استغفار اور تلبیہ کی کثرت کرتے ہوئے چلیں۔

☆ سفر میں نماز ہرگز قضا نہ ہو، اس کا بھرپور خیال رکھیں۔

☆ فضول باتوں سے پرہیز کریں کہ اس کی وجہ سے حج کی برکتوں سے محرومی ہو سکتی ہے۔

☆ اگر کسی سے کوئی زیادتی ہو جائے تو اس کو آپ معاف کریں۔

☆ ہوائی جہاز میں ملنے والے ٹیشو پیپرس میں عام طور پر خوشبو لگی ہوتی ہے، احرام کی حالت میں اس کے استعمال سے پرہیز کریں۔

☆ ہوائی جہاز میں گوشت سے بنی ہوئی کھانے کی چیزوں سے (چوں کہ غیر محقق ہوتی ہیں) پرہیز کریں۔

مکہ شریف میں داخلہ

☆ جدہ سے مکہ شریف جاتے ہوئے راستے میں مقام بحرہ سے دو ستون نظر آتے ہیں، یہاں سے حرم کی حد شروع ہو جاتی ہے۔

☆ جب حرم سے قریب ہو جائیں تو نہایت ہی خشوع اور خضوع کے ساتھ سر جھکائے ہوئے تلبیہ اور درود شریف کی کثرت کریں۔

☆ جب مکہ شریف سے قریب ہو تو یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِّیْ بِهَا قَرَارًا وَّ ارْزُقْنِیْ فِیْهَا رِزْقًا حَلَالًا.

(ترجمہ) اے اللہ مجھے اس (شہر مبارک) سے قرار نصیب فرما اور

اس میں مجھے حلال روزی عطا فرما۔ (بہار شریعت، ۶/۳۸)

☆ جب مکہ شریف میں داخل ہونے لگے تب یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ وَاَنَا عَبْدُکَ وَالْبَلَدُ بَلَدُکَ جِئْتُکَ هَارِبًا مِّنْکَ اِلَیْکَ لِاُؤَدِّیَ فَرَآئِضَکَ. اَطْلُبُ رَحْمَتَکَ وَالْتَمِسُ رِضْوَانَکَ. اَسْئَلُکَ مَسْئَلَةَ الْمُضْطَرِّیْنَ اِلَیْکَ وَالْخَائِفِیْنَ عُقُوْبَتَکَ. اَسْئَلُکَ اَنْ تُقَبِّلَنِیَ الْیَوْمَ بِعَفْوِکَ وَتُدْخِلَنِیْ فِیْ رَحْمَتِکَ وَ تَتَجَاوَزَ عَنِّیْ بِمَغْفِرَتِکَ وَتُعِیْنَنِیْ عَلٰی اَدَآءِ فَرَائِضِکَ. اَللّٰهُمَّ نَجِّنِیْ مِنْ عَذَابِکَ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ وَاَدْخِلْنِیْ فِیْهَا وَ اَعِذْنِیْ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ.

(ترجمہ) اے اللہ! تو میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ ہوں اور یہ شہر

تیرا شہر ہے۔ میں تیرے پاس تیرے عذاب سے بھاگ کر حاضر ہوا کہ تیرے فرائض کو ادا کروں اور تیری رحمت کو طلب کروں اور تیری رضا کو تلاش کروں۔ میں تجھ سے اس طرح سوال کرتا ہوں جیسے مضطر اور تیرے عذاب سے ڈرنے والے سوال کرتے ہیں۔ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ آج تو اپنے عفو کے ساتھ مجھ کو قبول کر اور اپنی رحمت میں مجھے داخل کر، اپنی مغفرت کے ساتھ مجھ سے درگزر فرما اور فرائض کی ادا پر میری مدد کر۔ اے اللہ مجھ کو اپنے عذاب سے نجات دے اور میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے اور اس میں مجھے داخل کر اور شیطان مردود سے مجھے پناہ میں رکھ۔ (بہارشریعت،۳۸/۶)

☆ قیام گاہ پر اپنے سامان رکھیں، ہو سکے تو غسل کریں ورنہ وضو کر کے حرم شریف کی طرف روانہ ہو جائیں، راستہ بھر بلند آواز سے تلبیہ پڑھتے رہیں۔

☆ مسجد حرام میں داخلہ کے لیے بہتر یہ ہے کہ باب السلام سے داخل ہوں، لیکن اب یہ دروازہ بند رہتا ہے، لہٰذا جو دروازہ بھی حرم میں داخل ہونے کے لیے آسان ہو اس سے داخل ہوں اور داخل ہوتے وقت نگاہیں نیچی رکھیں۔

☆ مسجد حرام دایاں قدم رکھتے ہوئے داخل ہو اور یہ دعا پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰہِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ الصَّلٰوۃُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ. اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ وَ اَدْخِلْنِیْ فِیْھَا. اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ فِیْ مَقَامِیْ ھٰذَا اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَ رَسُوْلِکَ وَ اَنْ تَرْحَمَنِیْ وَ تُقِیْلَ عَثْرَتِیْ وَ تَغْفِرَ ذُنُوْبِیْ وَ تَضَعَ عَنِّیْ وِزْرِیْ.

(ترجمہ) اللہ کے نام سے (میں داخل ہوتا ہوں) اور تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اور درود نازل ہو اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم پر۔ اے اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے اور اس میں مجھے داخل فرما۔ اے اللہ میں اس جگہ تیری بارگاہ میں دعا کرتا ہوں کہ تو درود نازل فرما ہمارے سردار اپنے بندے اور اپنے رسول محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اور مجھ پر رحم فرما اور میرے عیبوں کی پردہ پوشی فرما اور میرے گناہوں کو معاف فرما اور میری گردن سے میرا (گناہوں کا) بوجھ اتار دے۔

(تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق ۲۸۷/۴)

رویتِ کعبہ

☆ اب حرم شریف میں چند قدم چلتے ہی آپ کی نگاہوں کے سامنے کعبہ شریف ہوگا، کعبہ شریف پر پہلی نظر پڑتے ہی جو بھی دعا کریں، قبول ہوگی۔

☆ بہتر یہ ہے کہ جب کعبہ شریف پر پہلی نظر پڑے، درود شریف پڑھیں، پھر یہ دعا کریں "مولیٰ میں جب بھی، جہاں بھی جو بھی

جائز دعائیں کروں، تو اپنی بارگاہ میں میری دعا کو قبول فرما اور مجھے بے حساب جنت میں داخل فرما"۔

☆ جب کعبہ شریف پر پہلی نظر پڑے تو تین بار "لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ" اور درود شریف پڑھ کر یہ دعا مانگنا مستحب ہے:

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ فَحَیِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ. اَللّٰھُمَّ زِدْ بَیْتَکَ ھٰذَا تَعْظِیْمًا وَّتَشْرِیْفًا وَّتَکْرِیْمًا وَّمَھَابَۃً وَزِدْ مِنْ شَرَفِہٖ وَعِظَمِہٖ وَکَرَمِہٖ مِمَّنْ حَجَّہٗ اَوِ اعْتَمَرَہٗ تَشْرِیْفًا وَّ تَعْظِیْمًا وَّ بِرًّا. اَعُوْذُ بِرَبِّ الْبَیْتِ مِنَ الدَّیْنِ وَالْفَقْرِ وَمِنْ ضِیْقِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ.

(ترجمہ) اے اللہ! تیرا نام سلام ہے اور تیری بارگاہ سے ہی سلامتی ملتی ہے، ہمیں سلامتی کے ساتھ زندہ رکھ۔ اے اللہ! تو اپنے اس گھر کی عظمت، شرافت، بزرگی اور رعب کو زیادہ فرما اور اس کی

شرافت، عظمت اور بزرگی سے اس شخص کی شرافت، عظمت اور نیکیوں کو زیادہ فرما جس نے اس کا حج یا عمرہ کیا۔ میں قرض محتاجی، سینے کی تنگی اور قبر کے عذاب سے اس گھر کے رب کی پناہ مانگتا ہوں۔ (تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق ۴/۲۸)

☆ تھوڑی دیر اپنے لیے، اپنے والدین کے لیے اور اپنے خاتمہ بالخیر ہونے کے لیے دعا کریں، پھر لبیک پڑھتے ہوئے کعبہ شریف کی طرف بڑھیں۔

طواف سے پہلے

☆ کعبہ شریف سے قریب ہو کر اضطباع کریں، یعنی اپنی چادر کو دائیں بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں کاندھے پر اس طرح ڈالیں کہ دایاں کاندھا کھلا رہے۔

☆ اب حجرِ اسود سے قریب کعبہ کی طرف منہ کر کے اس طرح کھڑے ہوں کہ پورا حجرِ اسود دائیں طرف رہے۔

☆ اب دل میں طواف کی نیت کریں اور زبان سے نیت کے یہ الفاظ دہرائیں:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اُرِیۡدُ طَوَافَ بَیۡتِکَ الۡمُحَرَّمِ فَیَسِّرۡہُ لِیۡ وَ تَقَبَّلۡہُ مِنِّیۡ.

(ترجمہ) اے اللہ! میں تیرے محترم گھر کا طواف کرنا چاہتا ہوں، اس کو میرے لیے آسان فرما اسے قبول فرما۔ (فتاویٰ رضویہ: ۱۰/۷۳۷)

☆ طواف کی نیت کرتے ہی تلبیہ کہنا بند کر دیں۔

☆ اب کعبہ کی طرف چہرہ کیے ہوئے ہی کچھ دائیں طرف ہٹ کر حجرِ اسود کے بالکل سامنے کھڑے ہو جائیں اور کانوں تک اس طرح ہاتھ اٹھائیں کہ ہتھیلیاں حجرِ اسود کی طرف رہیں اور یہ دعا پڑھیں:

بِسۡمِ اللّٰہِ وَ الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ وَ اللّٰہُ اَکۡبَرُ. وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی رَسُوۡلِ اللّٰہِ.

(ترجمہ) اللہ کے نام سے شروع، سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں

اور اللہ ہی سب سے بڑا ہے اور درود و سلام نازل ہو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ (فتاویٰ رضویہ: ۱۰/۸۱۲)

استلام کیسے کریں؟

☆ اس کے بعد حجرِ اسود کا استلام کریں، یعنی حجرِ اسود پر اپنی دونوں ہتھیلیاں اور ان کے بیچ میں اپنے ہونٹ رکھ کر تین مرتبہ اس طرح بوسہ دیں کہ آواز پیدا نہ ہو۔ اگر بھیڑ بھاڑ کی وجہ سے ایسا ممکن نہ ہو تو دوسروں کو تکلیف ہرگز نہ دیں بلکہ ہاتھ یا چھڑی سے حجرِ اسود کو چھو کر ہاتھوں کو چوم لیں، اگر یہ بھی ممکن نہ ہو سکے تو دونوں ہاتھوں سے حجرِ اسود کی طرف اشارہ کر کے ہاتھوں کو چوم لیں۔

☆ حجرِ اسود کا استلام کرتے وقت یہ دعا پڑھیں:

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ. اَللّٰھُمَّ اغۡفِرۡلِیۡ ذُنُوۡبِیۡ وَ طَھِّرۡ لِیۡ قَلۡبِیۡ وَاشۡرَحۡ لِیۡ صَدۡرِیۡ وَ یَسِّرۡ لِیۡ اَمۡرِیۡ وَ عَافِنِیۡ فِیۡمَنۡ عَافَیۡتَ.

(ترجمہ) اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا۔ اے اللہ! میرے گناہوں کو معاف فرما اور میرے دل کو پاک فرما اور میرے سینے کو کشادہ فرما اور میرے کام کو آسان فرما اور مجھے عافیت دے ان لوگوں میں جن کو تو نے عافیت دی۔ (بہارِ شریعت: ۶/۴۶)

طواف کا پہلا چکر

☆ حجرِ اسود کے سامنے سے اس طرح طواف شروع کریں کہ خانۂ کعبہ آپ کی بائیں جانب ہو اور کعبہ شریف سے آپ کم از کم تین ہاتھ کی دوری پر ہوں۔

☆ مرد طواف کے پہلے تین پھیروں میں رَمَل کریں، یعنی سینہ تان کر کندھے ہلاتے ہوئے چھوٹے چھوٹے قدم اٹھا کر ذرا تیز رفتاری سے پہلوانوں کی طرح چلیں۔

☆ اب بِسۡمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ وَ لِلّٰہِ الۡحَمۡدُ (اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں، اللہ سب سے بڑا ہے اور سب تعریفیں اللہ کے لیے

ہیں) کہتے ہوئے طواف کے پہلے چکر کے لیے آگے بڑھیں۔

☆ طواف کے پہلے چکر میں طواف شروع کرنے سے لے کر رکنِ یمانی تک پہنچنے تک یہ دعا پڑھیں:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ. وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ. صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ. اَللّٰهُمَّ اِيْمَانًا بِكَ وَ تَصْدِيْقًا بِكَلِمَاتِكَ وَ وَفَآءً بِعَهْدِكَ وَ اتِّبَاعًا لِّسُنَّةِ نَبِيِّكَ وَ حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ. اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَ الْعَافِيَةَ وَ الْمُعَافَاةَ الدَّآئِمَةَ فِي الدِّيْنِ وَ الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ. وَ الْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَ النَّجَاةَ مِنَ النَّارِ.

(ترجمہ) اللہ پاک ہے اور سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے اور طاقت وقوت صرف اللہ کو ہے جو بلند اور بزرگ ہے۔ درود وسلام نازل ہو اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ اے اللہ تجھ پر ایمان لاتے ہوئے اور تیری کتاب کی تصدیق کرتے ہوئے اور تیرے عہد کو پورا کرتے ہوئے اور تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سُنّت کی پیروی کرتے ہوئے میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، جو اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پیارے بندے اور رسول ہیں۔ اے اللہ! میں تجھ سے عفو اور عافیت اور دین و دنیا میں ہمیشگی کے معافات کا سوال کرتا ہوں اور جنت کی کامیابی اور جہنم سے نجات کا سوال کرتا ہوں۔ (طریقۂ حج وعمرہ، ص:۳۶)

☆ رکنِ یمانی سے لے کر حجرِ اسود تک پہنچنے تک یہ دعا پڑھیں:

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً

وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ.

(ترجمہ) اے ہمارے رب! ہمیں دنیا اور آخرت میں بھلائی نصیب فرما اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا۔ (بہارِ شریعت: ۶/۴۷)

☆ اب حجرِ اسود کے پاس پہنچ کر اسے بوسہ دیں، اگر بھیڑ بھاڑ کی وجہ سے ممکن نہ ہو تو دونوں ہاتھ سے حجرِ اسود کو چھو کر اپنے ہاتھوں کو چوم لیں، اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو اپنی ہتھیلیاں اس کی طرف کر کے اپنی ہتھیلیوں کو چوم لیں۔

طواف کا دوسرا چکر

☆ پہلا چکر مکمل کرنے کے بعد جب حجرِ اسود تک پہنچ جائیں تو پہلے کی طرح پھر اسے بوسہ دیں۔

☆ اب طواف کے دوسرے چکر کا آغاز کریں اور بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ (اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں، اللہ سب سے بڑا ہے اور سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں) کہتے ہوئے

دوسرے چکر کے لیے آگے بڑھیں۔

☆ دوسرے چکر میں حجرِ اسود سے رکنِ یمانی تک یہ دُعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا الْبَيْتَ بَيْتُكَ وَ الْحَرَمَ حَرَمُكَ وَ الْاَمْنَ اَمْنُكَ وَ الْعَبْدَ عَبْدُكَ. وَ اَنَا عَبْدُكَ وَ ابْنُ عَبْدِكَ. وَ هٰذَا مَقَامُ الْعَآئِذِ بِكَ مِنَ النَّارِ فَحَرِّمْ لُحُوْمَنَا وَ بَشَرَتَنَا عَلَى النَّارِ. اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْاِيْمَانَ وَ زَيِّنْهُ فِيْ قُلُوْبِنَا وَ كَرِّهْ اِلَيْنَا الْكُفْرَ وَ الْفُسُوْقَ وَ الْعِصْيَانَ وَ اجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِيْنَ. اَللّٰهُمَّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ. اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ.

(ترجمہ) اے اللہ! یہ گھر تیرا گھر ہے اور یہ حرم تیرا حرم ہے اور یہاں کا امن تیرا دیا ہوا امن ہے اور ہر بندہ تیرا ہی بندہ ہے اور میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے بندے کا بیٹا ہوں اور یہ جگہ دوزخ کی

آگ سے بچنے کی جگہ ہے تو ہمارے جسم کے گوشت اور چمڑے کو دوزخ پر حرام فرما دے۔ اے اللہ! ہمارے دلوں میں ایمان کی محبت ڈال دے اور ہمارے دلوں میں ایمان کو مزین فرما اور ہمارے دلوں میں کفر، فسق و فجور اور گناہوں سے نفرت بسا دے اور ہمیں ہدایت پانے والوں میں کر دے۔ اے اللہ! مجھے اس دن اپنے عذاب سے بچا جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا۔ اے اللہ! مجھے بے حساب جنت عطا فرما۔ (طریقۂ حج وعمرہ، ص:۳۸)

☆ رکنِ یمانی سے حجرِ اسود تک یہ دعا پڑھیں:

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنۡیَا حَسَنَةً وَّ فِی الۡاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ. وَ اَدۡخِلۡنَا الۡجَنَّةَ مَعَ الۡاَبۡرَارِ. یَا عَزِیۡزُ یَا غَفَّارُ. یَا رَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ.

(ترجمہ) اے ہمارے رب! ہمیں دنیا اور آخرت میں بھلائی نصیب فرما اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا اور ہمیں نیکوں کے

ساتھ جنت میں داخل فرما۔ اے غالب، بخشنے والے، اے سارے جہاں کے رب۔ (طریقۂ حج وعمرہ، ص:۳۸)

☆ اب حجرِ اسود کے پاس پہنچ کر اسے بوسہ دیں، اگر بھیڑ بھاڑ کی وجہ سے ممکن نہ ہو تو دونوں ہاتھ سے حجرِ اسود کو چھو کر اپنے ہاتھوں کو چوم لیں، اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو اپنی ہتھیلیاں اس کی طرف کر کے اپنی ہتھیلیوں کو چوم لیں۔

طواف کا تیسرا چکر

☆ اب **بِسۡمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَکۡبَرُ وَ لِلّٰهِ الۡحَمۡدُ** (اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں، اللہ سب سے بڑا ہے اور سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں) کہتے ہوئے تیسرے چکر کے لیے آگے بڑھیں۔

☆ تیسرے چکر میں حجرِ اسود سے رکنِ یمانی کے درمیان یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَعُوۡذُ بِکَ مِنَ الشَّکِّ وَالشِّرۡکِ وَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوۡٓءِ الۡاَخۡلَاقِ وَسُوۡٓءِ

الۡمَنۡظَرِ وَ الۡمُنۡقَلَبِ فِی الۡمَالِ وَالۡاَهۡلِ وَالۡوَلَدِ. اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُکَ رِضَاکَ وَ الۡجَنَّةَ وَ اَعُوۡذُ بِکَ مِنۡ سَخَطِکَ وَ النَّارِ. اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُ بِکَ مِنۡ فِتۡنَةِ الۡقَبۡرِ وَ اَعُوۡذُ بِکَ مِنۡ فِتۡنَةِ الۡمَحۡیَا وَالۡمَمَاتِ.

(ترجمہ) اے اللہ! میں شک، شرک، اختلاف، نفاق، برے اخلاق، برے حال، اہل وعیال اور مال میں برے انجام سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ! میں تجھ سے تیری رضا اور جنت کا سوال کرتا ہوں اور تیری ناراضگی اور جہنم سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ! میں قبر کے فتنے اور زندگی اور موت کے فتنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ (طریقۂ حج وعمرہ، ص:۳۹)

☆ رکنِ یمانی سے حجرِ اسود تک یہ دعا پڑھیں:

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنۡیَا حَسَنَةً وَّ فِی الۡاٰخِرَةِ حَسَنَةً

وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ. وَ اَدۡخِلۡنَا الۡجَنَّةَ مَعَ الۡاَبۡرَارِ. یَا عَزِیۡزُ یَا غَفَّارُ. یَا رَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ.

(ترجمہ) اے ہمارے رب! ہمیں دنیا اور آخرت میں بھلائی نصیب فرما اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا اور ہمیں نیکوں کے ساتھ جنت میں داخل فرما۔ اے غالب، بخشنے والے، اے سارے جہاں کے رب۔ (طریقۂ حج وعمرہ، ص:۴۰)

☆ اب حجرِ اسود کے پاس پہنچ کر اسے بوسہ دیں، اگر بھیڑ بھاڑ کی وجہ سے ممکن نہ ہو تو دونوں ہاتھ سے حجرِ اسود کو چھو کر اپنے ہاتھوں کو چوم لیں، اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو اپنی ہتھیلیاں اس کی طرف کر کے اپنی ہتھیلیوں کو چوم لیں۔

طواف کا چوتھا چکر

☆ اب **بِسۡمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَکۡبَرُ وَ لِلّٰهِ الۡحَمۡدُ** (اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں، اللہ سب سے بڑا ہے اور سب تعریفیں اللہ کے

لیے ہیں) کہتے ہوئے چوتھے چکر کے لیے آگے بڑھیں۔

☆ چوتھے چکر میں حجرِ اسود سے رکنِ یمانی کے درمیان یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّ سَعْيًا مَّشْكُوْرًا وَّ ذَنْبًا مَّغْفُوْرًا وَّ عَمَلًا صَالِحًا مَّقْبُوْلًا وَّ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ. يَا عَالِمَ مَا فِي الصُّدُوْرِ. اَخْرِجْنِيْ يَا اَللّٰهُ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ. اَللّٰھُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ، وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَ السَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ وَّ الْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّ الْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَ النَّجَاةَ مِنَ النَّارِ. رَبِّ قَنِّعْنِيْ بِمَا رَزَقْتَنِيْ وَ بَارِكْ لِيْ فِيْمَا اَعْطَيْتَنِيْ وَ اخْلُفْ عَلٰى كُلِّ نَائِبَةٍ لِّيْ مِنْكَ بِخَيْرٍ.

(ترجمہ) اے اللہ! میرے اس حج کو حج مبرور کر دے اور میری کوشش کو کامیاب کر دے اور میرے حج کو میرے گناہوں کا کفارہ

بنا دے اور میرے ہر عمل کو نیک بنا دے اور میرے ہر کام کو نقصان سے مُبرّا کر دے۔ اے سینوں کے اندر کی باتوں کو جاننے والے، اے اللہ! مجھے تاریکیوں سے روشنی کی طرف نکال دے۔ اے اللہ! میں تجھ سے تیری رحمت کے ذریعوں اور تیری بخشش کے اسباب کا اور تمام گناہوں سے بچتے رہنے اور ہر نیکی کی توفیق کا اور جنت کا اور دوزخ سے نجات کا سوال کرتا ہوں۔ اے میرے رب! تو نے مجھے جو روزی دیا اس پر مجھے قناعت نصیب فرما اور اپنی عطا کردہ نعمتوں میں مجھے برکت عطا فرما اور ہر وہ چیز جو تیری جانب سے بھلائی کے ساتھ آئے، اس کا مجھے بدلہ نصیب فرما۔

(طریقۂ حج وعمرہ، ص:۴۰)

☆ رکنِ یمانی سے حجرِ اسود تک یہ دعا پڑھیں:

رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ. وَ اَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْاَبْرَارِ.

يَا عَزِيْزُ يَا غَفَّارُ. يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ.

(ترجمہ) اے ہمارے رب! ہمیں دنیا اور آخرت میں بھلائی نصیب فرما اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا اور ہمیں نیکوں کے ساتھ جنت میں داخل فرما۔ اے غالب، بخشنے والے، اے سارے جہاں کے رب۔ (طریقۂ حج وعمرہ، ص:۴۱)

☆ اب حجرِ اسود کے پاس پہنچ کر اسے بوسہ دیں، اگر بھیڑ بھاڑ کی وجہ سے ممکن نہ ہو تو دونوں ہاتھ سے حجرِ اسود کو چھو کر اپنے ہاتھوں کو چوم لیں، اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو اپنی ہتھیلیاں اس کی طرف کر کے اپنی ہتھیلیوں کو چوم لیں۔

طواف کا پانچواں چکر

☆ اب بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ (اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں، اللہ سب سے بڑا ہے اور سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں) کہتے ہوئے پانچویں چکر کے لیے آگے بڑھیں۔

☆ پانچویں چکر میں حجرِ اسود سے رکنِ یمانی کے درمیان یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ اَظِلَّنِيْ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِكَ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّ عَرْشِكَ وَ لَا بَاقِيَ اِلَّا وَجْهُكَ. وَ اسْقِنِيْ مِنْ حَوْضِ نَبِيِّكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ شَرْبَةً هَنِيْئَةً مَّرِيْئَةً لَا نَظْمَأُ بَعْدَهَا اَبَدًا. اَللّٰھُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَئَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ سَيِّدُنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ. وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ سَيِّدُنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ. اَللّٰھُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَ نَعِيْمَهَا وَ مَا يُقَرِّبُنِيْ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ فِعْلٍ اَوْ عَمَلٍ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَ مَا يُقَرِّبُنِيْ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ فِعْلٍ اَوْ عَمَلٍ.

(ترجمہ) اے اللہ! مجھے اس دن اپنے عرش کا سایہ نصیب فرما جس دن تیرے عرش کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا اور تیری ذات کے علاوہ کچھ بھی باقی نہ رہے گا۔ اپنے پیارے نبی ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حوض سے مجھے ایسا خوشگوار اور لذیذ شربت پلا جس کے بعد ہمیں کبھی پیاس کا احساس نہ ہو۔ اے اللہ! میں تجھ سے ان چیزوں کی بھلائی مانگتا ہوں جنہیں ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تجھ سے مانگا تھا اور میں ان چیزوں کی برائی سے تیری پناہ مانگتا ہوں جن سے ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تیری پناہ مانگی تھی۔ اے اللہ! میں تجھ سے جنت اور اس کی نعمتیں اور ایسے قول و عمل کی توفیق کا سوال کرتا ہوں جو مجھے جنت سے قریب کر دے اور میں دوزخ اور ایسے قول و عمل سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو مجھے دوزخ سے قریب کر دیں۔ (طریقۂ حج وعمرہ، ص:۴۱-۴۲)

☆ رکنِ یمانی سے حجرِ اسود تک یہ دعا پڑھیں:

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ. وَ اَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْاَبْرَارِ. یَا عَزِیْزُ یَا غَفَّارُ. یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ.

(ترجمہ) اے ہمارے رب! ہمیں دنیا اور آخرت میں بھلائی نصیب فرما اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا اور ہمیں نیکوں کے ساتھ جنت میں داخل فرما۔ اے غالب، بخشنے والے، اے سارے جہاں کے رب۔ (طریقۂ حج وعمرہ، ص:۴۲)

☆ اب حجرِ اسود کے پاس پہنچ کر اسے بوسہ دیں، اگر بھیڑ بھاڑ کی وجہ سے ممکن نہ ہو تو دونوں ہاتھ سے حجرِ اسود کو چھو کر اپنے ہاتھوں کو چوم لیں، اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو اپنی ہتھیلیاں اس کی طرف کر کے اپنی ہتھیلیوں کو چوم لیں۔

طواف کا چھٹا چکر

☆ اب بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ (اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں، اللہ سب سے بڑا ہے اور سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں) کہتے ہوئے چھٹے چکر کے لیے آگے بڑھیں۔

☆ چھٹے چکر میں حجرِ اسود سے رکنِ یمانی کے درمیان یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اِنَّ لَكَ عَلَیَّ حُقُوْقًا كَثِیْرَةً فِیْمَا بَیْنِیْ وَ بَیْنَكَ وَ حُقُوْقًا كَثِیْرَةً فِیْمَا بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَلْقِكَ. اَللّٰهُمَّ مَا كَانَ لَكَ مِنْهَا فَاغْفِرْهُ لِیْ وَمَا كَانَ لِخَلْقِكَ فَتَحَمَّلْهُ عَنِّیْ وَاَغْنِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَ بِطَاعَتِكَ عَنْ مَّعْصِیَتِكَ وَ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ یَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ. اَللّٰهُمَّ اِنَّ بَیْتَكَ عَظِیْمٌ وَّ وَجْهَكَ كَرِیْمٌ وَّ اَنْتَ یَا اَللّٰهُ حَلِیْمٌ كَرِیْمٌ عَظِیْمٌ تُحِبُّ

الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ.

(ترجمہ) اے اللہ! مجھ پر تیرے بہت سے حقوق ان معاملات میں ہیں جو میرے اور تیرے بیچ ہیں اور بہت سے حقوق ان معاملات میں ہیں جو میرے اور تیری مخلوق کے بیچ کے ہیں۔ اے اللہ! ان میں سے جو تیری ذات سے متعلق ہیں، ان کو تو معاف فرما دے اور جو تیری مخلوق سے متعلق ہیں ان کی معافی تو اپنے ذمۂ کرم پر لے لے۔ اے اللہ! مجھے حلال روزی عطا فرما کر حرام روزی سے بے نیاز فرما دے اور اپنی اطاعت کی توفیق عطا فرما کر گناہوں سے دور فرما دے اور اپنے فضل سے اپنے علاوہ دوسرے لوگوں سے مستغنی کر دے، اے زیادہ مغفرت فرمانے والے۔ اے اللہ! تیرا گھر بڑی عظمت والا ہے اور تیری ذات بزرگ ہے اور اے اللہ! تو حلم والا بزرگ ہے اور تو بخشش کو پسند فرماتا ہے تو مجھے بخش دے۔

(طریقۂ حج وعمرہ، ص:۴۳)

☆ رکنِ یمانی سے حجرِ اسود تک یہ دعا پڑھیں:

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ. وَ اَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْاَبْرَارِ. یَا عَزِیْزُ یَا غَفَّارُ. یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ.

(ترجمہ) اے ہمارے رب! ہمیں دنیا اور آخرت میں بھلائی نصیب فرما اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا اور ہمیں نیکوں کے ساتھ جنت میں داخل فرما۔ اے غالب، بخشنے والے، اے سارے جہاں کے رب۔ (طریقۂ حج و عمرہ، ص:۴۴)

☆ اب حجرِ اسود کے پاس پہنچ کر اسے بوسہ دیں، اگر بھیڑ بھاڑ کی وجہ سے ممکن نہ ہو تو دونوں ہاتھ سے حجرِ اسود کو چھو کر اپنے ہاتھوں کو چوم لیں، اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو اپنی ہتھیلیاں اس کی طرف کر کے اپنی ہتھیلیوں کو چوم لیں۔

طواف کا ساتواں چکر

☆ اب بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَ لِلّٰہِ الْحَمْدُ (اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں، اللہ سب سے بڑا ہے اور سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں) کہتے ہوئے ساتویں چکر کے لیے آگے بڑھیں۔

☆ ساتویں چکر میں حجرِ اسود سے رکنِ یمانی کے درمیان یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ اِیْمَانًا کَامِلًا وَّ یَقِیْنًا صَادِقًا وَّ رِزْقًا وَّاسِعًا وَّ قَلْبًا خَاشِعًا وَّ لِسَانًا ذَاکِرًا وَّ حَلَالًا طَیِّبًا وَّ تَوْبَةً نَّصُوْحًا وَّ تَوْبَةً قَبْلَ الْمَوْتِ وَ رَاحَةً عِنْدَ الْمَوْتِ وَ مَغْفِرَةً وَّ رَحْمَةً بَعْدَ الْمَوْتِ وَ الْعَفْوَ عِنْدَ الْحِسَابِ وَ الْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَ النَّجَاةَ مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِکَ یَا عَزِیْزُ یَا غَفَّارُ. رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا وَّ اَلْحِقْنِیْ بِالصَّالِحِیْنَ.

(ترجمہ) اے اللہ! میں تجھ سے تیری رحمت کے وسیلے سے کامل

ایمان، سچا یقین، کشادہ رزق، عاجزی کرنے والا دل، ذکر کرنے والی زبان، حلال اور پاک روزی، سچے دل کی توبہ، موت سے پہلے کی توبہ، موت کے وقت کا آرام اور مرنے کے بعد مغفرت، رحمت اور حساب کے وقت معافی اور جنت کا حصول اور جہنم سے نجات مانگتا ہوں۔ اے غالب اے زیادہ بخشش والے! اے میرے رب! میرے علم میں اضافہ فرما اور مجھے نیکوں میں شامل فرما۔

(طریقۂ حج و عمرہ، ص:۴۴-۴۵)

☆ رکنِ یمانی سے حجرِ اسود تک یہ دعا پڑھیں:

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ. وَ اَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْاَبْرَارِ. یَا عَزِیْزُ یَا غَفَّارُ. یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ.

(ترجمہ) اے ہمارے رب! ہمیں دنیا اور آخرت میں بھلائی نصیب فرما اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا اور ہمیں نیکوں کے

ساتھ جنت میں داخل فرما۔ اے غالب، بخشنے والے، اے سارے جہاں کے رب۔ (طریقۂ حج و عمرہ، ص:۴۵)

☆ اب حجرِ اسود کے پاس پہنچ کر اسے بوسہ دیں، اگر بھیڑ بھاڑ کی وجہ سے ممکن نہ ہو تو دونوں ہاتھ سے حجرِ اسود کو چھو کر اپنے ہاتھوں کو چوم لیں، اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو اپنی ہتھیلیاں اس کی طرف کر کے اپنی ہتھیلیوں کو چوم لیں۔ اس کے بعد بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَ لِلّٰہِ الْحَمْدُ پڑھیں۔

☆ اب آپ کا طواف مکمل ہو گیا۔

☆ مخصوص مقامات پر جو دعائیں پڑھنے کے لیے کتابوں میں لکھی جاتی ہیں، اگر کوئی شخص پڑھا لکھا نہ ہو یا اور کوئی وجہ ہے جس کی بنیاد پر وہ مخصوص دعائیں نہیں پڑھ سکتا تو درود شریف، استغفار یا اپنی زبان میں، اپنے الفاظ میں جو دعائیں چاہے پڑھے۔

طواف کے مسائل

☆ طواف میں نیت فرض ہے، بغیر نیت کے طواف نہیں۔

☆ یہ ضروری نہیں کہ نیت میں طواف کی تعیین کرے، بلکہ مطلق طواف کی نیت سے ہر طواف ادا ہو جائے گا۔

☆ جس طواف کا وقت ہے وہی طواف ہوگا، کسی دوسرے طواف کے وقت کسی دوسرے طواف کی نیت کرے تو یہ نیت فاسد ہوگی۔

☆ طواف کا جو طریقہ متعین ہے، اگر کسی نے اس کے خلاف طواف کیا، مثلاً بائیں طرف سے شروع کیا تو اس طواف کا اعادہ کرے۔ اگر اعادہ نہ کیا اور وہاں سے چلا آیا تو دم واجب ہے۔

☆ حطیم کے باہر سے طواف کرے، اگر حطیم کے اندر سے طواف کیا تو طواف کا اعادہ ضروری ہے، اعادہ نہ کرنے کی صورت میں دم واجب ہوگا۔

☆ طواف کے پھیروں میں شک واقع ہوا کہ کتنے ہوئے تو اگر فرض یا

واجب طواف ہے تو شروع سے طواف کرنا بہتر ہے۔

☆ اگر ایک عادل شخص نے کہا کہ اتنے پھیرے ہوئے تو اس کے قول پر عمل کر لینا بہتر ہے، اگر دو عادل نے بتایا تو ان کے کہے پر ضرور عمل کرے۔

☆ نفل طواف کے پھیروں میں اگر شک ہوا تو غالب گمان پر عمل کریں۔

☆ کعبہ کا طواف مسجد کے اندر سے ہوگا، مسجد کے باہر سے اگر طواف کیا تو طواف نہ ہوگا۔

☆ مریض کو طواف کرایا، اگر ساتھ میں اپنے طواف کی نیت بھی کر لی تو دونوں کے طواف ہو گئے، اگرچہ دونوں کے طواف الگ ہوں۔

☆ طواف کرتے کرتے نماز جنازہ یا فرض نماز پڑھنے کے لیے چلا گیا، یا نیا وضو کرنے کے لیے چلا گیا تو واپس آ کر وہیں سے طواف شروع کرے جہاں سے چھوڑا تھا، نئے سرے سے طواف کرنا ضروری نہیں، اگر شروع سے دوبارہ طواف کیا تو پہلے طواف کو مکمل کرنے

کی ضرورت نہیں۔

☆ رَمَل صرف پہلے تین پھیروں میں سُنَّت ہے، ساتوں میں کرنا مکروہ۔

☆ اگر پہلے پھیرے میں رمل نہ کیا تو صرف دوسرے اور تیسرے پھیرے میں کرے۔

☆ اگر شروع کے تین پھیروں میں کسی وجہ سے رمل نہ کر سکا تو باقی چار پھیروں میں نہ کرے۔

☆ اگر بھیڑ کی وجہ سے رمل کا موقع نہ ملے تو انتظار نہ کرے، بغیر رمل کے طواف کرے، پھر جتنی دور موقع ملے اتنی دور رمل کرے۔

☆ رمل اس طواف میں سُنّت ہے جس کے بعد سعی کرنا ہو، اگر کوئی طواف قدوم کے بعد کی سعی طواف زیارت کے بعد کرنا چاہتا ہے تو طواف قدوم میں رمل کرنا ضروری نہیں۔

☆ جس طواف کے بعد سعی کرنے والا ہے، اس کے ساتوں پھیروں

میں اضطباع سُنّت ہے۔

☆ طواف کے علاوہ کسی موقع پر اضطباع نہ کرے۔

جو باتیں طواف میں حرام ہیں

طواف میں درج ذیل باتیں حرام ہیں، اگرچہ طواف نفل ہو:

(۱) بے وضو طواف کرنا۔

(۲) کوئی عضو جو ستر میں داخل ہے، اس کا چوتھائی حصہ کھلا ہونا۔ (مثلاً مرد کی ران یا آزاد عورت کا کان یا کلائی)

(۳) بلا عذر سواری پر یا کسی کے کاندھوں پر طواف کرنا۔

(۴) بلا عذر بیٹھ کر سرکنا یا گھٹنوں کے بل چلنا۔

(۵) الٹا طواف کرنا، یعنی اس طرح کہ کعبہ بائیں ہاتھ کی طرف ہو۔

(۶) طواف میں حطیم کے اندر سے ہو کر گزرنا۔

(۷) سات پھیروں سے کم کرنا۔

جو باتیں طواف میں مکروہ ہیں

درج ذیل باتیں طواف میں مکروہ ہیں:

(۱) طواف کرتے وقت فضول بات کرنا۔
(۲) طواف کرتے وقت کوئی چیز بیچنا۔
(۳) طواف کرتے وقت کوئی چیز خریدنا۔
(۴) حمد، نعت اور منقبت کے علاوہ کوئی شعر پڑھنا۔
(۵) ذکر یا دعا یا تلاوت یا کوئی کلام بلند آواز سے کرنا۔
(۶) ناپاک کپڑے میں طواف کرنا۔
(۷) جس جگہ رَمل کا حکم ہے وہاں رمل نہ کرنا۔
(۸) جس جگہ اضطباع کا حکم ہے وہاں اضطباع نہ کرنا۔
(۹) جس جگہ سنگ اسود کا بوسہ لینے کا حکم ہے، بلا عذر وہاں بوسہ نہ لینا۔
(۱۰) طواف کے پھیروں میں فصل کرنا۔ اس طرح کہ کچھ پھیرے کرنے کے بعد (بلا عذر) ٹھہر گئے یا اور کسی کام میں لگ گئے۔

(۱۱) ایک طواف کی نماز جب تک نہ پڑھ لے دوسرا طواف شروع کر دینا۔ مگر جب مکروہ وقت ہو تو اس میں کئی طواف نماز کی فصل کے بغیر جائز ہیں، جب مکروہ وقت نکل جائے تو ہر طواف کے لیے دو دو رکعت ادا کرے۔ اگر بھول کر ایک طواف کے بعد نماز پڑھے بغیر دوسرا طواف شروع کر دیا تو اگر دوسرے طواف کا ایک پھیرا پورا کرنے سے پہلے یاد آ گیا تو طواف چھوڑ کر نماز پڑھے، اگر ایک پھیرا پورا کر لیا تو اس طواف کو پورا کر کے پھر نماز پڑھے۔
(۱۲) طواف میں کچھ کھانا۔
(۱۳) پیشاب، پاخانہ یا ریح کے تقاضے کے وقت طواف کرنا۔

نماز طواف

اللہ تعالیٰ قرآن مقدس میں فرماتا ہے: وَ اتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى. (سورۂ بقرہ، آیت:۱۲۵) اور ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ۔ (کنز الایمان)

طواف کے بعد مقامِ ابراہیم پر آئیں، سب سے پہلے اضطباع کی جو کیفیت تھی اسے ختم کریں، یعنی دائیں بغل کے نیچے سے چادر نکال کر شانے کے اوپر اچھی طرح اوڑھ لیں، اس لیے کہ اضطباع صرف طواف کے وقت کرنا ہے، باقی وقتوں میں نہیں، بلکہ اسی کیفیت پر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

اگر جگہ ملے تو ایسی جگہ کھڑے ہو کر دو رکعت نماز پڑھیں کہ آپ کے اور کعبہ شریف کے بیچ مقامِ ابراہیم ہو، اگر جگہ نہ مل سکے تو پھر مسجد حرام میں جہاں چاہیں، یہ نماز پڑھ سکتے ہیں، لیکن بہتر ہے کہ مقامِ ابراہیم کے مقابل میں کھڑے ہوں۔

یہ نماز ہر طواف کے بعد واجب ہے۔ پہلی رکعت میں سورۂ کافرون اور دوسری رکعت میں سورۂ اخلاص پڑھیں۔ اگر مکروہ وقت (یعنی صبح صادق طلوع ہونے سے آفتاب بلند ہونے تک، دوپہر کے وقت، عصر کی نماز کے بعد غروب آفتاب تک) ہو تو، وہ وقت نکل جانے

کے بعد پڑھیں۔

☆ سُنّت یہ ہے کہ مکروہ وقت نہ ہو تو طواف کے فوراً بعد یہ نماز پڑھیں، بیچ میں فاصلہ نہ ہو اور اگر کسی وجہ سے فوراً نہ پڑھ سکیں، تو کچھ دیر کے بعد بھی پڑھ سکتے ہیں، اس وقت بھی ادا ہی ہوگی، قضا نہیں، لیکن بلا وجہ تاخیر کرنا بُرا ہے۔

☆ جس طواف کے بعد سعی کرنی ہے، اس طواف کے فوراً بعد نمازِ طواف پڑھیں، پھر ملتزم سے لپٹیں اور جس طواف کے بعد سعی نہیں اس طواف کے بعد پہلے ملتزم سے لپٹیں، پھر مقامِ ابراہیم کے پاس جا کر دو رکعت نماز پڑھیں۔

☆ نمازِ طواف پڑھنے کے بعد یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ سِرِّيْ وَ عَلَانِيَتِيْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِيْ وَ تَعْلَمُ حَاجَتِيْ فَاَعْطِنِيْ سُؤَالِيْ وَ تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ. اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ

اَسْئَلُکَ اِیْمَانًا یُّبَاشِرُ قَلْبِیْ وَ یَقِیْنًا صَادِقًا حَتّٰی اَعْلَمَ اَنَّہٗ لَا یُصِیْبُنِیْ اِلَّا مَا کَتَبْتَ لِیْ وَ رِضًا مِّنَ الْمَعِیْشَةِ بِمَا قَسَمْتَ لِیْ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ. اَنْتَ وَلِیِّیْ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ. تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّ اَلْحِقْنِیْ بِالصَّالِحِیْنَ. اَللّٰھُمَّ لَا تَدَعْ لَنَا فِیْ مَقَامِنَا ھٰذَا ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَہٗ وَ لَا ھَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَہٗ وَ لَا حَاجَةً اِلَّا قَضَیْتَھَا وَ یَسَّرْتَھَا فَیَسِّرْ اُمُوْرَنَا وَ اشْرَحْ صُدُوْرَنَا وَ نَوِّرْ قُلُوْبَنَا وَ اخْتِمْ بِالصَّالِحَاتِ اَعْمَالَنَا. اَللّٰھُمَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِیْنَ وَ اَلْحِقْنَا بِالصَّالِحِیْنَ.

(ترجمہ) اے اللہ! تو میرے ظاہر و باطن کو جانتا ہے، میری توبہ قبول فرما اور تو میری حاجتوں کو جانتا ہے، میرا سوال پورا فرما اور تو میرے دل کی باتوں کو جانتا ہے، میرے گناہوں کو معاف فرما۔

اے اللہ! میں تجھ سے ایسا ایمان مانگتا ہوں جو دل میں پختہ ہو جائے اور سچا یقین مانگتا ہوں تا کہ مجھے معلوم ہو جائے کہ مجھے وہی پہنچے گا جو تو نے میرے لیے لکھ دیا ہے اور مجھے اپنی قسمت پر راضی رہنے کی توفیق عطا فرما۔ اے سب مہربانوں سے زیادہ مہربان! دنیا اور آخرت میں تو ہی میرا کارساز اور ساتھی ہے۔ مجھے مسلمان کی موت عطا فرما اور اپنے پیارے بندوں میں شامل فرما۔ ہمارے اللہ! اس مقدس مقام کی برکت سے ہمارا کوئی گناہ بخشے بغیر نہ چھوڑ اور کوئی پریشانی وغم دور کیے بغیر نہ چھوڑ اور کوئی حاجت پوری کیے بغیر اور آسان کیے بغیر نہ چھوڑ اور ہمارے تمام کام آسان کر دے اور ہمارے سینوں کو کھول دے اور ہمارے دلوں کو روشن کر دے اور نیک اعمال پر ہمارا خاتمہ فرما۔ اے اللہ! ہمیں اسلام پر موت عطا فرما اور ہمیں نیک بندوں میں شامل فرما بغیر کسی ذلت اور آزمائش کے۔ (احکام حج وعمرہ، ص:۹۶-۹۷)

ملتزم پر حاضری

☆ طواف کے ساتوں چکر مکمل کرنے اور نماز طواف پڑھنے کے بعد ملتزم کی طرف آئیں۔

☆ حجرِ اسود اور خانۂ کعبہ کے دروازہ کے درمیان پورب کی طرف کی دیوار کے حصے کو ملتزم کہتے ہیں۔

☆ اس جگہ پر دعائیں قبول ہوتی ہیں۔

☆ یہاں پہنچ کر کعبہ کی دیوار سے اس طرح چمٹ جائیں کہ اپنا پیٹ دیوار سے لگا دیں، کبھی اپنا دایاں رخسار اور کبھی بایاں رخسار کعبہ کی دیوار پر لگائیں، اپنے ہاتھ اور ہتھیلیوں کو سر سے اونچا کر کے دیوار سے لگا کر پھیلا لیں اور اللہ رب العزت کی بارگاہ میں گڑگڑا کر اس طرح دعا مانگیں:

(۱) یَاوَاجِدُ یَا مَاجِدُ لَا تُزِلْ عَنِّیْ نِعْمَةً اَنْعَمْتَھَا عَلَیَّ.

(ترجمہ) اے قدرت والے اے بزرگ تو نے مجھے جو نعمت دی

اس کو مجھ سے زائل نہ کر۔ (بہار شریعت:۶/۵۰)

(۲) یَا رَبَّ الْبَیْتِ الْعَتِیْقِ اَعْتِقْ رِقَابَنَا وَ رِقَابَ اٰبَائِنَا وَ اُمَّھَاتِنَا وَ اِخْوَانِنَا وَ اَوْلَادِنَامِنَ النَّارِ. یَا ذَا الْجُوْدِ وَ الْکَرَمِ وَ الْفَضْلِ وَ الْمَنِّ وَ الْعَطَاءِ وَ الْاِحْسَانِ. اَللّٰھُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِی الْاُمُوْرِ کُلِّھَا وَ اَجِرْنَا مِنْ خِزْیِ الدُّنْیَا وَ عَذَابِ الْاٰخِرَةِ. اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ عَبْدُکَ وَ ابْنُ عَبْدِکَ وَاقِفٌ تَحْتَ بَابِکَ مُلْتَزِمٌ بِاَعْتَابِکَ مُتَذَلِّلٌ بَیْنَ یَدَیْکَ اَرْجُوْ رَحْمَتَکَ وَ اَخْشٰی عَذَابَکَ مِنَ النَّارِ یَا قَدِیْمَ الْاِحْسَانِ. اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ اَنْ تَرْفَعَ ذِکْرِیْ، وَ تَضَعَ وِزْرِیْ وَ تُصْلِحَ اَمْرِیْ وَتُطَھِّرَ قَلْبِیْ وَ تُنَوِّرَ لِیْ فِیْ قَبْرِیْ وَ تَغْفِرَ لِیْ ذَنْبِیْ وَ اَسْئَلُکَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰی

مِنَ الْجَنَّةِ. اٰمِیْنَ.

(ترجمہ) اے اللہ! اے اس قدیم گھر کے رب! ہماری گردنوں کو ہمارے باپ، داداؤں کی گردنوں کو اور ہماری ماؤں اور بھائیوں اور اولاد کی گردنوں کو آگ کے عذاب سے آزاد کردے۔ اے جود وکرم والے، فضل ومنت والے، عطاو احسان والے، اے اللہ! تمام کاموں میں ہمارے انجام کو بہتر کردے اور ہمیں دنیا کی ذلت اور آخرت کے عذاب سے بچا۔ اے اللہ! میں تیرا ایک بندہ ہوں اور تیرے بندے کی اولاد سے ہوں۔ تیرے دروازے کی چوکھٹ سے لپٹا ہوا تیرے دروازے کے نیچے کھڑا ہوں۔ تیرے سامنے گریہ وزاری کرتا ہوں اور تیری رحمت کا طلب گار ہوں اور تیری آگ کے عذاب سے خوف زدہ ہوں۔ اے ہمیشہ احسان کرنے والے۔ اے اللہ! میں تجھ سے التجا کرتا ہوں کہ جو تیرا ذکر کروں اسے بلندی عطا فرما اور میرے گناہوں کے بوجھ کو ہلکا کر اور

میرے کاموں میں میری اصلاح فرما اور میرے دل کو پاکیزہ کر دے اور میری قبر کو روشن فرمانا اور میرے گناہوں کو بخش دے۔ میں تجھ سے جنت میں اعلیٰ درجات کا سوال کرتا ہوں۔ قبول فرما۔

(بہارشریعت:۶/۵۰-۵۱)

زمزم پر حاضری

☆ طواف، نمازِ طواف اور ملتزم پر حاضری کے بعد زمزم شریف کے کنویں پر جا کر خوب پیٹ بھر کر پانی پینا مستحب ہے۔

☆ زمزم کا پانی کھڑے ہو کر، قبلہ کی طرف منہ کر کے بسم اللہ پڑھ کر تین سانسوں میں پئیں اور پینے کے بعد الحمدللہ کہیں۔

☆ پینے کے بعد جو پانی گلاس وغیرہ میں بچ جائے، اسے چہرے اور بدن پر مل لیں۔

☆ آبِ زمزم پیتے وقت یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّ رِزْقًا وَّاسِعًا وَّ

عَمَلًا مُّتَقَبَّلًا وَّ شِفَآءً مِّنْ كُلِّ دَآءٍ.

(ترجمہ) اے اللہ! میں تجھ سے علمِ نافع، کشادہ روزی، مقبول عمل اور ہر بیماری سے شفا مانگتا ہوں۔ (درمنثور:۵/۳۴)

☆ آبِ زمزم پینے کے بعد ایک مرتبہ اور حجرِ اسود کا استلام کریں۔

مسجد حرام سے نکلنا

☆ طواف، ملتزم سے لپٹنے اور آبِ زمزم پینے کے بعد ایک مرتبہ اور حجرِ اسود کا استلام کریں۔

☆ استلام کے بعد صفا پہاڑی کی طرف روانہ ہو جائیں۔

☆ باب الصفا سے نکلتے ہوئے صفا پہاڑی پر آئیں۔ (کسی اور دروازے سے بھی نکل سکتے ہیں)۔

سعی کیسے کریں؟

☆ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ

فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا. (سورۂ بقرہ، آیت:۱۵۸) بے شک صفا اور مروہ اللہ کے نشانوں سے ہیں، تو جو اس گھر کا حج یا عمرہ کرے اس پر کچھ گناہ نہیں کہ ان دونوں کے پھیرے کرے۔ (کنزالایمان)

☆ جب صفا پہاڑی سے قریب ہو جائیں تو یہ پڑھیں:

اَبْدَاُ بِمَا بَدَاَ اللّٰهُ بِهٖ اِنَّ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ.

(ترجمہ) جس سے اللہ نے ابتدا کی اسی سے میں بھی شروع کرتا ہوں۔ (جیسا کہ اس آیت میں ہے) ''بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں''۔ (طریقۂ حج وعمرہ، ص:۵۶)

☆ اب صفا پہاڑی پر چڑھیں اور کعبہ شریف کی طرف رخ کر کے کھڑے ہو جائیں۔

☆ سُبْحٰنَ اللّٰهِ (اللہ پاک ہے) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ (تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں) اَللّٰهُ اَكْبَرُ (اللہ سب سے بڑا ہے) اور درود شریف

وغیرہ پڑھیں۔

☆ یہ مقام دعا کی قبولیت کا ہے، یہاں پر بالکل خشوع کے ساتھ اپنے لیے، اپنے اہل وعیال کے لیے، سب مسلمانوں کے لیے اور اپنا خاتمہ بالخیر ہونے کے لیے دعا مانگیں۔

☆ اس مقام پر نہایت ہی عاجزی کے ساتھ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں گڑگڑا کر یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى مَا هَدَانَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى مَا اَوْلَانَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى مَا اَلْهَمَنَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ هَدَانَا لِهٰذَا وَ مَا كُنَّا لِنَهْتَدِىَ لَوْ لَا اَنْ هَدَانَا اللّٰهُ. لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ. لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ يُحْيِىْ وَ يُمِيْتُ وَ هُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ

بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ. لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ وَ صَدَقَ وَعْدَهٗ وَ نَصَرَ عَبْدَهٗ وَ اَعَزَّ جُنْدَهٗ وَ هَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ. لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ لَا نَعْبُدُ اِلَّآ اِيَّاهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَ لَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ. فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَ حِيْنَ تُصْبِحُوْنَ وَ لَهُ الْحَمْدُ فِى السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّ حِيْنَ تُظْهِرُوْنَ. يُخْرِجُ الْحَىَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَ يُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَ كَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ. اَللّٰهُمَّ كَمَا هَدَيْتَنِىْ لِلْاِسْلَامِ اَسْئَلُكَ اَنْ لَّا تَنْزِعَهٗ مِنِّىْ حَتّٰى تَوَفَّانِىْ وَ اَنَا مُسْلِمٌ. سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ. اَللّٰهُمَّ

اَحْيِنِىْ عَلٰى سُنَّةِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَ تَوَفَّنِىْ عَلٰى مِلَّتِهٖ وَ اَعِذْنِىْ مِنْ مُّضِلَّاتِ الْفِتَنِ. اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِمَّنْ يُّحِبُّكَ وَ يُحِبُّ رَسُوْلَكَ وَ اَنْبِيَا ئَكَ وَ مَلٰٓئِكَتَكَ وَ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ. اَللّٰهُمَّ يَسِّرْ لِىَ الْيُسْرٰى وَ جَنِّبْنِى الْعُسْرٰى. اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِىْ عَلٰى سُنَّةِ رَسُوْلِكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَ تَوَفَّنِىْ مُسْلِمًا وَّ اَلْحِقْنِىْ بِالصَّالِحِيْنَ وَ اجْعَلْنِىْ مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيْمِ وَ اغْفِرْلِىْ خَطِيْئَتِىْ يَوْمَ الدِّيْنِ. اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ اِيْمَانًا كَامِلاً وَّ قَلْبًا خَاشِعًا. وَّ نَسْئَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّ يَقِيْنًا صَادِقًا وَّ دِيْنًا قَيِّمًا. وَّ نَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَ الْعَافِيَةَ مِنْ كُلِّ بَلِيَّةٍ.

وَ نَسْئَلُكَ تَمَامَ الْعَافِيَةِ. وَ نَسْئَلُكَ الْغِنٰى عَنِ النَّاسِ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ وَ بَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِهٖ وَ صَحْبِهٖ عَدَدَ خَلْقِكَ وَ رِضَا نَفْسِكَ وَ زِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادِ كَلِمَاتِكَ كُلَّمَا ذَكَرَكَ الذَّاكِرُوْنَ وَ غَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ الْغَافِلُوْنَ.

(ترجمہ) اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے اور اللہ کے لیے تمام تعریفیں ہیں۔ حمد ہے اللہ کے لیے کہ اس نے ہم کو ہدایت دی، حمد ہے اللہ کے لیے کہ اس نے ہمیں نعمتیں عطا فرمائی، حمد ہے اللہ کے لیے کہ اس نے ہم کو الہام کیا، حمد ہے اللہ کے لیے جس نے ہم کو اس کی ہدایت کی اور اگر اللہ ہدایت نہ کرتا تو ہم ہدایت نہ پاتے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو اکیلا ہے اس کا کوئی

شریک نہیں، اسی کے لیے ملک ہے اور اسی کے لیے حمد ہے، وہی
زندہ کرتا اور مارتا ہے اور وہ خود زندہ ہے مرتا نہیں، اس کے ہاتھ
میں خیر ہے اور وہ ہر شئے پر قادر ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو
اکیلا ہے اس نے اپنا وعدہ سچا کیا اپنے بندوں کی مدد کی اور اپنے لشکر
کو غالب کیا اور کافروں کی جماعتوں کو تنہا اس نے شکست دی۔
اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہم اسی کی عبادت کرتے ہیں اسی کے
لیے دین کو خالص کرتے ہوئے، اگر چہ کافر برا مانیں۔ اللہ کی پاکی
شام و صبح اور اسی کے لیے حمد ہے آسمانوں اور زمین میں اور تیسرے
پہر کو اور ظہر کے وقت، وہ زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے اور مردہ کو زندہ
سے نکالتا ہے اور زمین کو اس کے مرنے کے بعد زندہ کرتا ہے اور
اسی طرح تم نکالے جاؤ گے۔ الٰہی! جس طرح مجھے اسلام کی طرف
ہدایت کی تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ اسے مجھ سے جدا نہ کرنا یہاں
تک کہ مجھے اسلام پر موت دے۔ اللہ کے لیے پاکی ہے اور اللہ

کے لیے حمد ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ بہت ہی بڑا
ہے اور گناہ سے پھرنا اور نیکی کی طاقت نہیں مگر اللہ کی مدد سے جو برتر
و بزرگ ہے۔ الٰہی! تو مجھ کو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سُنّت پر
زندہ رکھ اور ان کی ملت پر وفات دے اور فتنہ کی گمراہیوں سے بچا۔
الٰہی! تو مجھ کو ان لوگوں میں کر جو تجھ سے محبت رکھتے ہیں اور تیرے
رسول وانبیا وملائکہ اور نیک بندوں سے محبت رکھتے ہیں، الٰہی
میرے لیے آسانی عطا کر اور مجھے سختی سے بچا، الٰہی اپنے رسول محمد
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سُنّت پر مجھ کو زندہ رکھ اور مسلمان مار اور
نیکوں کے ساتھ ملا اور جنت النعیم کا وارث کر اور قیامت کے دن
میری خطا بخش دے۔ الٰہی تجھ سے ایمان کامل اور قلب خاشع کا ہم
سوال کرتے ہیں اور تجھ سے علم نافع اور یقین صادق اور دین مستقیم
کا سوال کرتے ہیں اور ہر بلا سے عفو و عافیت کا سوال کرتے ہیں
اور پوری عافیت اور عافیت کی ہمیشگی اور عافیت پر شکر کا سوال کرتے

ہیں اور آدمیوں سے بے نیازی کا سوال کرتے ہیں۔ الٰہی تو درود
و برکت نازل کر ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کی
آل و اصحاب پر بقدر شمار تیری مخلوق اور تیری رضا اور ہم وزن
تیرے عرش کے اور بقدر درازی تیرے کلمات کے جب تک ذکر
کرنے والے تیرا ذکر کرتے ہیں اور جب تک تیرا ذکر کرتے
رہیں اور جب تک غافل تیرے ذکر سے غافل رہیں۔

(بہار شریعت: ۶/ ۵۲-۵۳)

☆ اب دل میں سعی کی نیت کریں اور زبان سے نیت کے یہ الفاظ
دہرائیں:

**اَللّٰھُمَّ اِنِّی اُرِیْدُ السَّعْیَ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ
فَیَسِّرْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ.**

(ترجمہ) اے اللہ! میں صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنے کا ارادہ
رکھتا ہوں، تو اسے میرے لیے آسان فرما اور میری طرف سے اسے

قبول فرما۔ (بہار شریعت: ۶/ ۵۳)

☆ اب صفا سے مروہ کی طرف چلیں مرد جب میلین اخضرین (سبز
رنگ کے دوستون) سے قریب پہنچیں تو درمیانی رفتار سے دوڑنا
شروع کر دیں، لیکن دوڑنے میں اس بات کا خیال رہے کہ آپ کی
ذات سے کسی کو تکلیف نہ پہنچے۔ دوسرے سبز ستونوں تک اسی طرح
دوڑتے چلیں۔

☆ میلین اخضرین کے درمیان دوڑتے وقت اور سعی کے ہر پھیرے
میں یہ دعا پڑھیں:

**رَبِّ اغْفِرْ وَ ارْحَمْ وَ تَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّکَ
تَعْلَمُ مَالَا نَعْلَمُ اِنَّکَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ. اَللّٰھُمَّ
اجْعَلْہُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّ سَعْیًا مَّشْکُوْرًا وَّ ذَنْبًا
مَّغْفُوْرًا. اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَ لِوَالِدَیَّ وَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ
وَ الْمُؤْمِنَاتِ. یَا مُجِیْبَ الدَّعَوَاتِ. رَبَّنَا تَقَبَّلْ**

مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ. وَ تُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ. رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّار.

(ترجمہ) اے پروردگار بخش اور رحم کر اور درگزر کر اُس سے جسے تو جانتا ہے اور تو جانتا ہے اسے جسے ہم نہیں جانتے، بے شک تو عزت وکرم والا ہے۔ اے اللہ تو اسے حج مبرور کر اور سعی مشکور کر اور گناہ بخش دے۔ اے اللہ مجھ کو اور میرے والدین اور جمیع مومنین ومومنات کو بخش دے۔ اے دعاؤں کے قبول کرنے والے، اے رب ہم سے تو قبول کر بے شک تو سننے والا جاننے والا ہے اور ہماری توبہ قبول کر بے شک تو توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔ اے رب تو ہم کو دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھلائی دے اور ہم کو عذاب جہنم سے بچا۔ (بہار شریعت:۶/۵۳-۵۴)

☆ ایک اور مختصر دعا یہاں پر منقول ہے:

رَبِّ اغْفِرْ وَ ارْحَمْ وَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ.

(ترجمہ) اے میرے رب! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور تو عزت اور کرامت والا ہے۔

☆ سبز ستونوں سے گزرنے کے بعد پھر عام رفتار پر چلیں اور چوتھا کلمہ بار بار پڑھیں۔ چوتھا کلمہ یہ ہے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْکُ وَ لَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَ یُمِیْتُ وَهُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ، بِیَدِهِ الْخَیْرُ وَ هُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ.

(ترجمہ) اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے بادشاہی ہے اور اسی کے لیے حمد ہے، وہی مارتا اور جلاتا ہے، وہ زندہ ہے اسے کبھی موت نہ آئے گی، اسی کے ہاتھ میں بھلائی ہے اور وہ سب کچھ کرسکتا ہے۔ (بہار شریعت:۶/۵۴)

☆ جب مروہ پہاڑی پر پہنچیں تو اس کی اونچائی پر چڑھ کر قبلہ کی طرف

رُخ کر کے کھڑے ہو جائیں۔

☆ صفا کی طرح یہاں بھی سُبْحٰنَ اللّٰہِ (اللہ پاک ہے) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ (تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں) اَللّٰہُ اَکْبَرُ (اللہ سب سے بڑا ہے) اور درود شریف وغیرہ پڑھیں۔

☆ جس طرح صفا پر دعائیں مانگی تھیں اسی طرح یہاں بھی ہاتھ اٹھا کر دعائیں مانگیں۔

☆ اب سعی کا ایک پھیرا مکمل ہو گیا۔

☆ جس طرح صفا سے مروہ کی طرف درود شریف پڑھتے ہوئے، ذکرِ الٰہی کرتے ہوئے اور دعا پڑھتے ہوئے آئے تھے، اسی طرح مروہ سے صفا کی طرف بھی درود شریف اور ذکر و دعا پڑھتے ہوئے جائیں۔

☆ میلین اخضرین کے درمیان اسی طرح دوڑیں۔

☆ سبز ستونوں سے آگے نکلنے کے بعد عام رفتار سے چل کر صفا پہاڑی پر چڑھ جائیں۔

☆ صفا پر پہنچ کر پہلے ہی کی طرح قبلہ رخ کھڑے ہو کر دونوں ہاتھ اٹھا کر تسبیح، تکبیر، حمد وثنا، درود پاک اور دعائیں پڑھیں۔

☆ اب سعی کا دوسرا پھیرا پورا ہو گیا۔

☆ اسی طرح سعی کے سات پھیرے مکمل کریں۔

☆ ساتواں پھیرا مروہ پر ختم ہوگا۔

☆ ۲۰۰۸ء میں نجدی حکومت نے مسعٰی کی توسیع کی ہے، جس کی وجہ سے صفا سے مروہ جانے والا راستہ نبوی مسعٰی سے خارج ہو گیا ہے، وہاں پر یہ دعائیں نہ پڑھیں، نہ اس میں چلنا سعی ہے۔ اب سعی مروہ سے شروع ہو کر صفا پر ختم ہوگی، یہی اصل مسعٰی ہے، اس میں سات بار اور کم از کم چار بار ضرور چلیں، ورنہ سعی ادا نہیں ہوگی۔

☆ صفا اور مروہ کی سعی کے بعد مسجد حرام میں آ کر مطاف کے نزدیک دو رکعت نماز پڑھنا سُنّت ہے۔

سعی کے مسائل

☆ طواف کے فوراً بعد سعی کرے، اگر بلا عذر تاخیر کیا تو خلاف سُنّت اور مکروہ ہے۔

☆ جب طواف کے بعد سعی کرنی ہو تو واپس آ کر حجرِ اسود کا استلام کر کے سعی کو جائے اور سعی نہ کرنی ہو تو استلام کی ضرورت نہیں۔

☆ ذکر و درود میں مشغول، صفا پر اتنا چڑھیں کہ کعبۂ معظّمہ نظر آئے۔

☆ زیادہ اوپر چڑھنے کی ضرورت نہیں کہ مذہب اہلِ سُنّت کے خلاف اور بدمذہبوں اور جاہلوں کا طریقہ ہے کہ وہ بالکل اوپر کی سیڑھی تک چڑھ جاتے ہیں۔

☆ سعی کے لیے شرط یہ ہے کہ پورے طواف یا طواف کے اکثر حصے کے بعد ہو، لہٰذا اگر طواف سے پہلے یا طواف کے تین پھیرے کے بعد سعی کی، تو نہ ہوئی۔

☆ سعی سے پہلے احرام ہونا بھی شرط ہے، خواہ حج کا احرام ہو یا عمرہ کا،

احرام سے پہلے سعی نہیں ہوسکتی۔

☆ حج کی سعی اگر وقوف عرفہ سے پہلے کرے تو سعی کے وقت بھی احرام ہونا شرط ہے اور وقوف عرفہ کے بعد ہو تو سُنّت۔

☆ عمرہ کی سعی میں احرام واجب ہے، یعنی اگر طواف کے بعد سر منڈا لیا پھر سعی کی تو سعی ہو گئی، مگر چوں کہ واجب ترک ہوا لہٰذا دم واجب ہے۔

☆ سعی کے لیے طہارت شرط نہیں، لہٰذا حیض والی عورت اور جنبی بھی سعی کر سکتے ہیں۔

☆ سعی میں پیدل چلنا واجب ہے۔ (جب کہ عذر نہ ہو) اگر کسی نے بغیر عذر سواری یا ڈولی پر سعی کی تو دم واجب ہوگا۔

☆ مکروہ وقت نہ ہو تو سعی کے بعد دو رکعت نماز مسجد شریف میں جا کر پڑھنا بہتر ہے۔

☆ سعی کے ساتوں پھیرے پے در پے کرے، اگر الگ الگ کیے تو

دوبارہ سعی کے مکمل سات پھیرے لگائے، اس لیے کہ ایسا کرنا مکروہ ہے۔

طواف و سعی کے متفرق مسائل

☆ عورتوں کے لیے زیادہ احتیاط یہ ہے کہ طواف اور سعی کے لیے رات میں دس یا گیارہ بجے تک نکلیں، جب کہ بھیڑ کم ہو جائے۔

☆ عورتیں اپنی قیام گاہ ہی پر نمازیں ادا کریں، ان کے لیے اسی میں زیادہ ثواب ہے۔

☆ عورتیں جب مکہ معظّمہ میں رہیں تو روزانہ رات میں ایک بار طواف کر لیا کریں اور مدینہ منورہ میں صبح و شام صلوٰۃ و سلام کے لیے حاضر ہوتی رہیں۔

جو باتیں طواف اور سعی دونوں میں جائز ہیں

(۱) سلام کرنا۔ (۲) سلام کا جواب دینا۔ (۳) ضرورت پڑنے پر بات کرنا۔ (۴) مسئلہ پوچھنا۔ (۵) مسئلہ بتانا۔ (۶) پانی پینا۔ (۷) حمد،

نعت اور منقبت کے اشعار آہستہ پڑھنا۔

جو باتیں سعی میں مکروہ ہیں

(۱) سعی کے پھیروں میں بلا ضرورت فصل کرنا۔ (۲) کچھ خریدنا۔ (۳) کچھ بیچنا۔ (۴) فضول بات کرنا۔ (۵) صفا پہاڑی پر نہ چڑھنا۔ (۶) مروہ پہاڑی پر نہ چڑھنا۔ (۷) مسعٰی میں (مرد کا) بلا عذر نہ دوڑنا۔ (۸) طواف کے بعد بہت تاخیر سے سعی کرنا۔ (۹) ستر عورت نہ ہونا۔ (۱۰) بلا وجہ اِدھر اُدھر دیکھنا۔ (اس کو پریشان نظری کہتے ہیں، یہ طواف میں اور زیادہ مکروہ ہے)

مرد و عورت کے طواف و سعی میں فرق

مرد کے طواف و سعی	عورت کے طواف و سعی
مرد اضطباع کرے گا۔	عورت اضطباع نہیں کرے گی۔
مرد رَمَل کرے گا۔	عورت رَمَل نہیں کرے گی۔
مرد مسعٰی میں دوڑے گا۔	عورت مسعٰی میں نہیں دوڑے گی۔

مرد حجر اسود کا بوسہ (کسی کو تکلیف دیے بغیر) لے گا۔	حجر اسود کا بوسہ لینے میں اگر عورت کا بدن کسی غیر محرم سے لگے تو عورت حجر اسود کا بوسہ نہ لے۔
مرد (کسی کو تکلیف دیے بغیر) رکن یمانی کو چھوئے گا۔	رکن یمانی کو چھونے میں اگر عورت کا بدن کسی غیر محرم سے لگے تو عورت رکنِ یمانی کو نہ چھوئے۔
مرد (کسی کو تکلیف دیے بغیر) کعبہ سے قریب ہوگا۔	کعبہ سے قریب ہونے میں اگر عورت کا بدن کسی غیر محرم سے لگے تو عورت کعبہ سے قریب نہ ہوگی۔
مرد (کسی کو تکلیف دیے بغیر) زمزم شریف کو دیکھے گا۔	زمزم شریف دیکھنے میں اگر عورت کا بدن کسی غیر محرم سے لگے تو عورت وہاں نہ جائے گی۔

مرد (کسی کو تکلیف دیے بغیر) خود سے پانی بھرے گا۔	خود پانی بھرنے میں اگر عورت کا بدن کسی غیر محرم سے لگے تو عورت خود نہ بھرے، بلکہ کسی دوسرے سے بھروالے۔

توجہ دیں!

☆ یہ طواف حج اِفراد کرنے والوں کے لیے طوافِ قدوم ہے اور سعی حج کی ہے۔ حج افراد کرنے والوں کو یہ بھی اختیار ہے کہ وہ یہ سعی طوافِ زیارت کے بعد کریں۔

☆ حج تمتع کرنے والے کے لیے یہ طواف اور سعی عمرہ کا طواف اور سعی ہیں، لہٰذا اس سعی کے بعد حج تمتع کرنے والے سر منڈا کر یا بال کتروا کر احرام کھول دیں گے، ان کا عمرہ ادا ہو گیا۔ اب یہ لوگ آٹھویں ذی الحجہ کو حج کا احرام باندھیں اور حج کے تمام اعمال ادا کریں۔ (آٹھویں ذی الحجہ سے پہلے بھی احرام باندھ سکتے ہیں)

☆ حج قران کرنے والوں کے لیے بھی یہ طواف اور سعی عمرہ کی ہے، اس کا عمرہ تو ادا ہو گیا، لیکن یہ لوگ نہ حلق و تقصیر کریں گے اور نہ ہی احرام کھولیں گے، بلکہ احرام ہی کی حالت میں رہیں گے اور احرام کی تمام پابندیوں کو ملحوظ رکھیں گے اور تلبیہ پڑھتے ہوئے ایامِ حج کا انتظار کریں گے۔

☆ قارِن کو اس طواف اور سعی کے بعد طوافِ قدوم بھی ادا کرنا ہوگا، قارن اگر چاہے تو اس طوافِ قدوم کے بعد حج کی سعی بھی ادا کر سکتا ہے۔

☆ حج افراد کرنے والے بھی اسی طرح احرام کی حالت میں رہیں گے اور احرام کی ساری پابندیوں کے پابند رہیں گے۔

اس دوران

☆ مُفرِد، متمتع اور قارن سبھی جب تک حج کے ایام شروع نہ ہو جائیں جتنا ممکن ہو نفلی طواف کریں۔ (نفلی طواف میں رَمَل اور سعی نہیں)

☆ کعبہ شریف کی زیارت اور حاضری میں کوتاہی نہ کریں، کیوں کہ یہ سعادت بار بار نصیب نہیں ہوتی۔

☆ حرم شریف میں روزانہ ۱۲۰/نیکیاں تقسیم ہوتی ہیں، ۶۰/طواف کرنے والوں کے لیے، ۴۰/نماز پڑھنے والوں کے لیے اور ۲۰/کعبہ شریف کو دیکھنے والوں کے لیے، لہٰذا زیادہ سے زیادہ طواف کرنے یا نوافل پڑھنے کی کوشش کریں اور بازاروں میں گھوم کر وقت ضائع کرنے کی بجائے کم از کم کعبۂ مقدسہ کی زیارت ہی کرتے رہیں۔

☆ جتنی دیر مسجد حرام میں ٹھہریں، اعتکاف کی نیت کریں اور زبان سے نیت کے یہ الفاظ دہرائیں:

نَوَیْتُ سُنَّةَ الْاِعْتِکَافِ.

(ترجمہ) میں نے سُنّت اعتکاف کی نیت کی۔

☆ حطیم کعبہ میں جس قدر ممکن ہو عبادت کریں کہ حطیم میں عبادت کرنا

کعبہ کے اندر عبادت کرنے کے برابر ہے۔

☆ کعبہ شریف کی دیوار سے قریب بیٹھیں۔

☆ حجرِ اسود کا استلام کریں۔

☆ قرآن شریف کی تلاوت کریں۔

☆ درود شریف کی کثرت کریں۔

☆ ملتزم اور مستجاب پر حاضر ہو کر دعائیں کرتے رہیں۔

☆ مقاماتِ مقدسہ کی زیارت کریں۔

حج کے ایام کی تفصیل

آئندہ صفحات میں ملاحظہ فرمائیں

حج کا پہلا دن

☆ حج کا پہلا دن آٹھویں ذی الحجہ ہے۔

☆ اس دن طلوعِ آفتاب کے بعد مکہ مکرمہ سے تمام حاجیوں کو منیٰ روانہ ہونا ہے۔

☆ مفرد اور قارِن تو پہلے ہی سے احرام کی حالت میں ہوں گے، حج تمتع کرنے والے اور مکہ میں رہنے والے فجر کی نماز کے بعد سُنّت کے مطابق غسل کریں اور احرام کی چادریں پہن کر مسجد حرام میں آئیں۔ پہلے طواف کریں پھر چادر سر پر رکھ کر دو رکعت نمازِ طواف ادا کرنے کے بعد دو رکعت نفل احرام کے لیے ادا کریں۔

☆ سلام پھیرتے ہی چادر سر سے ہٹالیں اور حج کی نیت کریں، نیت کے الفاظ زبان سے اس طرح دہرائیں:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَ تَقَبَّلْہُ مِنِّیْ. نَوَیْتُ الْحَجَّ وَ اَحْرَمْتُ بِہٖ مُخْلِصًا لِّلّٰہِ تَعَالٰی.

لَبَّیْکَ بِالْحَجِّ.

(ترجمہ) اے اللہ! میں نے حج کا ارادہ کیا تو اس کو میرے لیے آسان فرما اور میری طرف سے قبول فرمالے۔ میں نے اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے لیے حج کی نیت کی اور اس کے لیے احرام باندھا۔ اے اللہ! میں حج کے لیے حاضر ہوں۔

☆ اب بلند آواز سے تین مرتبہ تلبیہ کہیں اور آہستہ سے ایک مرتبہ درود شریف پڑھیں اور دعا کریں۔

☆ تلبیہ کہتے ہی حج کا احرام شروع ہو گیا، اب احرام کی ساری پابندیاں لازم ہو گئیں۔

منیٰ کو روانگی

☆ ۸؍ذی الحجہ کا سورج نکلنے کے بعد منیٰ کی طرف روانہ ہو جائیں۔

☆ آج کل حکومت کی بسیں رات ہی میں روانہ ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔ اس صورت میں اگر پیدل جائیں گے تب ہی سُنّت کے

مطابق نکل سکیں گے اور ہر قدم پر سات کروڑ نیکیاں بھی لکھی جائیں گی، لیکن کسی تجربہ کار ہی کے ساتھ پیدل جائیں، ورنہ اپنا خیمہ ڈھونڈنے میں پریشانی ہوگی۔

☆ راستہ بھر تلبیہ اور درود شریف پڑھتے رہیں۔

☆ منیٰ ایک وسیع میدان ہے، جو مکہ شریف سے تقریباً ۵؍کلومیٹر کے فاصلے پر دو پہاڑیوں کے بیچ میں واقع ہے۔

☆ جب منیٰ نظر آنے لگے تو یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ ھٰذَا مِنًی فَامْنُنْ عَلَیَّ بِمَا مَنَنْتَ بِہٖ عَلٰی اَوْلِیَآئِکَ.

(ترجمہ) اے اللہ! یہ منیٰ ہے، مجھ پر بھی وہ احسان کر جو تو نے اپنے دوستوں پر کیے۔ (بہارِ شریعت:۶/۶۱)

☆ منیٰ میں آٹھویں ذی الحجہ کی ظہر سے لے کر نویں ذی الحجہ کی فجر تک پانچ نمازیں اپنے خیمے میں جماعت کے ساتھ ادا کریں۔

☆ آٹھویں اورنویں ذی الحجہ کی درمیانی رات شبِ عرفہ ہے۔ رات بھرمنیٰ میں رہیں، اس رات آرام کم کریں اوررات کا اکثر حصہ ذکر واذکاراورنوافل میں گزاریں۔

☆ اگرممکن ہوتو درج ذیل دعا اس رات کم از کم ایک ہزار مرتبہ پڑھیں، پھردعا کریں، ان شاءاللہ ہرجائزدعا قبول ہوگی:

سُبْحٰنَ الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ عَرْشُهٗ. سُبْحٰنَ الَّذِیْ فِی الْاَرْضِ مَوْطِئُهٗ. سُبْحٰنَ الَّذِیْ فِی الْبَحْرِ سَبِیْلُهٗ. سُبْحٰنَ الَّذِیْ فِی النَّارِ سُلْطَانُهٗ. سُبْحٰنَ الَّذِیْ فِی الْجَنَّةِ رَحْمَتُهٗ. سُبْحٰنَ الَّذِیْ فِی الْقَبْرِ قَضَآئُهٗ. سُبْحٰنَ الَّذِیْ فِی الْهَوَآءِ رُوْحُهٗ. سُبْحٰنَ الَّذِیْ رَفَعَ السَّمَآءَ. سُبْحٰنَ الَّذِیْ وَضَعَ الْاَرْضَ. سُبْحٰنَ الَّذِیْ لَا مَلْجَاَ مِنْهُ اِلَّآ اِلَیْهِ.

(ترجمہ) پاک ہے وہ ذات جس کا عرش بریں آسمان پر ہے۔

پاک ہے وہ ذات جس کی حکومت زمین پر ہے۔ پاک ہے وہ ذات جس کا راستہ سمندر میں ہے۔ پاک ہے وہ ذات، دوزخ کی آگ پرجس کی سلطنت ہے۔ پاک ہے وہ ذات جنت میں جس کی رحمت ہے۔ پاک ہے وہ ذات قبر میں جس کا حکم نافذ ہے۔ پاک ہے وہ ذات کہ ہوا میں جو روحیں ہیں، اسی کی ملک ہیں۔ پاک ہے وہ ذات آسمان کو جس نے بلندی بخشی۔ پاک ہے وہ ذات زمین کوجس نے پستی عطا کی۔ پاک ہے وہ ذات جس کے عذاب سے اس کے سوا کہیں پناہ نہیں۔ (بہارشریعت:۶/۶۱)

حج کا دوسرا دن

☆ حج کا دوسرا دن نویں ذی الحجہ کو ہے۔

☆ اس کو یوم عرفہ بھی کہتے ہیں۔

☆ اس دن منٰی میں فجر کی نمازادا کر کے تلبیہ، ذکرالٰہی، تلاوتِ قرآن، درودشریف اوردعاؤں میں مشغول رہیں۔

☆ جب سورج مسجدِ خیف کے سامنے "ثَبیر" پہاڑ پر چمکنے لگے تو عرفات کی طرف روانہ ہو جائیں۔ (سہولت کے لیے آج کل بسیں پہلے ہی روانہ ہوجاتی ہیں)

☆ منٰی سے عرفات تقریباً ۱۰ کلومیٹر کے فاصلے پرواقع ہے۔

☆ اگرممکن ہوتو پیدل جائیں کہ اس کی بہت فضیلت ہے، ورنہ سواری پرجانے میں بھی کوئی حرج نہیں۔

☆ منٰی سے عرفات جاتے ہوئے راستے میں لبیک، ذکرِ الٰہی، درود شریف اوردعائیں پڑھتے رہیں۔

☆ فضول باتوں سے پرہیز کریں اورتلبیہ کی کثرت کرتے رہیں۔

☆ منٰی سے جب عرفات کی طرف روانہ ہوں تو یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اِلَیْکَ تَوَجَّهْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَ وَجْهَکَ اَرَدْتُ. فَاجْعَلْ ذَنْبِیْ مَغْفُوْرًا وَّ حَجِّیْ مَبْرُوْرًا. وَ ارْحَمْنِیْ وَ لَا تُخَیِّبْنِیْ. وَ

بَارِکْ لِیْ فِیْ سَفَرِیْ وَ اقْضِ بِعَرَفَاتٍ حَاجَتِیْ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ.

(ترجمہ) اے اللہ! میں نے تیری جانب توجہ کیا اور تجھ پر بھروسہ کیا اور تیری رضا جوئی کا میں نے ارادہ کیا تو میرے گناہوں کو بخش دے اور میرے حج کو حج مبرور کردے اور مجھ پر رحم فرما اور مجھ کومحروم نہ رکھنا۔ میرے سفر میں برکت عطا فرما اورعرفات میں میری حاجتوں کو پوری فرما۔ بے شک تو ہرچیز پرقادرہے۔ (بہارشریعت:۶/۶۲)

☆ جب جبلِ رحمت پرنظر پڑے اس وقت یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اِلَیْکَ تَوَجَّهْتُ وَ عَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَ وَجْهَکَ اَرَدْتُ. اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَ تُبْ عَلَیَّ وَ اَعْطِنِیْ سُوَالِیْ وَ وَجِّهْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ تَوَجَّهْتُ. سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ. وَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَکْبَرُ.

(ترجمہ) اے اللہ! میں تیری طرف متوجہ ہوا اور تجھ ہی پر میں نے بھروسہ کیا اور تیری ہی رضا وخوشنودی چاہتا ہوں۔ اے اللہ! مجھے بخش دے، میری توبہ قبول فرما، میری حاجتیں پوری فرما اور مجھے ہر طرف سے خیر و برکت عطا فرما۔ اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے اور سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے۔ (احکام حج وعمرہ، ص:۱۲۰)

☆ وقوفِ عرفہ حج کا سب سے بڑا رکن ہے، اگر کسی نے نہ کیا تو حج ادا نہ ہوگا۔

☆ وقوف کا وقت نویں ذی الحجہ کو زوال کے بعد سے دسویں کی صبح صادق تک ہے، اس دوران کسی بھی وقت عرفات میں ٹھہرنے سے وقوفِ عرفہ ادا ہو جائے گا، مگر نویں ذی الحجہ کے غروبِ آفتاب تک عرفات میں ٹھہرنا واجب ہے، اگر کوئی غروب سے پہلے نکل گیا تو دَم واجب ہوگا۔

☆ عرفات کے حدود کو نشانات لگا کر واضح کر دیا گیا ہے، انہی حدود کے اندر وقوفِ عرفہ کرنا ہوگا۔

☆ جس طرف سے میدانِ عرفات میں داخل ہوتے ہیں وہاں ایک بہت بڑی مسجد ہے جس کا نام مسجد نمرہ ہے، یہ مسجد میدانِ عرفات کے ایک کنارے پر ہے، اس کی مغربی دیوار کی جانب بطنِ عُرَنہ نام کی وادی ہے، یہ وادی میدانِ عرفات سے خارج ہے، یہاں وقوف کرنے سے وقوفِ عرفہ ادا نہ ہوگا۔

☆ بطنِ عُرَنہ کے علاوہ عرفات کی حدود میں جہاں چاہیں قیام کریں۔

☆ جبلِ رحمت کے قریب ٹھہرنا افضل ہے۔

☆ جبلِ رحمت کے اوپر چڑھنے سے گریز کریں۔

وقوف عرفہ کیسے کریں؟

☆ وقوفِ عرفہ کا سُنّت طریقہ یہ ہے کہ ظہر کا وقت شروع ہونے سے پہلے غسل کریں، اگر غسل نہ کر سکیں تو وضو کریں، پھر ظہر کو ظہر کے

وقت میں اور عصر کو عصر کے وقت میں سنی امام کی اقتدا میں باجماعت یا انفرادی طور پر پڑھیں۔

☆ اگر آپ نے مکہ شریف میں پندرہ دن یا اس سے زیادہ قیام کرنے کا ارادہ کیا ہے تو آپ مقیم ہوئے، اگر پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کا ارادہ ہے تو آپ مسافر ہوئے۔ مسافر ہونے کی صورت میں اگر علاحدہ یا مسافر امام کے پیچھے پڑھیں گے تو نمازوں میں قصر کرنا ہے، یعنی چار رکعت والی فرض نمازوں کو دو ہی رکعت ادا کرنا ہے۔

☆ نماز سے فارغ ہو کر مَوقَف میں آجائیں، اگر ممکن ہو تو جبلِ رحمت کے سیاہ پتھر کے قریب وقوف کریں، اگر وہاں جگہ نہ مل سکے تو بطنِ عرنہ کے علاوہ میدانِ عرفات کے حدود میں کہیں بھی وقوف کر سکتے ہیں۔

☆ بہتر یہ ہے کہ قبلہ کی طرف رخ کر کے کھڑے ہو کر وقوف کیا جائے، لیکن اگر پورے وقت کھڑے ہونے میں دشواری ہو تو کچھ دیر کھڑے رہیں، پھر کچھ دیر بیٹھ کر آرام کر لیں۔

☆ وقوف کا سارا وقت نہایت ہی عاجزی اور انکساری کے ساتھ تسبیح و تہلیل، ذکر و دعا، توبہ واستغفار، تلاوتِ قرآن اور درود شریف کا ورد کرتے ہوئے گزاریں۔

☆ وقوف کے دوران تلبیہ کی بھی کثرت کریں۔

☆ دعائے جامع یعنی رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ (اے ہمارے رب ہمیں دنیا اور آخرت میں بھلائی نصیب فرما اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا) بھی بار بار پڑھیں۔

☆ اپنی زبان میں بھی اپنے لیے، اپنے والدین کے لیے، اپنے رشتہ داروں، دوست واحباب اور تمام مسلمانوں کے لیے فلاح ونجات کی دعائیں مانگیں۔

☆ اپنے گناہوں پر شرمندہ ہوتے ہوئے آخرت کے عذاب اور اللہ کے غضب سے پناہ مانگیں۔

☆ اگر کوئی عذر نہ ہو تو وقوف کی حالت میں چھتری وغیرہ کا استعمال نہ کریں۔

وقوفِ عرفہ کی دعائیں

(۱) وقوفِ عرفہ کے دوران حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے منقول چند دعائیں یکجا لکھی جاتی ہیں، وقوفِ عرفہ کے دوران دعا کی نیت سے تین مرتبہ ضروری پڑھیں:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ. اَللّٰهُ اَكْبَرُ. اَللّٰهُ اَكْبَرُ. وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ. وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ. وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ. لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهٗ لاَ شَرِيْكَ لَهٗ. لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَ يُمِيْتُ. وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ بِالْهُدٰى وَ نَقِّنِيْ وَ اعْتَصِمْنِيْ بِالتَّقْوٰى وَ اغْفِرْ لِيْ فِي الْاٰخِرَةِ وَ الْاُوْلٰى. اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّ ذَنْبًا مَّغْفُوْرًا.

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَالَّذِيْ نَقُوْلُ وَ خَيْرًا مِّمَّا نَقُوْلُ. اَللّٰهُمَّ لَكَ صَلاَتِيْ وَ نُسُكِيْ وَ مَحْيَايَ وَ مَمَاتِيْ وَ اِلَيْكَ مَاٰلِيْ وَ لَكَ رَبِّ تُرَاثِيْ. اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ وَسْوَسَةِ الصَّدْرِ وَ شَتَاتِ الْاَمْرِ. اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَجِيْءُ بِهِ الرِّيْحُ وَ نَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَجِيْءُ بِهِ الرِّيْحُ. اَللّٰهُمَّ اهْدِنَا بِالْهُدٰى وَ زَيِّنَّا بِالتَّقْوٰى وَ اغْفِرْ لَنَا فِي الْاٰخِرَةِ وَ الْاُوْلٰى. اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ رِزْقًا حَلاَلاً طَيِّبًا مُّبَارَكًا. اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ اَمَرْتَ بِالدُّعَآءِ وَ قَضَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ بِالْاِجَابَةِ وَ اِنَّكَ لاَ تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ وَ لاَ تَنْكُثُ عَهْدَكَ. اَللّٰهُمَّ مَآ اَحْبَبْتَ مِنْ خَيْرٍ فَحَبِّبْهُ اِلَيْنَا وَ يَسِّرْهُ لَنَا وَ مَا كَرِهْتَ

مِنْ شَرٍّ فَكَرِّهْهُ اِلَيْنَا وَ جَنِّبْنَا عَنْهُ وَ لاَ تَنْزِعْ مِنَّا الْاِسْلاَمَ بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا. لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهٗ لاَ شَرِيْكَ لَهٗ. لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَ يُمِيْتُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ صَدْرِيْ نُوْرًا وَّ فِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَّ فِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا وَّ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا. اَللّٰهُمَّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ وَ يَسِّرْ لِيْ اَمْرِيْ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَّسَاوِسِ الصَّدْرِ وَ تَشْتِيْتِ الْاَمْرِ وَ عَذَابِ الْقَبْرِ. اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا يَلِجُ فِي اللَّيْلِ وَ شَرِّ مَا يَلِجُ فِي النَّهَارِ وَ شَرِّ مَا تَهُبُّ بِهِ الرِّيَاحُ وَ شَرِّ بَوَآئِقِ الدَّهْرِ. رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ. اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَئَلَكَ بِهٖ

نَبِيُّكَ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِيُّكَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ. رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَ اِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَ تَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ. رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ. رَبَّنَا وَ تَقَبَّلْ دُعَآءِ. رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَ لِوَالِدَيَّ وَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ. رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِيْ صَغِيْرًا. رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَ لِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ. وَ لاَ تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلاًّ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا. رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ. رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّآ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ وَ تُبْ عَلَيْنَآ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ. لاَ حَوْلَ وَ لاَ قُوَّةَ اِلاَّ بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ. اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ سِرِّيْ وَ

عَلانِيَتِىْ وَ لاَ يَخْفٰى عَلَيْكَ شَىْءٌ مِّنْ اَمْرِىْ وَ
اَنَا الْبَآئِسُ الْفَقِيْرُ الْمُسْتَغِيْثُ الْمُسْتَجِيْرُ
الْوَجِلُ الْمُشْفِقُ الْمُقِرُّ الْمُعْتَرِفُ بِذَنْبِهٖ
اَسْئَلُكَ مَسْئَلَةَ الْمِسْكِيْنِ وَ اَبْتَهِلُ اِلَيْكَ
اِبْتِهَالَ الْمُذْنِبِ الذَّلِيْلِ وَ اَدْعُوْكَ دُعَآءَ
الْخَآئِفِ الْمُضْطَرِّ دُعَآءَ مَنْ خَضَعَتْ لَكَ
رَقْبَتُهٗ وَ فَاضَتْ لَكَ عَيْنَاهُ وَ نَحِلَ لَكَ
جَسَدُهٗ وَ رَغِمَ اَنْفُهٗ. اَللّٰهُمَّ لاَ تَجْعَلْنِىْ
بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِيًّا وَّ كُنْ بِىْ رَءُوْفًا رَّحِيْمًا.
يَا خَيْرَ الْمَسْؤُوْلِيْنَ وَ يَا خَيْرَ الْمُعْطِيْنَ يَا اَرْحَمَ
الرَّاحِمِيْنَ. وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ. اٰمِيْنَ.
يَا مَنْ لَّا يُبْرِمُهٗ اِلْحَاحُ الْمُلِحِّيْنَ فِى الدُّعَآءِ وَ لاَ
تَضْجِرُهٗ مَسْئَلَةُ السَّآئِلِيْنَ. اَذِقْنَا بَرْدَ عَفْوِكَ

وَ حَلاوَةَ مَغْفِرَتِكَ وَ لَذَّةَ مُنَاجَاتِكَ وَ رَحْمَتِكَ.
اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ قَدْ وَفَدْتُّ اِلَيْكَ وَ وَقَفْتُ بَيْنَ
يَدَيْكَ فِىْ هٰذَا الْمَوْضَعِ الشَّرِيْفِ رِجَآءً لِّمَا
عِنْدَكَ فَلاَ تَجْعَلْنِىْ الْيَوْمَ اَخْيَبَ وَفْدِكَ
فَاَكْرِمْنِىْ بِالْجَنَّةِ وَ مُنَّ عَلَىَّ بِالْمَغْفِرَةِ وَ الْعَافِيَةِ
وَ اَجِرْنِىْ مِنَ النَّارِ وَ ادْرَءْ عَنِّىْ شَرَّ خَلْقِكَ.
رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَ لِوَالِدَيْنَا وَ لِمَشَآئِخِنَا وَ
لِاَسَاتِذَتِنَا وَ ذُرِّيَّاتِنَا وَ اِخْوَانِنَا وَ اَهْلِيْنَا وَ
الْحَاضِرِيْنَ وَ الْغَآئِبِيْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَ
الْمُسْلِمَاتِ اَجْمَعِيْنَ. بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ
الرَّاحِمِيْنَ. وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ مَوْلاَنَا
مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِهٖ وَ صَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ.

(ترجمہ) اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے،

سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں، سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے
ہیں، سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں۔ اللہ کے سوا کوئی معبود
نہیں، جو اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، سب ملک اسی کا ہے
اور سب تعریفیں اسی کے لیے ہیں، وہی جلاتا اور مارتا ہے اور وہی
سب کچھ کر سکتا ہے۔ اے اللہ! مجھے ہدایت پر ثابت قدم رکھ اور
مجھے گناہوں سے پاک فرما اور مجھے تقویٰ کے ساتھ گناہوں سے
محفوظ رکھ اور دنیا و آخرت میں مجھے بخش دے۔ اے اللہ! میرے
اس حج کو مقبول اور مبرور فرما دے اور میرے سب گناہوں کو بخش
دے۔ اے اللہ! تیرے لیے سب تعریفیں ہیں، جیسی ہم کر سکتے
ہیں اور اس تعریف سے بہتر ہے جیسی ہم کرتے ہیں۔ اے اللہ!
میری نماز، میری عبادت، میرا جینا اور مرنا تیرے لیے ہے اور تیری
طرف ہی میرا لوٹنا ہے اور تو ہی میرا وارث اور مالک ہے۔ اے
اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے اور دل کے

وسوسوں سے اور حالات کی پریشانی سے۔ اے اللہ! میں تجھ سے
اس چیز کی خیر کا سوال کرتا ہوں جس کو ہوائیں لاتی ہیں اور اس شر
سے پناہ مانگتا ہوں جس کو ہوائیں اڑاتی ہیں۔ اے اللہ! ہدایت کی
طرف ہماری رہنمائی فرما اور تقویٰ سے ہمیں آراستہ فرما اور دنیا اور
آخرت میں ہمیں بخش دے۔ اے اللہ! میں تجھ سے حلال، پاک
اور بابرکت رزق کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! تو نے دعا کرنے کا
حکم دیا ہے اور قبول کرنے کا تو نے خود ذمہ لیا ہے اور اس میں شک
نہیں کہ تو وعدے کے خلاف نہیں کرتا اور نہ اپنے عہد کو توڑتا ہے۔
اے اللہ! جس بھلائی کو تو پسند کرتا ہے اس کو ہمارے لیے بھی محبوب
بنا دے اور اس کو ہمارے لیے آسان کر دے اور جو بری باتیں تجھے
پسند نہیں انہیں ہمارے لیے بھی مکروہ بنا دے اور ہمیں ان سے دور
رکھ اور ہم سے اسلام کی دولت نہ چھین جب کہ تو نے ہمیں اسلام کی
ہدایت و رہنمائی عطا فرمائی۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا

ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، سب ملک اسی کا ہے اور سب تعریفیں
اسی کے لیے ہیں، وہی جلاتا اور مارتا ہے اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے۔
اے اللہ! میرے سینے، میرے کانوں، میری آنکھوں اور میرے
دل کو نورِ ایمان سے بھر دے۔ اے اللہ! میرا سینہ کھول دے اور
میرے سب کام آسان کر دے اور میں دل کے وسوسوں اور
حالات کی پراگندگی اور عذاب قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اے
اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس چیز کے شر سے جس کو ہوائیں اڑا
لاتی ہیں اور زمانے کے حادثات کے شر سے۔ اے ہمارے
پروردگار! ہمیں دنیا اور آخرت میں بھلائی عطا فرما اور ہمیں آگ
کے عذاب سے بچا۔ اے اللہ! میں تجھ سے وہ بھلائی مانگتا ہوں جو
تجھ سے تیرے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مانگی اور اس شر سے
پناہ مانگتا ہوں جس سے تیرے نبی نے پناہ مانگی۔
اے ہمارے پروردگار! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تو

ہمارے گناہوں کو نہیں بخشے گا اور ہم پر رحم و کرم نہیں فرمائے گا تو ہم
خسارہ اٹھانے والوں میں ہوں گے۔ میرے پروردگار! مجھے
پابندی سے نماز ادا کرنے والا بنا دے اور میری اولاد کو بھی۔
ہمارے رب! ہماری دعا قبول فرما۔ میرے رب! مجھے بخش دے
اور میرے والدین کو اور سب ایمان والوں کو حساب و کتاب کے
دن۔ میرے رب! میرے والدین پر رحم فرما جیسے کہ انہوں نے
مجھے بچپن میں پالا۔ ہمارے پروردگار! ہمیں اور ہمارے ان
بھائیوں کو بھی جو ہم سے پہلے ایمان کے ساتھ گزر گئے اور ایمان
والوں کے بارے میں ہمارے دلوں میں کینہ نہ رکھ۔ اے ہمارے
رب! بے شک تو بڑا مہربان رحم کرنے والا ہے۔ اے ہمارے
رب! تو سننے اور جاننے والا ہے اور ہم پر کرم فرما بے شک تو ہی توبہ
قبول کرنے والا، بڑا مہربان ہے اور گناہوں سے بچنے کی ہمت اور
نیکی کرنے کی طاقت اللہ تعالیٰ ہی عطا فرماتا ہے جو بلند ہے اور

عظمت والا ہے۔ اے اللہ! بے شک تو جانتا ہے اور مجھے دیکھتا ہے
اور میرے کلام سنتا ہے اور میرے ظاہر و باطن سے آگاہ ہے اور میرا
کوئی عمل بھی تجھ سے پوشیدہ نہیں اور میں ایک مفلس، محتاج،
فریادی، پناہ مانگنے والا، ڈرنے والا، اپنے گناہوں کا اقرار کرنے
والا ہوں۔ ایک مسکین و بے نوا کی طرح تجھ سے سوال کرتا ہوں اور
ایک ذلیل خطا کار کی طرح تیرے حضور عاجزی وزاری کرتا ہوں
اور ایک بے کس مجبور ڈرنے والے کی طرح تجھ سے دعا مانگتا ہوں
جس کی گردن تیرے سامنے جھکی ہو، آنکھیں اشکبار ہوں، جس کا
بدن تیری عبادت میں لاغر ہو گیا ہو اور جس کی ناک تیری خاطر
خاک آلود ہو گئی ہو۔ اے پروردگار! مجھے اپنی دعا سے بد بخت و
محروم نہ کرنا اور مجھ پر مہربانی فرما، رحم و کرم فرما۔ اے بہترین سوال
کیے گئے! اور اے بہترین عطا کرنے والے! اے بہترین رحم
کرنے والے! اور سب تعریف اللہ رب العالمین کے لیے ہے۔

اے اللہ! میری دعا اور حاضری قبول فرما، اے وہ ذات کریم جس کو
بار بار دعا میں اصرار کرنے والوں کا اصرار بیزار نہیں کرتا اور نہ اس کو
سوال کرنے والوں کا سوال تنگ کرتا ہے۔ ہمیں اپنی معافی کی
ٹھنڈک اور اپنی بخشش کی مٹھاس اور اپنی مناجات اور رحمت کی
لذت چکھا۔
اے اللہ! میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوں اور تیرے سامنے کھڑا
ہوں اس مقدس مقام میں تیرے لطف و کرم کا امیدوار ہوں، پس
آج مجھے اپنی عنایات سے محروم نہ رکھنا اور مجھے جنت عطا فرمانا اور
مجھ پر بخشش و عافیت کے ساتھ احسان فرمانا اور مجھے دوزخ کی
آگ سے بچانا اور مجھے اپنی مخلوق کے شر سے محفوظ رکھنا۔ ہمارے
پروردگار! ہم سب کو بخش دے اور ہمارے ماں باپ، ہمارے
بزرگوں، ہمارے استاذوں، ہماری اولاد، ہمارے گھر والوں اور
حاضر و غائب سب مسلمان مردوں اور عورتوں کو اپنی رحمت بے

پایاں کے صدقے میں بخش دے، اے بہترین رحم فرمانے والے!
اور اللہ تعالیٰ درود و سلام نازل فرمائے ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اور ان کی ساری آل پاک اور ان کے تمام صحابۂ کرام پر۔ (احکام حج وعمرہ، ص:۱۲۶-۱۳۵)

(۲) پہلے ہاتھ اٹھا کر تین مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَ لِلّٰہِ الْحَمْدُ پڑھیں، پھر یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَ لِلّٰہِ الْحَمْدُ. اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَ لِلّٰہِ الْحَمْدُ. لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ. اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ بِالْھُدٰی وَ وَفِّقْنِیْ بِالتَّقْوٰی وَ اغْفِرْلِیْ فِی الْاٰخِرَۃِ وَ الْاُوْلٰی.

(ترجمہ) اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے، اسی کے لیے ملک ہے، اسی کے لیے حمد ہے۔ اے اللہ! مجھے ہدایت پر قائم رکھ اور مجھے تقویٰ کی

توفیق عطا فرما اور دنیا و آخرت میں میری بخشش فرما۔
(مصنف ابن ابی شیبہ، حدیث:۱۱)

اس دعا کو پڑھنے کے بعد تھوڑی دیر کے لیے ہاتھ چھوڑ دیں، پھر ہاتھ اٹھا کر یہی دعا دوبارہ پڑھیں، پھر تھوڑی دیر کے لیے ہاتھ چھوڑ دیں، پھر تیسری بار ہاتھ اٹھا کر یہی دعا پڑھیں۔

(۳) وقوف عرفہ کے دوران قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو کر سو بار چوتھا کلمہ، یعنی **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ، لَہُ الْمُلْکُ وَ لَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَ یُمِیْتُ وَ ھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ، بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَ ھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ**، سو بار سورۂ اخلاص اور سو بار یہ درود شریف پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ وَّ عَلَیْنَا مَعَھُمْ.

(۴) عرفہ کے دن میدان عرفات میں قیام کے دوران گڑگڑا کر اس طرح دعا مانگیں:

یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ، یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ، یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ، یَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِکْرَامِ، یَا قَدِیْمَ الْاِحْسَانِ، یَا جَوَّادُ، یَا غَفَّارُ، یَا رَبَّنَا، یَا سَتَّارُ، یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ، یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ، یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ، اِرْحَمْ عَلٰی جَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ وَ الْمُسْلِمِیْنَ وَ الْمُسْلِمَاتِ، اِنَّکَ سَمِیْعٌ قَرِیْبٌ مُجِیْبُ الدَّعْوَاتِ، یَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ، اِقْضِ حَاجَاتِنَا بِجَاہِ نَبِیِّکَ الْمُصْطَفٰی وَ حَبِیْبِکَ الْمُرْتَضٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ. وَ قِنَا عَذَابَ الْقَبْرِ. وَ قِنَا

عَذَابَ الْحَشْرِ. وَ قِنَا عَذَابَ الدَّارَیْنِ.

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنَّا یَا کَرِیْمُ۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَ الْعَافِیَۃَ وَ الْمُعَافَاۃَ الدَّآئِمَۃَ فِی الدِّیْنِ وَ الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَۃِ وَ الْفَوْزَ بِالْجَنَّۃِ وَ النَّجَاۃَ مِنَ النَّارِ، یَا عَزِیْزُ یَا غَفَّارُ. یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ. یَا خَیْرَ النَّاصِرِیْنَ. یَا خَیْرَ الْحَافِظِیْنَ. یَا خَیْرَ الرَّازِقِیْنَ. یَا غِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ. اَغِثْنَا یَا اَللّٰہُ اَغِثْنَا یَا اَللّٰہُ اَغِثْنَا یَا اَللّٰہُ. یَا رَبُّ. یَا رَبُّ. یَا رَبَّ الْبَیْتِ الْعَتِیْقِ. اَعْتِقْ رِقَابَنَا وَ رِقَابَ اٰبَآئِنَا وَ اُمَّھَاتِنَا وَ اَوْلَادِنَا وَ مَشَآئِخِنَا وَ اَسَاتِذِنَا وَ عُلَمَآئِنَا مِنَ النَّارِ. یَا ذَا الطَّوْلِ وَ الْاِنْعَامِ. یَا قَدِیْمَ الْاِحْسَانِ. یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ.

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا رِزْقًا وَّاسِعًا فَاِنَّکَ خَیْرُ الرَّازِقِیْنَ۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرِ ذُنُوْبَنَا يَا غَفَّارَ الذُّنُوْبِ.
اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عُيُوْبَنَا يَا سَتَّارَ الْعُيُوْبِ.
اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ عَلٰى جَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ.

پروردگار تیری بارگاہ میں تیرے پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلے سے التجا ہے، میرے مولیٰ ہم سب کے صغیرہ کبیرہ گناہوں کو معاف فرما۔

میرے کریم تجھے تیرے شانِ کریمی کا واسطہ، ہم سب کے دلوں میں گناہوں سے نفرت پیدا فرما۔

میرے مولیٰ بے روزگار کے لیے اسباب رزق پیدا فرما۔

برسر روزگار کو رزق حلال عطا فرما۔

مقروض کو بارِ قرض سے رہائی نصیب فرما۔

بے اولاد کو نیک صالح اولاد نصیب فرما۔

ہم میں جو بیمار ہیں سب کو شفا نصیب فرما۔

الٰہ العالمین! تیری بارگاہ میں التجا ہے، اتنے بڑے جمِ غفیر میں کوئی تو ایسا ہوگا، جو تیری بارگاہ کا پسندیدہ بندہ ہوگا، اے اللہ اس بندے کے صدقے میں ہماری لاج رکھ لے، ہم سب کی جائز تمناؤں کو پوری فرمادے، سب کے جائز مقاصد میں کامیابی عطا فرما۔

مولیٰ! ہمارے خاندان کے جو افراد اس دنیا سے کوچ کر گئے ہیں، میرے مولیٰ! ان سب کی مغفرت فرما۔ ان کو کروٹ کروٹ جنت کے جلوے نصیب فرما۔

الٰہ العالمین! تیرے پیارے محبوب کی نعلین پاک کا واسطہ ہم سب سے کوئی ایسا کام لے لے جس سے تو اور تیرے حبیب راضی ہوجائیں۔

اے اللہ اے پالنہار! ہم سب کو ریاکاری سے بچالے، ہم سب کو اخلاص کی دولت عطا فرما۔

علم نافع عطا فرما۔

عمل کے اندر اخلاص پیدا فرما۔

ہمارے سینوں کو کینوں سے پاک فرما۔

الٰہ العالمین! ہمارے ملک کو جملہ فسادات سے محفوظ فرما۔

الٰہ العالمین! ہمارے ملک کو امن کا گہوارہ بنا۔

الٰہ العالمین! میرے پالنہار! میرے معبود برحق! ہمیں اپنے محبوب کے در کا بھکاری بنا کر زندہ رکھ، اپنے محبوب کے در کے ٹکڑوں پہ پلنے کی توفیق نصیب فرما۔

میرے کریم ہم سب پر کرم کی نظر فرما۔

ہم سب کو بار بار مکۂ معظّمہ اور مدینۂ منورہ کی حاضری کی سعادت نصیب فرما۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ.
وَ تُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ.
اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ. يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا.

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَّعْدَنِ الْجُوْدِ وَ الْكَرَمِ وَ اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ بَارِكْ وَ سَلِّمْ. صَلٰوةً وَّ سَلَامًا عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ. صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْكَ وَ سَلَّمَ.

سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ. وَ سَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ.

(۵)دعا کی نیت سے یہ اشعار پڑھیں:

یا الٰہی رحم فرما مصطفٰے کے واسطے
یارسول اللہ کرم کیجیے خدا کے واسطے

مشکلیں حل کر شہِ مشکل کشا کے واسطے
کربلائیں رد شہیدِ کربلا کے واسطے

سیدِ سجاد کے صدقے میں ساجد رکھ مجھے
علم حق دے باقرِ علمِ ہدیٰ کے واسطے

صدق صادق کا تصدق صادق الاسلام کر
بےغضب راضی ہو کاظم اور رضا کے واسطے

بہرِ معروف وسری معروف دے بےخود سَری
جُندِ حق میں گن جُنَیدِ باصفا کے واسطے

بہرِ شبلی شیرِ حق دنیا کے کتوں سے بچا
ایک کا رکھ عبدِ واحد بے ریا کے واسطے

بوالفرح کا صَدقہ کر غم کو فرح دے حسن وسعد
بوالحسن اور بوسعیدِ سعد زا کے واسطے

قادری کر قادری رکھ قادریوں میں اٹھا
قدرِ عبدالقادرِ قدرت نما کے واسطے

اَحْسَنَ اللہ لَهُمْ رِزْقاً سے دے رزقِ حسن
بندۂ رزاق تاج الاصفیا کے واسطے

نصرابی صالح کا صَدقہ صَالح ومنصور رکھ
دے حیاتِ دیں محی جاں فزا کے واسطے

طورِ عرفان وعلو وحمد وحسنٰی وبہا
دے علی موسیٰ حسن احمد بہا کے واسطے

بہرِ ابراہیم مجھ پر نارِ غم گلزار کر
بھیک دے داتا بھکاری بادشا کے واسطے

خانۂ دل کو ضیا دے روئے ایماں کو جمال
شہ ضیا مولیٰ جمال الاولیا کے واسطے

دے محمد کے لیے روزی کر احمد کے لیے
خوانِ فضل اللہ سے حصّہ گدا کے واسطے

دین ودنیا کے مجھے برکات دے برکات سے
عشقِ حق دے عشقیِ عشق انتما کے واسطے

حبِّ اہلِ بیت دے آلِ محمد کے لیے
کر شہیدِ عشقِ حمزہ پیشوا کے واسطے

دل کو اچھا تن کو ستھرا جان کو پُرنور کر
اچھے پیارے شمس دیں بدرالعلیٰ کے واسطے

دو جہاں میں خادمِ آلِ رسول اللہ کر
حضرتِ آلِ رسولِ مقتدا کے واسطے

صَدقہ ان اَعیاں کا دے چھ عین عز، علم وعمل
عفو عرفاں عافیت احمد رضا کے واسطے

(حدائقِ بخشش:۱/۶۶-۶۷)

(۶)دعا کی نیت سے یہ اشعار پڑھیں:

یاالٰہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو
جب پڑے مشکل شہِ مشکل کشا کا ساتھ ہو

یا الٰہی بھول جاؤں نزع کی تکلیف کو
شادیِ دیدار حسنِ مصطفٰے کا ساتھ ہو

یا الٰہی گورِ تیرہ کی جب آئے سخت رات
ان کے پیارے منہ کی صبحِ جانفزا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب پڑے محشر میں شورِ دار وگیر
امن رہنے والے پیارے پیشوا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب زبانیں باہر آئیں پیاس سے
صاحبِ کوثر شہِ جود وعطا کا ساتھ ہو

یا الٰہی سرد مہری پر ہو جب خورشیدِ حشر
سیدِ بے سایہ کے ظلِّ لِوا کا ساتھ ہو

یا الٰہی گرمیِ محشر سے جب بھڑکیں بدن
دامنِ محبوب کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو
یا الٰہی نامۂ اعمال جب کھلنے لگیں
عیب پوشِ خلق ستّارِ خطا کا ساتھ ہو
یا الٰہی جب بہیں آنکھیں حسابِ جرم میں
ان تبسم ریز ہونٹوں کی دعا کا ساتھ ہو
یا الٰہی جب حسابِ خندۂ بیجا رُلائے
چشمِ گریانِ شفیعِ مرتجیٰ کا ساتھ ہو
یا الٰہی رنگ لائیں جب مری بے باکیاں
ان کی نیچی نیچی نظروں کی حیا کا ساتھ ہو
یا الٰہی جب چلوں تاریک راہِ پلِ صراط
آفتابِ ہاشمی نور الہدیٰ کا ساتھ ہو
یا الٰہی جب سرِ شمشیر پر چلنا پڑے
ربِّ سَلِّمْ کہنے والے غمزدا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جو دعائے نیک میں تجھ سے کروں
قدسیوں کے لب سے آمیں رَبَّنَا کا ساتھ ہو
یا الٰہی جب رضاؔ خوابِ گراں سے سر اٹھائے
دولتِ بیدار عشقِ مصطفےٰ کا ساتھ ہو

(حدائقِ بخشش:۱/۵۹)

(۷) دعا کی نیت سے یہ اشعار پڑھیں:

دردِ دل کر مجھے عطا یا رب — دے مرے درد کی دوا یا رب
لاج رکھ لے گناہ گاروں کی — نام رحمٰن ہے ترا یا رب
عیب میرے نہ کھول محشر میں — نام ستار ہے ترا یا رب
بھول کر بھی نہ آئے یاد اپنی — میرے دل سے مجھے بھلا یارب
خاک کر اپنے آستانے کی — یوں ہمیں خاک میں ملا یا رب
سَبَقَتْ رَحْمَتِیْ عَلٰی غَضَبِیْ — تو نے جب سے سنا دیا یا رب
آسرا ہم گناہ گاروں کا — اور مضبوط ہو گیا یا رب
تو نے میرے ذلیل ہاتھوں میں — دامنِ مصطفیٰ دیا یا رب
کر دیا تو نے قادری مجھ کو — تیری قدرت کے میں فدا یارب
میرے احباب پر بھی فضل رہے — تیرا، تیرے حبیب کا یا رب
اہلِ سُنّت کی ہر جماعت پر — ہر جگہ ہو تری عطا یا رب

☆ ان کے علاوہ، دل کو حاضر رکھ کر درود شریف کا ورد کریں، قرآن مقدس کی تلاوت کریں، کلمۂ طیبہ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور چوتھے کلمہ کا ورد کریں، توبہ واستغفار کریں اور دعائے جامع (رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ) کثرت سے پڑھیں۔

☆ جو دعائیں خاص خاص مواقع پر پڑھنے کے لیے کتابوں میں نقل کی جاتی ہیں، بہتر ہے کہ ان مواقع پر وہی دعائیں پڑھی جائیں، لیکن اگر کوئی شخص پڑھنا نہیں جانتا یا دعائیں یاد نہیں ہو پاتیں یا اور کوئی وجہ ہے تو ان مواقع پر اپنے الفاظ میں، اپنی زبان میں ذکر خدا کرے، درود شریف پڑھے اور دعائیں کرے۔

وقوف عرفه کی سُنّتیں

وقوفِ عرفہ کے لیے یہ باتیں سُنّت ہیں:

(۱)غسل کرنا۔ (۲) بے روزہ ہونا۔ (۳) باوضو ہونا۔ (۴) نمازوں کے بعد فوراً وقوف کرنا۔

وقوف عرفه کے مکروهات

وقوفِ عرفہ کے وقت یہ باتیں مکروہ ہیں:

(۱) سورج غروب ہونے سے پہلے وقوف عرفہ چھوڑ کر روانہ ہونا (جب کہ غروب سے پہلے عرفات کی حدوں سے باہر نہ نکلا ہو، غروب سے پہلے عرفات کی حدوں سے باہر نکلنا حرام ہے)

(۲) وقوفِ عرفہ کے بعد سے غروب تک کھانا، پینا۔

(۳) وقوفِ عرفہ کے بعد سے غروب تک اللہ عزوجل کی جانب توجہ کے علاوہ اور کوئی کام کرنا۔

(۴) وقوفِ عرفہ کے بعد سے غروب تک کوئی دنیوی بات کرنا۔

(۵) غروبِ آفتاب پر یقین ہوجانے کے بعد روانہ ہونے میں دیر کرنا۔

(۶) عرفات کے میدان میں مغرب یا عشا پڑھنا۔

(عرفات میں وقوف کرتے وقت چھتری لگانے یا کسی طرح سایہ چاہنے سے جہاں تک ہو سکے بچنا چاہیے، ہاں اگر کوئی مجبوری یا عذر ہے تو کوئی بات نہیں)

وقوفِ عرفه کے مسائل

☆ وقوفِ عرفہ کا وقت نویں ذی الحجہ کے سورج ڈھلنے سے دسویں کی طلوعِ فجر تک ہے۔ اس وقت کے علاوہ کسی اور وقت وقوف کیا تو حج نہ ملا۔

☆ تھوڑی دیر ٹھہرنے سے بھی وقوف ہوجاتا ہے، چاہے اسے معلوم ہو کہ یہ عرفات ہے یا معلوم نہ ہو۔

☆ احرام کی حالت میں عرفات سے گزرا تو حج ہوگیا، اگرچہ بے وضو ہو یا جُنبی ہو یا حیض ونفاس والی عورت ہو یا سویا ہو یا بے ہوش ہو یا مجنون ہو۔

☆ جو شخص نویں ذی الحجہ کے زوال کے بعد سے دسویں ذی الحجہ کی صبح تک وقوفِ عرفہ نہ کرسکا، اس کا حج فاسد ہوگیا، آئندہ سال اس پر دوبارہ حج کرنا فرض ہوگا۔ اب حج کے باقی افعال ساقط ہوگئے اور اس کا احرام عمرہ کی طرف منتقل ہوگیا، لہٰذا وہ عمرہ کرکے احرام اتار دے اور آئندہ سال حج کی قضا کرے۔

☆ بھیڑ بھاڑ کے خوف سے، سورج ڈوبنے سے پہلے ہی عرفات سے باہر ہوگیا تو اس پر دَم واجب ہے، پھر اگر سورج ڈوبنے سے پہلے واپس آکر ٹھہرا رہا، یہاں تک کہ سورج غروب ہوگیا تو اس کا دَم معاف ہوگیا۔

☆ مُحرِم نے عشا کی نماز نہیں پڑھی اور وقت صرف اتنا باقی ہے کہ چار رکعت پڑھے، مگر پڑھے گا تو وقوفِ عرفہ چھوٹ جائے گا، ایسی صورت میں نماز چھوڑ دے اور عرفات کو چلا جائے۔ اس صورت میں بہتر یہ ہے کہ سواری وغیرہ ہی پر نماز پڑھ لے، پھر دہرالے۔

مزدلفه کو روانگی

☆ اللہ عزوجل فرماتا ہے:

فَاِذَآ اَفَضۡتُمۡ مِّنۡ عَرَفٰتٍ فَاذۡكُرُوا اللّٰهَ عِنۡدَ الۡمَشۡعَرِ الۡحَرَامِ. (سورۂ بقرہ، آیت:۱۹۸) تو جب عرفات سے پلٹو تو اللہ کی یاد کرو مشعرِ حرام کے پاس۔ (کنز الایمان)

☆ وقوفِ عرفہ سے فارغ ہونے کے بعد نویں اور دسویں ذی الحجہ کی درمیانی رات میں غروبِ آفتاب کے بعد مغرب کی نماز پڑھے بغیر مزدلفہ کی طرف روانہ ہوجائیں۔

☆ مزدلفہ کے راستے میں راستے بھر تلبیہ، ذکرِ الٰہی، درود شریف اور دعائیں پڑھتے رہیں۔

☆ اگر ممکن ہو تو پیدل چلیں، ورنہ سواری پر آنے میں بھی کوئی حرج نہیں۔

☆ مزدلفہ کی طرف روانہ ہوتے ہوئے راستہ میں یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ اَفَضْتُ وَ فِيْ رَحْمَتِكَ رَغِبْتُ وَ مِنْ سَخَطِكَ رَهِبْتُ وَ مِنْ عَذَابِكَ اَشْفَقْتُ فَاقْبَلْ نُسُكِيْ وَ اَعْظِمْ اَجْرِيْ وَ تَقَبَّلْ تَوْبَتِيْ وَ ارْحَمْ تَضَرُّعِيْ وَ اسْتَجِبْ دُعَائِيْ وَ اَعْطِنِيْ سُوَالِيْ. اَللّٰهُمَّ لا تَجْعَلْ هٰذَا اٰخِرَ عَهْدِنَا مَنْ هٰذَا الْمَوْقِفِ الشَّرِيْفِ الْعَظِيْمِ وَ ارْزُقْنَا الْعَوْدَ اِلَيْهِ مَرَّاتٍ كَثِيْرَةٍ بِلُطْفِكَ الْعَمِيْمِ.

(ترجمہ) اے اللہ! میں تیری طرف واپس ہوا، تیری رحمت میں رغبت کی، تیری ناخوشی سے ڈرا اور تیرے عذاب سے خوف کیا تو میری عبادت قبول کر، میرا اجر عظیم کر، میری توبہ قبول کر، میری عاجزی قبول کر اور مجھے میرا سوال عطا کر۔ اے اللہ اس شریف بزرگ جگہ میں میری یہ حاضری آخری حاضری نہ کر اور تو اپنی مہربانی سے یہاں بہت مرتبہ آنا نصیب کر۔ (بہارشریعت:۶/۶۹)

☆ مزدلفہ کے حدود میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ هٰذَا جَمْعٌ اَسْئَلُكَ اَنْ تَرْزُقَنِيْ جَوَامِعَ الْخَيْرِ كُلِّهٖ. اَللّٰهُمَّ رَبَّ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَ رَبَّ الرُّكْنِ وَ الْمَقَامِ وَ رَبَّ الْبَلَدِ الْحَرَامِ وَ رَبَّ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ. اَسْئَلُكَ بِنُوْرِ وَجْهِكَ الْكَرِيْمِ اَنْ تَغْفِرَ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَ تَرْحَمَنِيْ وَ تَجْمَعَ عَلَى الْهُدٰى اَمْرِيْ وَ تَجْعَلَ التَّقْوٰى زَادِيْ وَ ذُخْرِيْ وَ الْاٰخِرَةَ مَالِيْ وَ هَبْ لِيْ رِضَاكَ عَنِّيْ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ. يَا مَنْ بِيَدِهِ الْخَيْرُ كُلُّهٗ اَعْطِنِي الْخَيْرَ كُلَّهٗ وَ اصْرِفْ عَنِّي الشَّرَّ كُلَّهٗ. اَللّٰهُمَّ حَرِّمْ لَحْمِيْ وَ عَظْمِيْ وَ شَحْمِيْ وَ شَعْرِيْ وَ سَآئِرَ جَوَارِحِيْ عَلَى النَّارِ. يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

(ترجمہ) اے اللہ! یہ مزدلفہ ہے، میں تجھ سے ہر طرح کی خیر و برکت کے مجموعہ کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! اے مشعر حرام کے رب! اے حجر اسود اور مقام ابراہیم کے رب! اے عزت والے شہر مکہ کے رب! اے مسجد حرام کے رب! میں تجھ سے تیری ذات کریم کے نور کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں کہ میرے سب گناہ بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور میرے کام ہدایت پر جمع کر دے اور تقویٰ کو میرا توشہ و سرمایہ بنا دے اور اچھی آخرت میرا ٹھکانہ بنا دے اور دنیا و آخرت میں مجھے اپنی رضا و خوشنودی عطا فرما۔ اے وہ ذات کریم جس کے دست قدرت میں سب بھلائی ہے! مجھے ہر قسم کی خیر و برکت عطا فرما اور ہر قسم کی برائی سے بچا۔ اے اللہ! میرے گوشت، پوست، ہڈی، چربی اور میرے بال بال اور تمام اعضا کو دوزخ کی آگ پر حرام کر دے، اے بہترین رحم کرنے والے۔ (بہارشریعت:۶/۶۹)

مزدلفہ میں نمازیں

☆ مزدلفہ پہنچ کر مغرب اور عشا دونوں نمازیں ایک ہی اذان و اقامت سے عشا کے وقت میں پڑھیں گے، چاہے جماعت سے پڑھیں یا تنہا پڑھیں۔ (پہلے مغرب کی فرض، پھر عشا کی فرض، پھر مغرب کی سنّتیں اور نوافل، پھر عشا کی سنّتیں، نوافل اور وتر)

☆ اگر رات میں عرفات ہی میں رک گیا یا عرفات سے مزدلفہ کے علاوہ کسی اور راستے سے نکلا تو مغرب کی نماز اپنے وقت میں اور عشا کی نماز اپنے وقت میں پڑھنا ضروری ہے۔

☆ اگر مغرب کے وقت ہی میں مزدلفہ پہنچ گیا تب بھی عشا کے وقت کا انتظار کرنا واجب ہے۔

☆ جو شخص مزدلفہ پہنچا، اگر اس نے مغرب کی نماز راستے میں پڑھ لی یا مزدلفہ پہنچ کر عشا کا وقت شروع ہونے سے پہلے مغرب کی نماز پڑھ لی تو اسے حکم ہے کہ مزدلفہ پہنچنے کے بعد، عشا کا وقت شروع

ہونے کے بعد دوبارہ پڑھے۔

☆ اگر مزدلفہ میں مغرب سے پہلے عشا کی نماز پڑھی تو مغرب کی نماز پڑھنے کے بعد عشا کی نماز دوبارہ پڑھے۔

☆ اگر راستہ میں اتنی دیر ہوگئی کہ طلوعِ فجر کا اندیشہ ہے تو اب راستہ ہی میں دونوں نمازیں پڑھ لے، مزدلفہ پہنچنے کا انتظار نہ کرے۔

☆ مغرب اور عشا کے درمیان سُنّتیں نہ پڑھے، مغرب کی سُنّت بھی عشا کی فرض کے بعد پڑھے۔

☆ اگر مغرب اور عشا کے بیچ میں سُنّت پڑھ لی یا کوئی اور کام کرلیا تو عشا کے فرض کے لیے بھی اقامت کہی جائے گی۔

☆ طلوعِ فجر کے بعد مزدلفہ پہنچا تو سُنّت ترک ہوئی، مگر دَم وغیرہ اس پر واجب نہیں۔

وقوفِ مزدلفہ

☆ مزدلفہ میں وقوف کرتے وقت کوشش یہ ہو کہ مَشعر الحرام (ایک پہاڑی) سے قریب راستے سے ہٹ کر وقوف کریں، اگر بھیڑ بھاڑ کے سبب یہاں جگہ نہ ملے تو ''وادیِ مُحَسِّر'' کے علاوہ پورے مزدلفہ میں جہاں کہیں گنجائش ہو وہاں قیام کریں۔

☆ وادیِ محسر کو وادی النار بھی کہتے ہیں، اس جگہ کو نشان لگا کر واضح کر دیا گیا ہے، اس جگہ وقوف کرنا جائز نہیں۔

☆ وقوفِ مزدلفہ کا وقت طلوعِ فجر سے لے کر اجالا ہونے تک ہے، اس دوران اگر مزدلفہ سے ہو کر گزر بھی گیا تب بھی وقوف ہو گیا، لیکن اگر کسی نے اس وقت کے اندر وقوف نہ کیا تو وقوف فوت ہو گیا اور اس کی وجہ سے دَم واجب ہوگا۔

☆ صبح صادق طلوع ہونے سے پہلے ہی وضو وغیرہ کر کے وقوف کی تیاری کر لیں، فجر کی نماز شروع وقت میں اندھیرے ہی میں

جماعت کے ساتھ ادا کرلیں۔

☆ نماز فجر پڑھنے کے بعد سورج طلوع ہونے سے تھوڑی دیر پہلے تک خشوع وخضوع کے ساتھ ذکرِ الٰہی، تسبیح وتہلیل، حمد وثنا، تلبیہ اور درود اور دعاؤں کے ساتھ وقوف مزدلفہ کریں۔

☆ وقوف عرفات میں جو باتیں ضروری، مستحب اور مکروہ تھیں، وہی باتیں وقوفِ مزدلفہ میں بھی ضروری، مستحب اور مکروہ ہیں۔

☆ اگر کوئی شخص صبح صادق سے پہلے مزدلفہ سے چلا گیا تو اس پر دَم واجب ہوگا، لیکن اگر بیمار ہو، یا عورت ہو، یا ایسا کمزور ہو کہ بھیڑ بھاڑ میں اسے تکلیف کا اندیشہ ہو تو کچھ حرج نہیں۔

☆ اگر کوئی شخص طلوعِ فجر کے بعد نماز پڑھے بغیر مزدلفہ سے چلا گیا تو بُرا کیا، مگر اس پر دَم واجب نہیں۔

☆ مزدلفہ ہی میں جمرات کی رَمی کے لیے ۷۰/ کنکریاں چنیں اور دھو کر اپنے پاس رکھ لیں۔ مزدلفہ سے کنکریاں چننا سُنّت ہے۔

☆ کنکریاں نہ زیادہ چھوٹی ہوں اور نہ ہی بہت بڑی ہوں، بلکہ بڑے چنے یا کھجور کی گٹھلی کے برابر ہوں۔

☆ مزدلفہ کے علاوہ کہیں اور سے بھی کنکریاں چننا جائز ہے۔

حج کا تیسرا دن

☆ حج کا تیسرا دن ۱۰/ ذی الحجہ کو ہے۔

☆ آج کے دن وقوفِ مزدلفہ سے فارغ ہونے کے بعد سورج طلوع ہونے سے کچھ دیر پہلے ہی مزدلفہ سے مِنیٰ کی طرف روانہ ہو جائیں۔

☆ مزدلفہ سے مِنیٰ کی طرف روانہ ہوتے ہوئے راستہ میں یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ اِلَیْکَ اَفَضْتُ وَ مِنْ عَذَابِکَ اَشْفَقْتُ وَ اِلَیْکَ رَجَعْتُ وَ مِنْکَ رَھِبْتُ فَاَقْبَلْ نُسُکِیْ وَ عَظِّمْ اَجْرِیْ وَ ارْحَمْ تَضَرُّعِیْ وَ اقْبَلْ تَوْبَتِیْ وَ اسْتَجِبْ دُعَائِیْ

(ترجمہ) اے اللہ! میں تیری طرف واپس ہوا، تیرے عذاب سے

ڈرا، تیری طرف رجوع کی اور تجھ سے خوف کیا تو میری عبادت قبول کر، میرا اجر زیادہ کر، میری عاجزی پر رحم کر، میری توبہ قبول کر اور میری دعا مستجاب کر۔ (بہارشریعت:۶/۷۴)

☆ راستے بھر ذکر و دعا، تسبیح و تہلیل، درود استغفار اور تلبیہ کثرت سے پڑھتے رہیں۔

☆ جب وادیِ مُحَسِّر (وادیِ مُحَسِّر وہ وادی ہے، جہاں اصحابِ فیل پر ابابیل پرندوں نے کنکریاں برسایا تھا) قریب آئے تو وہاں سے جلدی جلدی تیز قدم بڑھاتے ہوئے یا ہو سکے تو دوڑتے ہوئے گزر جائیں۔

☆ وادیِ مُحسر سے گزرتے ہوئے یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِکَ وَلَا تُھْلِکْنَا بِعَذَابِکَ وَعَافِنَا مِنْ قَبْلِ ذٰلِکَ.

(ترجمہ) اے اللہ! ہمیں اپنے غضب کا شکار نہ کرنا اور اپنے

عذاب سے ہمیں ہلاک نہ کرنا اور اس سے پہلے ہی ہمیں عافیت عطا فرمانا۔ (بہارشریعت:۶/۷۴)

منٰی پہنچ کر

☆ منٰی پہنچ کر اس کی حدود میں داخل ہوتے ہوئے یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ ھٰذِہٖ مِنًی قَدْ اَتَیْتُھَا وَ اَنَا عَبْدُکَ وَ ابْنُ عَبْدِکَ اَسْئَلُکَ اَنْ تَمُنَّ عَلَیَّ بِمَا مَنَنْتَ بِہٖ عَلٰی اَوْلِیَائِکَ. اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْحِرْمَانِ وَ الْمُصِیْبَۃِ فِیْ دِیْنِیْ. یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ. اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَبْلَغَنِیْ سَالِمًا مُّعَافِیًا.

(ترجمہ) اے اللہ! یہ منٰی ہے، میں اس میں حاضر ہو گیا ہوں، میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے بندے کا بیٹا ہوں۔ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھ پر ایسا احسان کر جیسا تو نے اپنے دوستوں پر کیا۔ اے اللہ! میں محرومی اور دینی مصیبت سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اے

بہترین رحم کرنے والے! اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا ہے جس نے مجھے یہاں سلامتی اور عافیت کے ساتھ پہنچایا۔ (احکام حج وعمرہ،ص:۱۴۹)

رَمیِ جمرات

☆ رَمی کا معنی ہے کنکری مارنا اور منٰی کے وہ تین مقامات جن پر کنکریاں ماری جاتی ہیں، ان کو جمرات کہتے ہیں۔

☆ جو جمرہ مسجد خیف سے قریب ہے اس کو جمرۂ اولیٰ (چھوٹا شیطان) کہتے ہیں۔ اس سے آگے والے کو جمرۂ وُسطیٰ (منجھلا شیطان) کہتے ہیں اور جو منٰی کے آخر میں ہے اس کو جمرۂ عُقبیٰ (بڑا شیطان) کہتے ہیں۔

☆ آج (۱۰؍ذی الحجہ کو) صرف جمرۂ عُقبیٰ کی رمی کرنا واجب ہے۔

☆ مزدلفہ سے آپ نے جو ستر (۷۰) کنکریاں چنیں، ان میں سے سات کنکریاں جمرۂ عقبیٰ کو ماریں۔

رَمی کا وقت

☆ ۱۰؍ذی الحجہ کو صرف بڑے شیطان کو کنکری مارنی ہے۔

☆ دسویں تاریخ کی رَمی اگر دسویں اور گیارہویں کی رات میں بھی نہ کی تو اس کی قضا اور دَم دونوں واجب ہوں گے۔

☆ باقی دنوں میں تینوں جمروں کی رمی کی جائے گی۔

☆ رمی کا وقت آج کی صبح سے گیارہویں کی صبح صادق تک ہے، لیکن سورج نکلنے کے بعد سے زوال تک کنکری مارنا سُنّت ہے، زوال کے بعد سے سورج ڈوبنے تک مارنا جائز ہے اور سورج ڈوبنے کے بعد سے صبح صادق تک مکروہ ہے۔

☆ طلوعِ فجر سے پہلے پہلے رَمی کرنے سے واجب ادا ہو جاتا ہے، لیکن بلا عذر اتنی تاخیر کرنا مکروہ ہے۔

☆ عورتیں یا کمزور مرد اگر دن میں کنکری نہ مار سکیں تو رات میں ماریں۔

☆ اگر بھیڑ بھاڑ یا تھکان وغیرہ کی وجہ سے کسی تندرست مرد یا عورت کی طرف سے کوئی کنکری مارے تو اس کی طرف سے ادا نہ ہوگی اور ایسا کرنے سے کفارہ کی قربانی لازم آئے گی۔

رَمی کیسے کریں؟

☆ جمرہ سے کم سے کم چھ سات ہاتھ کے فاصلہ پر اس طرح کھڑے ہوں کہ مِنٰی آپ کے دائیں جانب ہو، کعبہ شریف آپ کے بائیں جانب ہو اور جمرہ آپ کے سامنے ہو۔

☆ اگر بہت زیادہ بھیڑ بھاڑ ہو اور کچلنے کا ڈر ہو تو جہاں ممکن ہو، وہاں کھڑے ہو کر رمی کریں۔

☆ بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھ کر دائیں ہاتھ میں ایک کنکری لے کر ہاتھ خوب اوپر اٹھا کر جمرہ کو ماریں، اسی طرح ایک کے بعد دوسری، ساتوں کنکریاں ماریں۔

☆ ہر کنکری بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھ کر ماریں۔

☆ رَمی کے وقت یہ دعا پڑھنا بھی مستحب ہے:

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ. اَللّٰہُ اَکْبَرُ. رَغْمًا لِّلشَّیْطٰنِ وَحِزْبِہٖ رِضًا لِّلرَّحْمٰنِ. اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّ سَعْیًا مَّشْکُوْرًا وَّ ذَنْبًا مَّغْفُوْرًا.

(ترجمہ) اللہ کے نام سے (شروع)، اللہ بہت بڑا ہے۔ شیطان کو ذلیل کرنے کے لیے اور رحمٰن (عزوجل) کو راضی کرنے کے لیے (رَمی کرتا ہوں)۔ اے اللہ! اس حج کو قبول، اس کوشش کو منظور اور میرے گناہوں کو معاف فرما۔ (بہارشریعت:۶/۴۷)

☆ جمروں کی جڑوں پر کنکریاں مارنا مستحب ہے۔

☆ کنکری کا جمروں پر لگنا شرط نہیں، جمروں کے اردگرد بنی ہوئی دیوار کے اندر کنکری اگر گر جائے تب بھی درست ہے، لیکن اگر دیوار کے باہر گرے تو اس کے بدلے میں دوسری کنکری ماریں۔

رمی کے مسائل

☆ پہلے دن کی پہلی کنکری مارتے ہی لبیک پڑھنا بند کردیں۔

☆ رمی میں سات کنکری مارے، اس سے کم مارنا جائز نہیں۔

☆ اگر بالکل نہ مارا یا صرف تین کنکری مارا تو دم واجب ہے۔

☆ اگر چار یا پانچ یا چھ ہی کنکری مارا تو جتنی چھوٹ گئیں ان کے بدلے میں (صدقۂ فطر کی مقدار) صدقہ کرے۔

☆ کنکری پے در پے مارنا ضروری نہیں، لیکن وقفہ کرنا خلافِ سُنّت ہے۔

☆ سب کنکریوں کو علیحدہ علیحدہ پھینکنا ضروری ہے، اگر ایک ساتھ ساتوں کنکریاں پھینک دیں تو ان کو ایک ہی شمار کیا جائے گا۔

☆ کنکریاں زمین کی جنس سے ہوں، یعنی ایسی چیز جن سے تیمّم جائز ہے، مثلاً کنکر، پتھر، مٹی وغیرہ۔

☆ جو چیزیں زمین کی جنس سے نہیں، مثلاً سونا، چاندی، مینگنی وغیرہ ان

سے رمی جائز نہیں۔

☆ جو کنکریاں مقبول ہو جاتی ہیں، وہ اٹھا لی جاتی ہیں اور جو مقبول نہیں ہوتیں وہ جمروں کے پاس پڑی رہتی ہیں۔ جو کنکریاں جمروں کے پاس پڑی ہوئی ہوں، رمی کے لیے ان کو اٹھانا جائز نہیں۔

☆ اگر معلوم ہو کہ کنکریاں نجس ہیں تو ان سے رَمی کرنا مکروہ ہے اور معلوم نہ ہو تو مکروہ نہیں، لیکن دھو لینا مستحب ہے۔

☆ بلا عذر دسویں ذی الحجہ کی فجر سے طلوع آفتاب تک رمی کرنا بھی مکروہ ہے۔

☆ اگر بالکل رمی نہ کی تب بھی ایک ہی دَم واجب ہوگا۔

☆ چاروں دن کے لیے کنکریاں لی تھیں، لیکن بارہویں تاریخ کی رمی کر کے مکہ جانا چاہتا ہے تو اگر اور کسی کو کنکریوں کی ضرورت ہو تو اسے دے دے، ورنہ کسی پاک جگہ ڈال دے۔ بچی ہوئی کنکریاں جمروں پر پھینکنا مکروہ ہے اور بچی ہوئی کنکریوں کو دفن کرنے کی بھی

ضرورت نہیں۔

☆ جمروں کی رَمی کے لیے جو ترتیب متعین ہے، اس کے خلاف اگر رمی کی تو بہتر ہے کہ دہرالے۔

☆ رَمی کے بعد وہاں نہ ٹھہریں، بلکہ ذکر و دعا میں مشغول اپنے قیام گاہ کی طرف آجائیں اور قربانی کا انتظام کریں۔

جو باتیں رمی کے وقت مکروہ ہیں

(۱) دسویں کی رَمی بلا عذر غروبِ آفتاب کے بعد کرنا۔

(۲) تیرہویں کی رَمی دوپہر سے پہلے کرنا۔

(۳) رَمی میں بڑا پتھر مارنا۔

(۴) بڑے پتھر کو توڑ کر کنکریاں بنانا۔

(۵) مسجد کی کنکریاں مارنا۔

(۶) جمروں کے نیچے جو کنکریاں پڑی ہیں، ان کو اٹھا کر مارنا۔

(۷) ناپاک کنکریاں مارنا۔

(۸) سات سے زیادہ مارنا۔

(۹) قبلہ کے علاوہ اور کسی طرف رُخ کر کے کنکری مارنا۔

(۱۰) جمرہ سے پانچ ہاتھ کم کے فاصلہ پر کھڑا ہونا۔

(۱۱) ترتیب کے خلاف رَمی کرنا۔

(۱۲) مارنے کے بدلے کنکری جمرہ کے پاس ڈال دینا۔

قربانی

☆ دسویں ذی الحجہ کے دن قربانی بھی کی جائے گی۔

☆ یہ قربانی بقرعید والی نہیں، بلکہ حج کے شکرانہ میں کی جاتی ہے۔

☆ حج قران اور تمتع کرنے والوں پر قربانی واجب ہے، اگرچہ فقیر ہو اور حج افراد کرنے والے پر قربانی مستحب ہے، یعنی اگر قربانی نہ کرے تب بھی کچھ حرج نہیں، اگرچہ غنی ہو۔

☆ حاجی نے اگر مکہ شریف میں ۱۵/دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کا ارادہ کیا تو شرعی طور پر وہ مقیم کہلائے گا، لہٰذا اس پر بقرہ عید کی قربانی

بھی واجب ہوگی، لیکن اس میں اس کو اختیار ہے، چاہے تو وہیں کرائے یا اس کے نام سے اس کے وطن میں کی جائے اور لیکن حج کی قربانی حرم کی حدوں میں ہونا ہی ضروری ہے۔

☆ حج قران اور حج تمتع کرنے والے جب تک یہ قربانی نہیں کر لیتے، حَلْق یا تقصیر بھی نہیں کر سکتے، اگر کریں گے تو ان پر دَم واجب ہوگا۔

☆ حج افراد کرنے والے، اس قربانی سے پہلے بھی حَلْق یا تقصیر کر سکتے ہیں۔

☆ اس قربانی کے احکام و مسائل بھی وہی ہیں جو بقرہ عید والی قربانی کے ہیں۔

☆ دنبہ، بکرا، گائے، اونٹ، بھینس وغیرہ کی قربانی جائز ہے۔

☆ ایسا لنگڑا جانور جس کا لنگڑا پن ظاہر ہو، ، ایسا کانا جس کا کانا ہونا ظاہر ہو، بیمار جس کی بیماری ظاہر ہو، اتنا لاغر کہ اس کی ہڈی سے گودا نہ نکل سکے، ایسے جانوروں کی قربانی جائز نہیں۔

☆ حج قران یا حج تمتع کی نیت کیا، لیکن اس قدر محتاج ہے کہ نہ اس کے پاس قربانی کے لائق کوئی جانور ہے، نہ اتنا پیسہ ہے کہ جانور خرید سکے، نہ کوئی سامان ہے جس کو بیچ کر جانور خریدنے بھر کی رقم حاصل ہو سکے، تو ایسا شخص دس روزے رکھے۔

☆ یہ لازم ہے کہ دس روزوں میں سے تین روزے حج کے ایام (یکم شوال سے نویں ذی الحجہ) میں احرام باندھنے کے بعد جب چاہے رکھے، چاہے ایک ساتھ رکھے یا جدا جدا۔ بہتر ہے کہ ساتویں، آٹھویں اور نویں ذی الحجہ کو رکھے۔ باقی سات روزے تیرہویں ذی الحجہ کے بعد جب چاہے رکھے۔

☆ ایسے محتاج لوگ اگر یومِ عرفہ سے پہلے تین روزے نہ رکھیں تو ان کے لیے اب قربانی کرنا ہی واجب ہوگا، اب وہ حَلْق یا تقصیر کرا کے احرام کھول دیں اور ان پر دو دَم واجب ہوگا، ایک قربانی نہ کرنے کی وجہ سے اور دوسرا قربانی سے پہلے حَلْق یا تقصیر کرنے کی وجہ سے۔

حَلْق اور تقصیر

☆ قربانی کرنے کے بعد اب حَلْق یا تقصیر کرنی ہے، یعنی مرد اپنا پورا سر منڈوالے یا کم از کم سر کے بال جتنے بڑے ہیں، اس کا ایک چوتھائی چھوٹے کرالیں، لیکن مرد کے لیے حَلْق یعنی بال منڈوانا بہتر ہے۔ عورتیں اپنے پورے سر کے بالوں کو انگلی کے ایک پورے کے برابر تراش لیں، ان کے لیے حَلْق جائز نہیں۔

☆ سر منڈانے یا بال کتروانے کا وقت ایام نحر (۱۰/۱۱/۱۲/ذی الحجہ) ہے، ان میں پہلا دن سب سے افضل ہے، لیکن قربانی کے بعد ہی حَلْق یا تقصیر کی جائے گی۔

☆ حَلْق یا تقصیر حرم کے اندر کرانا واجب ہے اور منٰی میں کرانا سُنّت ہے۔ اگر حرم سے باہر کیا تو دَم واجب ہوگا۔

☆ اب حَلْق یا تقصیر کرنے کے بعد (بیوی کے ساتھ مباشرت اور بوسہ وغیرہ لینے کے علاوہ) احرام کی ساری پابندیاں ختم ہوگئیں، احرام

کے کپڑے اتار کر سلے ہوئے کپڑے پہن لیں۔

حَلْق اور تقصیر کیسے؟

☆ قبلہ کی طرف منہ کر کے بیٹھ جائیں۔

☆ اپنے سر کے دائیں جانب سے حَلْق یا تقصیر شروع کریں یا کرائیں۔

☆ حَلْق یا تقصیر کے وقت یہ تکبیر درمیانی آواز سے پڑھتے رہیں:

اَللّٰہُ اَکْبَرُ. اَللّٰہُ اَکْبَرُ. لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ. وَ لِلّٰہِ الْحَمْدُ.

(بہار شریعت: ۶/۷۶)

☆ حَلْق یا تقصیر کے بعد دعائیں قبول ہوتی ہیں، لہٰذا اس وقت اپنے لیے، اپنے والدین، اساتذہ، احباب اور رشتہ داروں اور تمام امتِ مسلمہ کے لیے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں دعا کریں۔

☆ جس کے سر کے بال کسی وجہ سے جھڑ گئے ہوں وہ بھی اپنے سر پر استرہ پھروالے یا خود سے پھیر لے۔

☆ اسی طرح جو لوگ ایک دن میں کئی بار عمرہ کریں تو ہر بار اپنے سر پر استرہ پھروائیں یا خود سے پھیر لیں۔

☆ سر منڈانے کے بعد مونچھیں ترشوانا، ناف کے نیچے اور بغل کے بال دور کرنا مستحب ہے۔

حَلْق اور تقصیر کے مسائل

☆ جب احرام سے باہر نکلنے کا وقت آگیا تو مُحرِم اپنا یا دوسرے کا سر مونڈ سکتا ہے، اگرچہ جس کا سر مونڈ رہا ہے وہ بھی حالت احرام میں ہو مگر رَمی اور قربانی کر چکا ہو یا عمرہ کرتے وقت سَعی کر چکا ہو۔

☆ اگر بال ہیں، لیکن سر میں پھوڑی وغیرہ ہے کہ منڈانے میں تکلیف ہو اور بال اتنے چھوٹے ہوں کہ تقصیر بھی نہیں کرواسکتا ہے تو معاف ہے۔ اس کے لیے بھی سر منڈانے والے یا بال کتروانے والے کی طرح سب چیزیں حلال ہوگئیں، لیکن بہتر ہے کہ ۱۲/ذی الحجہ تک بہ دستور ان چیزوں سے پرہیز کرے۔

☆ عورتوں کو بال منڈوانا حرام ہے، وہ صرف انگلی کے ایک پور کے برابر بال کتروالیں۔

☆ مفرد اگر قربانی کرے تو اس کے لیے مستحب یہ ہے کہ قربانی کے بعد حَلْق کرے، اگر حَلْق کے بعد قربانی کی جب بھی حرج نہیں۔

☆ تمتع اور قران والے پر قربانی کے بعد حَلْق کرنا واجب ہے، اگر قربانی سے پہلے حَلْق یا تقصیر کیا تو دَم واجب ہوگا۔

☆ جب تک حَلْق یا تقصیر نہ کرے، اس وقت تک احرام کی حالت میں جو چیزیں حرام تھیں، حلال نہ ہوں گی۔

☆ اگر بارہویں تک حَلْق یا تقصیر نہ کیا تو دَم لازم آئے گا، اس لیے کہ اس کے لیے یہی وقت مقرر تھا۔

☆ اگر منڈانے یا کتروانے کے علاوہ کسی اور صورت (مثلاً چونا وغیرہ لگا کر یا کوئی کیمیکل استعمال کر کے) سے بال دور کیا تب بھی درست ہے۔

☆ بال دفن کردیں۔ (حج کے علاوہ بھی جب کبھی بال یا ناخن تراشیں تو دفن کردیا کریں)

☆ حَلْق یا تقصیر سے پہلے اگر خط بنوالیا یا ناخن ترشوالیا تب بھی دَم لازم آئے گا۔

☆ حَلْق یا تقصیر کے بعد (عورت کے ساتھ صحبت کرنے، شہوت کے ساتھ اس کو چھونے، بوسہ لینے، شرم گاہ دیکھنے کے علاوہ) جو جائز چیزیں احرام کی حالت میں حرام ہوئی تھیں، سب حلال ہوگئیں۔ عورت طوافِ زیارت کے بعد حلال ہوگی۔

طوافِ زیارت

☆ اللہ تبارک وتعالیٰ کا فرمان عالی شان ہے:

ثُمَّ لْيَقْضُوْا تَفَثَهُمْ وَلْيُوْفُوْا نُذُوْرَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ. (سورۂ حج، آیت:۲۹)

(ترجمہ) پھر اپنا میل کچیل اتاریں اور اپنی منّتیں پوری کریں اور

اس آزاد گھر کا طواف کریں۔ (کنزالایمان)

☆ حلق یا تقصیر کرنے کے بعد دسویں ذی الحجہ کو طوافِ زیارت کریں۔

☆ یہ طواف حج کا دوسرا فرض اور آخری رکن ہے، اس کو ادا کرنے کے بعد حج مکمل ہوجائے گا۔

☆ اس کو طوافِ حج، طوافِ رکن، طوافِ فرض اور طوافِ افاضہ بھی کہتے ہیں۔

☆ اس طواف کا وقت دسویں ذی الحجہ کے طلوع فجر کے بعد سے بارہویں ذی الحجہ کے غروب آفتاب سے پہلے تک ہے، لیکن دسویں ذی الحجہ کو کرنا افضل ہے۔

طوافِ زیارت کیسے؟

☆ دسویں تاریخ کو رمی، قربانی اور حلق وغیرہ سے فارغ ہونے کے بعد مسنون طریقے پر غسل کریں، باوضو سلے ہوئے کپڑے پہنیں، خوشبو لگائیں۔

☆ قربانی کا گوشت کھا کر بہتر ہے کہ مکہ مکرمہ کی طرف پیدل روانہ ہو

جائیں، اگر سواری پر بھی جائیں تو کوئی حرج نہیں۔

☆ راستہ بھر ذکر و دعا میں مشغول رہیں۔

☆ جس طرح پہلے نفل طواف کیے اسی طرح یہ طواف بھی کریں، اس طواف میں بھی وہی دعائیں وغیرہ پڑھیں۔

☆ اگر آپ حج قران یا حج افراد کررہے ہیں، تو طواف قدوم میں یا حج تمتع کررہے ہیں، تو حج کا احرام باندھنے کے بعد کسی نفلی طواف میں رَمَل کرلیا ہے تو طوافِ زیارت میں رَمَل نہ کریں۔ ورنہ اس طواف میں بھی رَمَل کریں۔

☆ یہ طواف سلے ہوئے کپڑوں میں ہوتا ہے، اس میں اضطباع نہیں۔

☆ طواف کے سات پھیرے مکمل کرنے کے بعد مقام ابراہیم کے پاس آکر اسی طرح دو رکعت نماز پڑھیں، نماز کے بعد نمازِ طواف کے بعد کی دعا پڑھیں۔

☆ ملتزم پر آکر دستور کے مطابق ملتزم سے لپٹ کر دعا مانگیں۔

☆ آبِ زمزم نوش کریں۔

☆ حج کی سعی اگر پہلے نہ کی ہو تو اب حسبِ دستور سعی کریں۔

☆ اس سعی کا طریقہ وہی ہے جو پیچھے مذکور ہوا۔

☆ اس سعی میں بھی وہی دعائیں پڑھی جائیں گی۔

☆ سعی کے بعد مسجد حرام میں مَطاف کے قریب دو رکعت نفل نماز پڑھیں۔

☆ مبارک ہو! اب آپ کے حج کے ارکان مکمل ہوگئے، اب صرف دو یا تین دن منیٰ میں قیام اور دوران قیام جمروں کی رَمی باقی رہ گئی ہے، لہٰذا اس طواف کے بعد منیٰ واپس آجائیں۔ دسویں، گیارہویں اور بارہویں کی راتیں منیٰ میں گزارنا سُنّت ہے۔

طوافِ زیارت کے مسائل

☆ اس طواف کے بھی سات پھیرے کیے جائیں گے، جن میں سے چار پھیرے فرض ہیں کہ ان کے بغیر نہ طواف ہوگا اور نہ ہی حج صحیح

ہوگا۔

☆ اس طواف کے سات پھیرے لگانا واجب ہے، اگر چار پھیرے کے بعد سات مکمل نہ کیے تو دَم واجب ہوگا۔

☆ بیہوش یا کسی معذور کو اپنی پیٹھ پر لاد کر یا کسی اور چیز پر اٹھا کر طواف کرایا اور اس میں اپنے طواف کی نیت بھی کر لی تو دونوں کے طواف ہو گئے۔

☆ اس طواف میں بھی نیت شرط ہے، اگر بغیر نیت کے پھیرے لگایا تو طواف ادا نہ ہوا، البتہ یہ کوئی ضروری نہیں کہ طوافِ زیارت ہی کی نیت کرے، بلکہ اگر صرف طواف کی نیت سے بھی پھیرے لگا لیے تب بھی طواف درست ہوا۔

☆ حج قران یا حج افراد کرنے والوں نے اگر طواف قدوم میں یا حج تمتع کرنے والے نے حج کا احرام باندھنے کے بعد کسی نفلی طواف میں رَمَل اور سعی دونوں نہیں کیا یا وہ طواف بے وضو کیا، یا ان میں صرف

رَمَل کیا، تو طوافِ زیارت میں بھی رَمَل اور سعی دونوں کریں۔

☆ کمزور شخص اور عورتیں اگر بھیڑ کی وجہ سے دسویں کو طوافِ زیارت کے لیے نہیں جا سکیں تو گیارہویں تاریخ کو طوافِ زیارت کریں۔

☆ اگر گیارہویں کو بھی بھیڑ بھاڑ بہت زیادہ رہی تو بارہویں کو بھی یہ طواف کرنا درست ہے۔ البتہ اس سے زیادہ تاخیر کرنے کی صورت میں جرمانہ میں ایک قربانی کرنی ہوگی۔

☆ عورت کو اگر حیض یا نفاس آ گیا تو ان کے ختم ہونے کے بعد طواف کرے۔ اگر بارہویں تک بھی حیض ختم نہ ہوا تو اس کے بعد تک انتظار کرے، جب حیض ختم ہوا اس وقت غسل کر کے طواف کرے۔ اس تاخیر کی وجہ سے عورت پر دم بھی واجب نہیں۔

☆ حیض یا نفاس سے اگر بارہویں تاریخ کو ایسے وقت پاک ہوئی کہ سورج ڈوبنے سے پہلے نہا، دھو کر طواف کے چار پھیرے لگا سکتی تھی پھر بھی تاخیر کی، یا حیض و نفاس آنے سے پہلے اس کو اتنا وقت ملا تھا

کہ طواف کر سکتی تھی، مگر نہ کیا تو جرمانہ میں ایک قربانی کرنی ہوگی۔

☆ اس طواف کے بعد عورتوں کے ساتھ صحبت کرنا، اس کو شہوت کے ساتھ اس کو چھونا، بوسہ لینا وغیرہ امور بھی حلال ہو جائیں گے۔

☆ اگر یہ طواف نہ کیا تو اگر چہ کئی سال گزر جائیں، عورتیں اس کے لیے حلال نہ ہوں گی۔

☆ یہ طواف نہ قضا ہوتا ہے نہ ہی اس کا بدل دیا جاتا ہے، اگر کوئی شخص طواف کے بغیر وطن آ گیا تب بھی اس کے ذمہ طواف کرنا ضروری ہوگا اور زندگی بھر میں جب تک ادا نہ کر لے، اس کا ادا کرنا فرض ہی رہے گا، البتہ تاخیر کی وجہ سے دم واجب ہوگا۔

☆ اگر کوئی شخص دس یا گیارہ کو طواف کے لیے گیا تو واپس آ کر رات منٰی ہی میں گزارے۔

توجہ دیں!

☆ دسویں ذی الحجہ کو جمرۂ عقبٰی کی رَمی ضروری ہے، دوسرے دنوں میں نہیں کی جا سکتی۔

☆ جمرۂ عقبٰی کی رمی کے بعد قربانی، پھر حَلق و تقصیر پھر طوافِ زیارت دسویں تاریخ کے علاوہ گیارہویں یا بارہویں کو بھی کیے جا سکتے ہیں۔ لہٰذا جن ایام میں آپ کو زیادہ سہولت اور آسانی ہو، ان دنوں میں قربانی، حَلق و تقصیر اور طوافِ زیارت کریں۔

☆ حج قران اور تمتع والے قربانی سے پہلے حلق و تقصیر نہیں کرا سکتے، حلق و تقصیر کے بغیر احرام کھولنا بھی جائز نہیں، خلاف ورزی کی صورت میں دَم دینا ہوگا۔

حج کا چوتھا دن

☆ حج کا چوتھا دن گیارہ ذی الحجہ ہے۔

☆ آج کے دن منٰی میں ظہر کی نماز کے بعد تینوں جمرات کی رمی کرنا

واجب ہے۔

☆ اس رمی کے بھی سب مسائل ویسے ہی ہیں جو پچھلی رمی کے بیان میں ذکر ہوئے۔

☆ آج کی رمی کا سُنّت طریقہ یہ ہے کہ پہلے جمرۂ اولیٰ (بڑے شیطان) پھر جمرۂ وسطیٰ (منجھلے شیطان) پھر جمرۂ عُقبٰی (چھوٹے شیطان) کوسات سات کنکریاں ماری جائیں۔

☆ تینوں جمروں کوکنکریاں مارتے ہوئے قبلہ کی طرف رخ ہو۔

☆ پہلے پکے بعد دیگرے سات کنکریاں جمرۂ اولیٰ پر ماریں۔

☆ ہر کنکری مارتے وقت بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہیں اور پیچھے رَمیِ جمرات کی جو دعا لکھی گئی، وہ دعا بھی پڑھیں۔

☆ یہ قبولیت کا وقت ہے،لہٰذا پہلے جمرہ کی رَمی سے فارغ ہونے کے بعد وہاں سے ہٹ کر قبلہ کی طرف منہ کر کے کم از کم آٹھ دس منٹ ہاتھ اٹھا کر ذکر ودعا اور درود شریف پڑھیں۔

☆ جمرۂ اولیٰ کوکنکریاں مارنے کے بعد جمرہ وُسطیٰ کے پاس آئیں اور اسی طرح اسے بھی سات کنکریاں یکے بعد دیگرے، دعائیں پڑھتے ہوئے ماریں، پھر وہاں سے بھی کچھ قدم ہٹ کر قبلہ رو کھڑے ہو کر آٹھ، دس منٹ ذکر و دعا کریں اور درود شریف پڑھیں۔

☆ جمرۂ وُسطیٰ کوکنکریاں مارنے کے بعد جمرۂ عُقبٰی کے پاس آئیں اور اسی طرح اسے بھی سات کنکریاں یکے بعد دیگرے، دعائیں پڑھتے ہوئے ماریں، اس جمرہ کی رَمی کے فوراً بعد ذکر و دعا میں مشغول اپنی قیام گاہ کی طرف واپس آجائیں، کیوں کہ جمرۂ عقبٰی کی رمی کے بعد دعا کے لیے وہاں ٹھہرنا خلاف سُنّت ہے۔

حج کا پانچواں دن

☆ حج کا پانچواں دن بارہ ذی الحجہ ہے۔

☆ گیارہ ذی الحجہ کی رَمی کی طرح اس دن بھی رَمی کرنی ہے۔

☆ اس رَمی کا طریقہ، ترتیب، احکام و مسائل بھی وہی ہیں، جو گیارہ تاریخ کی رمی کے ہیں۔

☆ ۱۲/ذی الحجہ کی رمی کے بعد غروب آفتاب سے پہلے پہلے مکہ واپس جاسکتے ہیں، لیکن غروب کے بعد مِنٰی سے نکلنا مکروہ ہے۔

☆ اگر مِنٰی میں تیرہویں ذی الحجہ کی صبح تک رکے رہ گئے تو اب اس دن کی رَمی بھی واجب ہوگئی، اب بغیر رَمی کیے مِنٰی سے نکلنا جائز نہیں، ورنہ دَم واجب ہوگا۔ یہ رَمی بھی زوال کے بعد ہی کی جائے گی۔

☆ تیرہویں کو اگر رکے اور رَمی کیے تو اس کا طریقہ، احکام و مسائل بھی گیارہویں اور بارہویں ذی الحجہ کی رمی کی طرح ہوں گے۔

☆ تیرہ ذی الحجہ کے بعد ہر طرح کی رَمی کا وقت ختم ہو جائے گا، خواہ قضا ہو یا ادا۔

مکہ شریف کو واپسی

☆ مِنٰی کے سارے معمولات مکمل کرنے کے بعد مکہ شریف واپس آجائیں۔

☆ جو حضرات میقات کے باہر سے آئے ہیں، اب ان پر حج کا صرف ایک واجب طواف، طوافِ رخصت باقی رہ گیا ہے۔

مکہ میں قیام کے دوران

۱۳/ذی الحجہ سے لے کر جب تک آپ کا قیام مکہ شریف میں رہے، اس دوران:

☆ آپ سے جس حد تک ممکن ہو، حضور رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب سے، اپنے والدین کی جانب سے، اپنے اساتذہ کی جانب سے، ہو سکے تو اس فقیر کی جانب سے، اور بھی آپ اپنے دوست واحباب، رشتہ داروں کی جانب سے جتنے چاہیں عمرے ادا کرتے رہیں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے

خانۂ کعبہ کے پچاس طواف کیے، وہ گناہوں سے ایسے پاک ہو جاتا ہے، جیسے آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو۔

☆ کثرت کے ساتھ نفلی طواف کریں۔
☆ کم از کم ایک ختم (یا جتنا ممکن ہو) قرآن شریف کی تلاوت کریں۔
☆ آبِ زمزم خوب پئیں۔
☆ حطیم کے اندر نفل نمازیں پڑھیں۔
☆ ملتزم سے لپٹ کر دعائیں کریں۔
☆ حجرِ اسود کو بوسہ دیں۔
☆ کعبہ شریف کو بار بار دیکھیں۔
☆ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں بار بار دعائیں مانگیں۔
☆ ان کے علاوہ مکہ شریف کے متبرک مقامات کی زیارت بھی کریں۔ (اس کی تفصیل ہماری کتاب ''حج کیوں؟'' میں ملاحظہ فرمائیں)

طوافِ رخصت

☆ طوافِ رخصت کو طوافِ وداع اور طوافِ صدر بھی کہتے ہیں۔
☆ جو لوگ میقات کے باہر سے آئے ہیں، ان پر طوافِ رخصت واجب ہے۔
☆ جب مکہ شریف سے رخصت ہونے کا ارادہ کریں تو سلے ہوئے کپڑوں ہی میں رَمَل، سعی اور اضطباع کے بغیر طوافِ رخصت ادا کریں۔
☆ اس طواف کا طریقہ بھی دوسرے اور طوافوں ہی کی طرح ہے۔ اس میں بھی وہی دعائیں پڑھی جائیں جو اور طوافوں میں پڑھی گئیں۔
☆ طواف کے بعد دو رکعت نمازِ طواف پڑھیں، نمازِ طواف کے بعد کی دعا پڑھیں، پھر خوب پیٹ بھر کر زمزم پئیں، چہرے اور بدن پر بھی ملیں، زمزم پیتے وقت بار بار کعبہ شریف کی طرف حسرت بھری نگاہوں سے دیکھیں، زمزم پینے کے بعد کعبہ شریف کے دروازے

کے سامنے کھڑے ہو کر چوکھٹ کو بوسہ دیں اور بار بار حاضری کی دعا مانگیں، دعائے جامع اور یہ دعا پڑھیں:

اَلسَّآئِلُ بِبَابِکَ یَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ وَ مَعْرُوْفِکَ وَ یَرْجُوْا رَحْمَتَکَ.

(ترجمہ) اے اللہ! یہ سوالی تیرے در پر کھڑا تیرے فضل و کرم کا سوال کرتا ہے اور تیری رحمت کا امیدوار ہے۔ (بہارِ شریعت:۶/۸۲)

اب ملتزم پر حاضری دیں، کثرت کے ساتھ تسبیح و تہلیل، توبہ و استغفار اور درود شریف پڑھیں، ساتھ ہی یہ دعا بھی پڑھیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدَانَا لِهٰذَا وَ مَا کُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْ لَا اَنْ هَدَانَا اللّٰهُ. اَللّٰهُمَّ فَکَمَا هَدَیْتَنَا لِهٰذَا فَتَقَبَّلْهُ مِنَّا وَ لَا تَجْعَلْ هٰذَا اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنْ بَیْتِکَ الْحَرَامِ وَ ارْزُقْنَا الْعَوْدَ اِلَیْهِ حَتّٰی تَرْضٰی عَنَّا بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ. وَ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ.

(ترجمہ) تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں، جس نے ہمیں ہدایت کی اور اگر اللہ ہمیں ہدایت نہ دیتا تو ہم ہرگز ہدایت نہ پاتے۔ اے اللہ! جیسے تو نے ہمیں ہدایت دی ایسے ہی تو ہماری حاضری کو قبول فرما اور اپنے مقدس گھر کی ہماری حاضری کو آخری حاضری نہ بنانا اور ہمیں یہاں بار بار آنے کی سعادت نصیب فرما تاکہ تو اپنی رحمت کے صدقے ہم سے راضی ہو جائے اے بہترین رحم کرنے والے! حمد و ثنا ہے اللہ کے لیے جو سارے جہاں کا مالک ہے اور اللہ تعالیٰ درود و سلام نازل فرمائے ہمارے آقا حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اور ان کی آل اور تمام صحابہ پر۔

(بہارِ شریعت:۶/۸۲-۸۳)

☆ اس کے بعد حجرِ اسود کو بوسہ دیں پھر یہ دعا پڑھ کر بیت اللہ سے

رخصت ہوں:

یَا یَمِیْنَ اللّٰہِ فِیْ اَرْضِہٖ اِنِّیْ اُشْھِدُکَ وَ کَفٰی بِاللّٰہِ شَھِیْدًا. اِنِّیْ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَ اَنَا اُوَدِّعُکَ ھٰذِہِ الشَّھَادَۃَ لِتَشْھَدَ لِیْ بِھَا عِنْدَ اللّٰہِ تَعَالٰی فِیْ یَوْمِ الْقِیَامَۃِ یَوْمَ الْفَزَعِ الْاَکْبَرِ. اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُشْھِدُکَ عَلٰی ذٰلِکَ وَ اُشْھِدُ مَلٰٓئِکَتَکَ الْکِرَامَ. وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَ صَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ.

(ترجمہ) اے اللہ کے یمین! میں تجھے گواہ بناتا ہوں اور اللہ کی گواہی کافی ہے، میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور میں تیرے پاس اس شہادت کو امانت رکھتا ہوں تا کہ قیامت کے دن

جو بڑی گھبراہٹ کا دن ہے، تو میرے لیے اس کی شہادت دے گا۔ اللہ کی رحمتیں نازل ہوں ہمارے آقا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، آپ کی آل اور آپ کے تمام صحابہ پر۔ (بہارشریعت:۶/۸۳)

☆ رخصت کے وقت اگر عورت کو حیض یا نفاس آنا شروع ہو گیا تو اس پر یہ طواف واجب نہیں۔

☆ صرف حج کرنے والوں پر یہ طواف واجب ہے، جس نے صرف عمرہ کیا اس پر یہ طواف واجب نہیں۔

☆ واپسی کا ارادہ تھا اور طوافِ رخصت کر لیے، پھر کسی وجہ سے رُک گیے، تو اگر اقامت کی نیت نہ کی ہو تو وہی طواف کافی ہوگا، مگر دوبارہ طواف کر لینا مستحب ہے، تا کہ آخری کام طواف کرنا رہے۔

☆ طوافِ رخصت میں محض طواف کی نیت ضروری ہے، اس کی نیت میں طوافِ واجب یا طوافِ رخصت ہونا کوئی ضروری نہیں۔

☆ حیض والی عورت مکہ مکرمہ سے نکلنے سے پہلے پاک ہوگئی تو اس پر یہ

طواف واجب ہے اور اگر نکلنے کے بعد پاک ہوئی تو اس کو واپس لوٹ کر طواف کرنا ضروری نہیں۔ اگر میقات سے باہر نکلنے سے پہلے واپس آ گئی تو طواف واجب ہو گیا۔

جب رخصت ہوں

☆ جب کعبہ شریف سے رخصت ہوں تو کعبہ کی طرف منہ کر کے الوداعی زیارت کرتے ہوئے الٹے پیر چلیں یا سیدھے چلتے ہوئے مڑ مڑ کر خانۂ کعبہ کو حسرت بھری نگاہوں سے دیکھتے رہیں۔

☆ خانۂ کعبہ کے فراق میں روتے ہوئے، آنسو بہاتے ہوئے رخصت ہوں۔

☆ رخصت ہوتے وقت یہ دعا پڑھیں "**اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّکَ اِلٰی مَعَادٍ**" (بے شک جس نے تم پر قرآن (کے احکام پر عمل وغیرہ کرنا) فرض کیا، وہ ضرور تمہیں اس جگہ واپس لائے گا جہاں لوٹنا چاہتے ہو) ان شاء اللہ اس کی برکت سے

بار بار حاضری نصیب ہوگی۔

☆ سُنّت یہ ہے کہ باب الوداع (**بابُ مَلِک فَھد**) سے نکلیں۔

☆ مسجد حرام سے نکلنے کے بعد اپنی وُسعت کے مطابق صدقہ کریں۔

عورتوں کے لیے رخصتیں

☆ عورتیں حج کے لیے اپنے شوہر یا کسی مَحرم کے ساتھ جائیں۔ اگر مَحرم ساتھ جانے کے لیے تیار نہیں تو انتظار کریں۔ مَحرم کے ساتھ جانے کے لیے تیار نہ ہونے کی صورت میں عورتیں کسی سے حجِ بدل بھی کرواسکتی ہیں۔

☆ عورتیں طواف کے علاوہ باقی حج کے تمام اعمال حیض و نفاس (ناپاکی) کی حالت میں ادا کرسکتی ہیں۔ اس لیے کہ طواف مسجد کے حدود میں کرنا ہوتا ہے۔

☆ اگر حیض یا نفاس شروع ہو جائے تو عورتوں کو انتظار کرنا چاہئے، پھر پاک ہونے کے بعد غسل کر کے طواف اور سعی کریں۔

☆ ناپاکی کی وجہ سے اگر طواف اور سعی وقت پر نہ کرسکیں تو ان پر دَم یا صدقہ وغیرہ کچھ بھی واجب نہیں۔

☆ عورتیں حیض یا نفاس کی حالت میں احرام باندھ سکتی ہیں، مگر احرام کے بعد نفل نہ پڑھیں، صرف نیت کرکے لبیک پڑھ لیں۔

☆ عورتیں حیض و نفاس کی حالت میں تلبیہ، دعائیں، توبہ و استغفار، ذکر و وظائف وغیرہ پڑھ سکتی ہیں۔

☆ اگر مکہ شریف سے رخصت کا ارادہ کرنے کے بعد حیض شروع ہوگیا اور رکنے کی گنجائش نہیں تو طوافِ رخصت کیے بغیر واپس ہوسکتی ہیں، اس کی وجہ سے ان پر دَم یا کفارہ بھی واجب نہیں۔

☆ عورتیں احرام کی حالت میں سلے ہوئے کپڑے پہنیں، سر کو اچھی طرح ڈھانکیں اور چہرہ کھلا رکھیں۔

☆ عورتیں احرام کی حالت میں رنگین کپڑے پہن سکتی ہیں، دستانے، موزے اور زیورات بھی پہن سکتی ہیں۔

☆ احرام کی حالت میں زعفران یا اور کسی خوشبودار رنگ میں رنگے ہوئے کپڑے پہننا عورتوں کے لیے جائز نہیں۔

☆ احرام کی حالت میں مرد و عورت دونوں کو دانت صاف کرنے کے لیے خوشبودار منجن، ٹوتھ پیسٹ وغیرہ استعمال کرنا جائز نہیں، احرام کی حالت میں مسواک سے دانت صاف کریں۔

☆ عورتیں لبیک آہستہ آواز سے کہیں۔

☆ عورتیں طواف میں رَمَل اور اضطباع بھی نہ کریں۔

☆ حجرِ اسود کے استلام کے لیے مردوں کے بیچ میں نہ گھسیں، اگر جگہ خالی ہو تو استلام کرلیں، ورنہ دور ہی سے ہاتھ سے اشارہ کرکے اپنے ہاتھوں کو چوم لیں۔

☆ رکنِ یمانی کو چھونے کے لیے عورتیں مردوں کے بیچ میں نہ گھسیں۔

☆ سعی کرتے وقت مِیلَین اَخضَرین (دو سبز ستونوں) کے درمیان عورتیں نہ دوڑیں۔

☆ احرام کھولنے کے لیے صرف انگلی کے ایک پور کے برابر بال کتروائیں۔

نابالغ بچے

☆ نابالغ بچوں پر حج فرض نہیں، لیکن اگر حج کے موقع پر کوئی شخص اپنے نابالغ بچوں کو بھی ساتھ لے جائے تو ان بچے، بچیوں کا یہ حج نفلی ہوگا اور بالغ ہونے کے بعد اگر وہ استطاعت والے ہیں تو ان پر بھی حج فرض ہوگا۔

☆ حج یا عمرہ کے موقع پر اگر بچے ساتھ ہوں تو ان کو بھی بغیر سلے ہوئے کپڑے پہنائے جائیں۔

☆ بچے کا باپ یا اس کا بھائی (جو بھی ساتھ ہو) اپنے احرام کے ساتھ بچے کے احرام کی بھی نیت کرے اور اپنے تلبیہ کے ساتھ ان کے لیے بھی تلبیہ پڑھے۔

☆ بچہ اگر خود حج وعمرہ کے افعال ادا کرسکتا ہو تو خود کرے، ورنہ باپ

اپنے بچے کو گود میں لے کر اپنی اور بچے کی طرف سے حج وعمرہ کے افعال ادا کرے۔

☆ اگر بچہ حج کے کچھ اعمال ادا نہ کرسکا یا احرام کے منافی کوئی کام کر بیٹھا یا باپ نے اپنے بچے کی طرف سے احرام باندھا تھا اور باپ نے کوئی احرام کے منافی کام کیا تو نہ بچے پر کفارہ ہے اور نہ ہی باپ پر اپنے بچے کی طرف سے کوئی کفارہ وغیرہ واجب ہے۔

عمرہ کا طریقہ

عمرہ کا طریقہ یہ ہے کہ عمرہ کے لیے احرام کے کپڑے پہن کر سر پر چادر رکھ کر دو رکعت نماز پڑھیں، سلام پھیرتے ہی چادر سر سے ہٹا دیں اور احرام کی نیت کریں، نیت کے الفاظ (اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اُرِیۡدُ الۡعُمۡرَۃَ فَیَسِّـرۡھَـا لِیۡ وَ تَقَبَّلۡھَا مِنِّیۡ) زبان سے دہرالیں اور تلبیہ کہیں۔ تلبیہ کہتے ہی احرام کی ساری پابندیاں شروع ہوجائیں گی۔

دعائیں پڑھتے ہوئے، تلبیہ کہتے ہوئے، باب السلام سے

مسجد حرام میں داخل ہوں، اضطباع کریں، حجر اسود کے پاس آ کر اس کا استلام کریں اور تلبیہ کہنا بند کر دیں۔ اب طواف شروع کریں اور بدستور دعائیں پڑھتے ہوئے، حجر اسود کا استلام کرتے ہوئے طواف کے سات پھیرے مکمل کریں، شروع کے تین پھیروں میں رَمَل بھی کریں۔ طواف کے بعد مقام ابراہیم پر یا جہاں کہیں جگہ ملے دو رکعت واجب الطّواف پڑھیں، معمول کے مطابق ملتزم پر حاضری دیں اور آب زمزم پیئیں، ہر مقام پر مخصوص دعائیں پڑھتے رہیں۔

اب حجر اسود کا استلام کرنے کے بعد سعی کے لیے مروہ پہاڑی پر آجائیں (یہ جدید مسعٰی کے اعتبار سے ہے، قدیم مسعٰی میں صفا سے سعی شروع کرنے کا حکم تھا) اور مروہ سے صفا کے درمیان سعی کے سات پھیرے یا کم از کم چار پھیرے لگائیں۔ سعی کے بعد حلق یا تقصیر کرا کے احرام کھول دیں اور مسجد حرام میں آ کر دو رکعت نفل ادا کریں۔

نوٹ: عمرہ کے ارکان کے احکام و مسائل بھی حج ہی کی طرح ہیں۔

حج کے جدید مسائل

زمانے کے بدلتے ہوئے حالات کی وجہ سے حج کے دوران نئے قسم کے مسائل بھی درپیش ہوتے ہیں، حاجی کو ان سے بھی آگاہ ہونا ضروری ہے۔ جدید قسم کے چند مسائل اور ان کے احکام محقق مسائل جدیدہ حضرت علامہ مفتی نظام الدین صاحب قبلہ کی تحقیقات کی روشنی میں بیان کیے جا رہے ہیں، انہیں خوب اچھی طرح ذہن نشیں کر لیں۔

خوشبو والے صابن کا استعمال

مُحرِم کو خوشبو آمیز صابن اور شیمپو ہاتھ یا بدن یا سر میں نہ لگانا چاہیے، یہ شرعاً مکروہ و ناپسندیدہ ہے اور اس کی وجہ سے مرتکب کے ذمہ صدقہ لازم آئے گا۔ یہ حکم اس صابن اور شیمپو کا ہے، جس میں ہلکی خوشبو ملائی گئی ہو۔ اگر کسی صابن یا شیمپو میں وافر مقدار میں تیز خوشبو شامل ہو اور اسے بدن پر لگا دیکھ کر لوگ یہ سمجھیں یا کہیں کہ خوشبو لگی ہے تو دم واجب ہوگا۔ بغیر خوشبو والے صابن کا استعمال جائز ہے۔

لانڈری میں دھلے گئے احرام کے کپڑے

احرام کی حالت میں لانڈری سے دھل کر آئے خوشبو والے احرام کے کپڑے کا استعمال جائز نہیں، کیوں کہ ان کپڑوں سے خوشبو پھوٹنے کا مطلب یہ ہے کہ ان پر خوشبو کا چھڑکاؤ ہوتا ہے، یا خوشبو لگائی جاتی ہے یا انہیں کسی ذریعہ سے خوشبو میں بسا دیا جاتا ہے اور بہر حال یہ خوشبو کثیر ہو تو دَم واجب ہے اور قلیل ہو تو صدقہ۔

خوشبودار بستر پر سونا

اگر گدے، چادروں اور فرش وغیرہ پر خوشبو لگی ہو تو احرام کی حالت میں انہیں استعمال کرنا ممنوع ہے، جب کہ ان سے خوشبو چھوٹ کر بدن یا احرام کے کپڑے میں لگے یا وہ خوشبو اس میں بھی بس جائے کہ یہ جرم ہے۔ اب اگر خوشبو زیادہ لگے تو دَم واجب ہے اور کم لگے تو صدقہ ہے اور اگر کچھ نہ لگے تو کچھ نہیں۔ مُحرِم کو چاہیے کہ گدے پر اپنی چادر بچھا لے اور تکیہ سے غلاف نکال کر اس پر اپنا کوئی کپڑا رکھ لے۔

زخم سے خون بہنا

احرام کی حالت میں زخم سے خون بہے تو اس سے احرام کی صحت پر کوئی اثر نہیں پڑتا، یہی وجہ ہے کہ احرام میں رگ سے فاسد خون بہانا، پچھنا لگانا اور ختنہ جائز ہے۔

زخم پر پٹی باندھنا

احرام کی حالت میں سر، چہرہ اور قدم کے بیچ حصے کے علاوہ پورے بدن پر کہیں زخم ہو جائے اور اس پر پٹی باندھنے کی حاجت ہو تو ڈریسنگ (Dressing) کرانا بلا کراہت جائز ہے، ورنہ مکروہ ہے۔

چہرے وغیرہ پر پٹی باندھنا

احرام کی حالت میں چہرے پر زخم ہو یا سر پر یا پیر کے اس حصے پر جس کا کھلا رکھنا واجب ہے تو ایسی صورت میں دوا، انجکشن اور غیر خوشبودار مرہم سے کام چل سکے تو اسی پر اکتفا کرے اور پٹی نہ باندھے کہ یہ مکروہ ہے، لیکن اگر پٹی باندھنے کی حاجت ہو تو بوجہ عذر اس کی اجازت

ہوگی اور صدقہ بہر حال واجب ہوگا کہ جو چیز شرعاً جرم ہے، اس کا ارتکاب عذر سے ہو یا بلا عذر کفارہ بہر حال واجب ہوتا ہے۔ فرق یہ ہوتا ہے کہ عذر کی صورت میں کراہت اور گناہ کا حکم ساقط ہو جاتا ہے۔ صدقہ کا یہ حکم اس وقت ہے جب پٹی بارہ گھنٹے یا اس سے زیادہ بندھی رہے۔

دھوپ والے چشمے پہننا

حالت احرام میں دھوپ کا چشمہ لگانا جائز ہے، کیوں کہ یہ چشمہ اگر چہ چہرے کے ایک خاص حصے کو چھپا لیتا ہے، مگر یہ چھپانے کے لیے نہیں بنا ہے، بلکہ آنکھوں کو دھوپ کے ضرر سے بچانے کے لیے بنا ہے۔ جیسے سر پر غلے کی بوری اٹھانا جائز ہے کہ وہ سر چھپانے کے لیے نہیں ہوتا۔

مُشت زنی

احرام کی حالت میں اگر کسی نے مشت زنی کی اور انزال ہو گیا تو دَم واجب ہے، انزال نہ ہوا تو مکروہ ہے۔

کپڑے یا تولیہ سے منہ پوچھنا

احرام کی حالت میں کپڑے یا تولیہ سے منہ پوچھنا ناجائز و گناہ ہے اور پوچھنے والے پر صدقہ واجب ہے۔

کچی پیاز کھانا

احرام کی حالت میں کچی پیاز کھانا جائز ہے، لیکن بچنا بہتر ہے تاکہ اس کی بو سے کسی کو ایذا نہ پہنچے۔ ہاں اگر پیاز کھانے کے بعد فوراً مسجد حرام شریف میں جانے کا ارادہ ہو تو مکروہ ہے۔

ٹیشو پیپر کا استعمال

حالت احرام میں ٹیشو پیپر کا استعمال جائز ہے، کیوں کہ عادۃً اس سے چہرہ یا منہ نہیں چھپایا جاتا۔ فقہائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی تصریحات سے یہی عیاں ہوتا ہے۔ ہاں اگر ٹیشو پیپر خوشبو میں بسایا ہوا ہے تو اس کے استعمال سے پرہیز کرنا چاہیے۔

حدود مزدلفہ سے باہر وقوف

اگر کسی نے مزدلفہ کے حدود کے باہر وقوف کیا اور طلوعِ فجر کے بعد معلوم پڑا کہ جہاں پر وقوف کیا وہ جگہ مزدلفہ کے حدود سے باہر ہے تو اس کا وقوف مزدلفہ فوت ہو گیا، اس پر دَم واجب ہوگا۔

پھلوں کے جوس پینا

فروٹ جوس (Fruit Juce) حالت احرام میں پینا جائز ہے، بشرطیکہ الگ سے اس میں کوئی خوشبو نہ ملائی گئی ہو۔ پھلوں کی خوشبو سونگھنا مکروہ ہے، اس کو کھانا یا اس کا جوس پینا مکروہ نہیں۔

طواف میں وضو ٹوٹ جانا

دو، تین پھیروں تک طواف کر چکا تھا کہ وضو ٹوٹ گیا تو نیا وضو کر کے از سر نو طواف شروع کرے اور اگر چار پھیرے یا زیادہ کر چکا تھا تو جہاں سے طواف چھوڑ کر گیا تھا واپس آ کر وہیں سے کرے۔

جوتے سے قدم کا چُھپ جانا

قدم کے پشت پر جو ابھری ہوئی ہڈی ہے، جہاں جوتے کا تسمہ باندھتے ہیں، اسے احرام کی حالت میں کھلی رکھنا واجب ہے اور چھپانا حرام۔ اس لیے حالت احرام میں دو پٹے والی سلیپر اور ہوائی چپل کا ہی استعمال ہونا چاہئے اور اگر کسی وجہ سے وہ دست یاب نہ ہو یا کچھ تکلیف کی وجہ سے ایڑی یا انگلی کو چُھپانا ضروری ہو تو جوتے کو اوپر سے اتنا کاٹ دے کہ وہ ابھری ہوئی ہڈی کو نہ چھپائے اور اگر کوئی کاٹے بغیر بارہ گھنٹے یا اس سے زیادہ جوتے یا چمڑے کے موزے پہن لے تو اس پر دم واجب ہے۔

طواف اور سعی کے درمیان وقفہ

اگر کوئی عذر نہ ہو تو طواف کے بعد فوراً سعی کرنا سنت ہے، لیکن اگر کسی نے طواف اور سعی کے درمیان وقفہ کیا، تب بھی کوئی حرج نہیں، لیکن وقفہ نہیں کرنا چاہیے کہ خلافِ سنت ہے۔ اگر کسی نے طواف

کے بعد سعی کرنے میں دیر کیا تب بھی سعی ہو جائے گی۔

بام یا وِکس کا استعمال

احرام کی حالت میں وِکس (Vicks) ٹائیگر بام (Tiger Balm) یا کوئی پین ریلیف بام (Pain Relief Balm) یا اس کے قائم مقام کوئی کیپسول (Capsule) پیشانی اور ناک وغیرہ پر لگانا مکروہ ہے۔ اگر کسی نے اس مقدار میں بام وغیرہ لگایا کہ دیکھنے والے یہ محسوس کریں کہ اس نے خوشبو لگائی ہے تو اس پر دم واجب ہے اور اگر دیکھنے والے خوشبو نہ کہیں، بلکہ بام یا وِکس وغیرہ کہیں تو صرف صدقہ واجب ہے۔

ٹوتھ پیسٹ کا استعمال

دانت صاف کرنے کے لیے صرف برش استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں اور ٹوتھ پیسٹ (Touth Paste) میں خوشبو نہ ہو تو اسے بھی دانتوں پر ملنے میں کوئی حرج نہیں، لیکن عام طور پر ٹوتھ پیسٹ

خوشبودار ہوتے ہیں، اس لیے اس کا استعمال ممنوع ہے، اسے استعمال کرنے سے صدقہ واجب ہوگا۔

ناریل کا تیل لگانا

احرام کی حالت میں ناریل کا تیل سر میں لگانا جائز ہے، بلکہ زیتون اور تِل کے تیل کے علاوہ باقی تمام تیل جو خوشبو میں بسائے ہوئے نہ ہوں، انہیں سر اور بدن میں لگانا جائز ہے۔ لہٰذا بادام، کدو، ناریل وغیرہ کا تیل یہاں تک کہ گھی اور چربی کا استعمال بھی بلا کراہت جائز ہے۔

انجیکشن لگوانا

احرام کی حالت میں انجیکشن لگوانا جائز ہے، کیوں کہ انجیکشن کی دوا میں خوشبو نہیں ہوتی۔ ہاں اس میں ایک خاص قسم کی بو ہوتی ہے جو طبیعت کو اچھی نہیں لگتی اور خوشبو اس کو کہتے ہیں جو طبیعت کو اچھی لگے۔ انجیکشن بو حاصل کرنے کے لیے نہیں لگوایا جاتا اور نہ ہی اس میں خوشبو

ہوتی ہے، لہٰذا علاج کے لیے انجیکشن لگوانا جائز ہے۔

حیض کی حالت میں طواف کرنا

حیض کی حالت میں عورت طواف کرلے تو اس پر دَم واجب ہے، یہی حکم جنابت میں اور بے وضو طواف کرنے کا بھی ہے۔ اگر پاک ہونے تک مکہ معظّمہ میں رہی تو پھر سے طواف کرے، اس سے دَم ساقط ہو جائے گا۔

دورانِ طواف حیض آجائے تو

طواف کے دوران حیض آ جائے تو عورت کو چاہئے کہ فوراً طواف چھوڑ کر باہر آ جائے، پھر جب پاک ہو جائے تو طواف کرے، پھر سعی کرے اور اگر اس نے طواف جاری رکھا تو دَم دے یا پاک ہونے کے بعد دوبارہ یہ طواف کرے۔ وجہ یہ ہے کہ حیض کی حالت میں طواف مطلقاً جرم ہے، خواہ پہلے سے حیض جاری ہو یا طواف کے دوران شروع ہو جائے۔

جدید مسعٰی میں سعی کا حکم

سعودی حکومت نے نبوی مسعٰی کے بالمقابل جو جدید مسعٰی تیار کیا ہے، وہ عصر حاضر کی بہت بری بدعت ہے، اس میں سعی جائز نہیں، کیوں کہ سعی بجائے خود عبادت نہیں، اسے عبادت کا درجہ رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت سے ملا ہے۔ تو جس مقام پر رسول گرامی وقار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سعی فرمانا ثابت ہے، اس مقام پر یہ سعی عبادت ہوگی اور وہ مقام قدیم مسعٰی ہے جو سلفاً خلفاً آج تک معروف و معلوم ہے۔ مگر مسلمان عام طور پر ناواقفی یا حکومت کے دباؤ کی وجہ سے جدید مسعٰی میں سعی کرتے ہیں، جو فی الواقع فرضی مسعٰی ہے اور حال یہ ہے کہ ۲۰۰۸ء سے ہی اس میں عوام و خواص کا ابتلائے عام ہو چکا ہے۔ اگر حکم دیا جائے کہ سب کا حج ناقص اور عمرہ ناتمام ہے اور سب پر دم واجب ہے تو حرج عظیم پیدا ہوگا جو شرعاً مدفوع ہے۔ تو عمومِ بلویٰ اور حرج عظیم کی بنا پر خدائے کریم کی رحمت سے توقع ہے کہ یہ وجوب معاف ہو جائے۔

تاہم احتیاط یہ ہے کہ حج اور عمرہ کرنے والے مروہ سے صفا تک کم از کم چار چکر ضرور لگائیں کہ اس سے سعی کا وجوب ادا ہو جائے گا اور باقی تین چکروں کے لیے صدقۂ فطر کی مقدار تین صدقات غلہ یا ریال حرم شریف کے فقرا کو دے دیں اور جو لوگ سعی کرنے سے معذور ہیں اور ان کے لیے ایک چکر بھی نبوی مسعیٰ میں کرنے کی گنجائش نہیں رکھی گئی ہے، ان سے سعی اور صدقہ سب بوجہِ عذر معاف ہوگا۔

انگوٹھی اور گھڑی پہننا

احرام کی حالت میں انگوٹھی پہننا جائز ہے، کلائی پر گھڑی بھی باندھ سکتے ہیں، کمر میں ضروری کاغذات وغیرہ رکھنے کے لیے پٹی باندھ سکتے ہیں، نمبر والا چشمہ بھی استعمال کرنا جائز ہے کہ یہ چہرے کو نہیں چھُپاتا، نہ اس کے لیے اس کی وضع ہوئی ہے۔ اس کا کام نزدیک اور دور کی چیزوں کو صاف صاف دکھانا ہے۔

شربت روح افزا وغیرہ پینا

شربت روح افزا یا کوئی بھی خوشبودار شربت احرام کی حالت میں پینا مکروہ ہے، اس کے پینے سے صدقہ لازم ہوگا اور تین بار پینے سے دَم۔ اگر پیاس کا غلبہ ہو اور پانی نہ ہو تو ایک بار منہ لگا کر جتنا چاہے پی لے اور ایک صدقۂ فطر کی مقدار روپے حرم شریف کے فقیر کو دے دے، اس طرح کے عذر کی وجہ سے پینے میں کراہت تو نہ ہوگی، البتہ ایک بار پینے پر صدقہ اور بار بار پینے پر دم ضرور واجب ہوگا۔

مُعْتَمِر کا شوال کا چاند دیکھ لینا

معتمر یعنی عمرہ کرنے والا مکہ معظّمہ میں ہے اور وہیں قیام کے زمانے میں شوال کا مہینہ آ گیا تو اس پر حج فرض ہو گیا، جب کہ اس سے پہلے اس نے حج فرض نہ ادا کیا ہو۔ مکہ معظّمہ پہنچنے کے لیے جو شرائط شارع نے لازم کیے ہیں، ان کی تو اسے حاجت نہیں، کیوں کہ وہ خود مکۂ معظّمہ میں موجود ہے۔ البتہ مکۂ معظّمہ اور اس کے گرد و نواح میں رہنے

والوں پر حج فرض ہونے کے لیے جو شرائط درکار ہیں، وہ اس معتمر کے حق میں بھی ضروری ہیں، یعنی پیدل یا سواری پر حج کے مقامات (عرفات و مزدلفہ) میں جا اور آ سکے، اس کے پاس نیز اس کے بچوں کے پاس اتنا سرمایہ ہو جو اس کے گھر واپس ہونے تک اس کے اور ان کے نفقہ کے لیے کفایت کرے۔

جرم اور کفارے

☆ جرم میں کفارہ بہر حال لازم ہے، چاہے بھول کر کرے یا جان بوجھ کر، اس کا جرم ہونا جانتا ہو یا نہیں، خوشی سے ہو یا مجبوراً، سوتے میں ہو یا بیداری کی حالت میں، خود سے کیا ہو یا کسی کے کہنے پر۔

☆ مُحرم اگر بالقصد بغیر کسی عذر کے جرم کرے تو کفارہ بھی واجب ہے اور گنہگار بھی ہوگا۔ اس صورت میں صرف کفارہ کافی نہ ہوگا بلکہ توبہ بھی لازم ہے۔

☆ اگر انجانے میں یا کسی شرعی عذر کی وجہ سے کوئی جرم صادر ہوا تو

کفارہ کافی ہے۔

☆ کفارہ میں بَدنہ سے مراد گائے، بھینس، اونٹ یا اس جیسے جانور کی قربانی ہے۔

☆ کفارہ میں دَم سے مراد ایک بکری یا بھیڑ ہے، اسی طرح اونٹ، گائے، بھینس، ان سب جانوروں کا ساتواں حصہ۔

☆ صدقہ سے مراد ۲رکلو۴۷رگرام گیہوں یا ۴رکلو۹۴رگرام کوئی اور چیز مثلاً کھجور، جَو وغیرہ یا ان کی قیمت ادا کرنا ہے۔

☆ جن جرموں کی وجہ سے دَم کا حکم ہے، وہ اگر بیماری یا سخت گرمی یا شدید ٹھنڈی یا زخم یا پھوڑے یا جوؤں کے بہت زیادہ تکلیف دینے کی وجہ سے صادر ہوئے تو ان میں اختیار ہوگا، چاہے تو دَم کے بدلے چھ مسکینوں کو ایک ایک صدقہ دے یا دونوں وقت پیٹ بھر کھانا کھلائے یا تین روزے رکھ لے۔

☆ اگر چھ صدقے ایک مسکین کو دے دیے یا تین یا سات مسکینوں پر

تقسیم کر دیے تو کفارہ ادا نہ ہوگا۔

☆ جن جرموں میں صدقہ کا حکم ہے، اگر مذکورہ بالا مجبوریوں کی وجہ سے کیا تو اس میں یہ اختیار ہوگا کہ صدقہ کے بدلے ایک روزہ رکھ لے۔

☆ جن جرموں کے بدلے ایک دَم یا ایک صدقہ کا حکم ہے، وہاں قارن پر دو دَم یا دو صدقے کا حکم ہے۔

☆ کفارہ کی قربانی بھی حرم ہی میں ہونی چاہئے، حرم کے علاوہ اور کہیں کیا تو کفارہ ادا نہیں ہوگا۔

☆ شکرانہ کی قربانی کا گوشت خود بھی کھا سکتا ہے اور مالدار کو بھی کھلا سکتا ہے۔

☆ کفارہ کے جانور کا گوشت نہ خود کھا سکتا ہے، نہ مالدار کو کھلا سکتا ہے، بلکہ پورا گوشت مسکینوں کا حق ہے۔

☆ اگر کفارہ کے روزے رکھے تو اس میں شرط یہ ہے کہ صبح صادق سے پہلے ہی نیت کر لے۔ یہ بھی نیت کرنا ضروری ہے کہ فلاں کفارہ کا

روزہ ہے۔ اگر کسی نے صرف روزہ کی نیت کی یا نفل یا کوئی اور نیت کی تو کفارہ ادا نہ ہوگا۔

خوشبو اور تیل

☆ اگر زیادہ خوشبو لگایا، جو دیکھنے ہی میں زیادہ لگے، اگر چہ عضو کے تھوڑے ہی حصے پر ہو، یا کسی بڑے عضو (مثلاً سر، منہ، پنڈلی وغیرہ) پر لگایا تو خوشبو چاہے تھوڑی ہی ہو ان دونوں صورتوں میں دَم ہے۔

☆ اگر تھوڑی سی خوشبو عضو کے تھوڑے حصے میں لگایا تو صدقہ ہے۔

☆ احرام سے پہلے بدن پر خوشبو لگایا تھا، اب احرام کے بعد پھیل کر دوسرے اعضا کو لگ گئی تو کفارہ لازم نہیں۔

☆ خوشبودار تیل لگانے کا بھی وہی حکم ہے جو خوشبو لگانے کا ہے۔

☆ تِل اور زیتون کا تیل بھی خوشبو کے حکم میں ہے، اگر چہ ان میں خوشبو نہ ہو، البتہ ان سے کھانا پکانے، ناک میں چڑھانے، زخم پر لگانے اور کان میں ڈالنے سے دَم وغیرہ واجب نہیں۔

☆ تھوڑی سی خوشبو بدن کے الگ الگ اعضا پر لگائی، اگر جمع کرنے پر پورے بڑے عضو کی مقدار کو پہنچ جائے تو دَم ہے، ورنہ صدقہ۔

☆ زیادہ خوشبو لگانے پر دَم واجب ہے، چاہے ایک ہی جگہ لگائے یا الگ الگ جگہ۔

☆ احرام کی حالت میں پھول، پھل وغیرہ کی خوشبو سونگھنا مکروہ ہے، لیکن اس سے دَم یا کفارہ لازم نہیں۔

☆ احرام کی حالت میں تمبا کو بھی نہ استعمال کریں کہ اس میں بھی خوشبو ہوتی ہے، لیکن اگر کسی نے استعمال کر لیا تو دَم وغیرہ واجب نہیں۔ عام دنوں میں بھی تمبا کو سے پرہیز ہی کرنا چاہئے کہ اس میں مختلف دنیوی نقصانات کے علاوہ شرعاً بھی کراہت ہے۔

سلے ہوئے کپڑے پہننا

☆ احرام کی حالت میں سلا ہوا کپڑا ایک رات تک یا ایک دن تک یا بارہ گھنٹے تک پہنے رہا تو دَم واجب ہے اور بارہ گھنٹے سے کم پہنا تو

صدقہ واجب ہے، چاہے تھوڑی ہی دیر کیوں نہ پہنا ہو۔

☆ اگر لگا تار کئی دن تک پہنے رہا تب بھی ایک ہی دَم واجب ہے، لیکن اگر کئی دن پہننے کی صورت میں ایک دن بلا عذر پہنا اور دوسرے دن عذر کی وجہ سے تو دو دَم واجب ہوں گے۔

☆ اگر سلا ہوا کپڑا پہنا اور اس کا کفارہ ادا کر دیا، مگر اتارا نہیں، پھر دوسرے دن بھی پہنے رہا تو دوسرا کفارہ واجب ہے۔

☆ مرد یا عورت نے سوتے میں یا جاگتے میں پورا چہرہ یا چہرے کا چوتھائی حصہ بارہ گھنٹے یا اس سے زیادہ تک چھپا لیا تو دَم واجب ہے، اگر بارہ گھنٹے سے کم ہے تو صدقہ واجب ہے۔

☆ مرد نے سوتے میں یا جاگتے میں بارہ گھنٹے تک پورا یا چوتھائی سر چھپایا تو دَم واجب ہے، بارہ گھنٹے سے کم ہے تو صدقہ واجب ہے۔

☆ اگر چوتھائی سے کم حصے کو بارہ گھنٹے یا اس سے زیادہ تک چھپائے رکھا تو صدقہ واجب ہے اور اگر بارہ گھنٹے سے کم ہے تو کفارہ نہیں،

مگر گناہ ہے۔

☆ احرام کی حالت میں سر پر کپڑے کی گٹھری رکھنا بھی سر چھپانے کے حکم میں ہے، اس سے بھی دَم یا صدقہ واجب ہوگا۔

☆ غلہ کی گٹھری یا برتن وغیرہ رکھنے میں کوئی حرج نہیں۔

☆ ایسا جوتا پہنا جس سے پیر کے پنجے کے بیچ حصہ کی ابھری ہوئی ہڈی چھپ جاتی ہے تو بارہ گھنٹے یا اس سے زیادہ تک پہننے میں دَم واجب ہے، بارہ گھنٹے سے کم پہننے میں صدقہ۔

☆ احرام کی حالت میں بنیان وغیرہ بھی پہننا جائز نہیں۔

☆ عورتوں کو احرام کی حالت میں سلا ہوا کپڑا پہننا جائز ہے۔

بال وغیرہ توڑنا

☆ احرام کی حالت میں سر یا داڑھی کے چوتھائی بال یا اس سے زیادہ کسی طرح دور کرنے سے دَم واجب ہوگا، چوتھائی سے کم ہے تو صدقہ لازم ہے۔

☆ پوری گردن، پوری ایک بغل کے بال یا ناف کے نیچے کے بال دور کرنے میں دَم واجب ہوتا ہے، اس سے کم کیا تو صدقہ واجب ہے۔ دونوں بغل کے بال صاف کیے تب بھی ایک ہی دم واجب ہوگا۔

☆ مونچھ اگر چہ پوری منڈوائے یا کتروائے، صدقہ لازم ہے۔

☆ روٹی پکانے میں کچھ بال جل گئے یا وضو کرنے، کھجانے یا کنگھا کرنے میں کچھ بال گر گئے تو صدقہ واجب ہے۔

☆ دو تین بال تک ہر بال کے بدلے ایک مٹھی اناج یا ایک ٹکڑا روٹی یا ایک چھوہارا صدقہ کرے۔

☆ اپنے آپ یا بے ہاتھ لگائے بال گر جائیں یا بیماری کی وجہ سے سارے بال جھڑ جائیں تو کچھ نہیں۔

☆ عورت اگر چوتھائی سر یا اس سے زیادہ کے بال منڈائے یا انگلی کے پور کے برابر کتر ڈالے تو دَم واجب ہے، اس سے کم میں صدقہ واجب ہے۔

ناخن تراشنا

☆ ایک ہاتھ یا ایک پیر کے پانچوں ناخن کاٹے یا ایک ساتھ دونوں ہاتھوں اور دونوں پیروں کے بیسوں ناخن کاٹے تو دَم واجب ہے۔

☆ اگر کسی ہاتھ یا پیر کے پورے پانچ ناخن نہ تراشے تو جتنے ناخن تراشے سب کے بدلے ایک ایک صدقہ واجب ہے۔ مثلاً اگر چاروں ہاتھ پیر کے چار چار ناخن کاٹے تو سولہ صدقہ لازم ہے۔ لیکن اگر سولہ صدقے کی رقم ایک دَم کی رقم سے زیادہ ہو جائے تو صدقہ نہ کرتے ہوئے ایک دَم دے۔

☆ اگر ایک ہاتھ اور ایک پیر کے پانچوں ناخن ایک بیٹھک میں اور دوسرے کے پانچوں ناخن دوسری بیٹھک میں کترے تو دو دَم واجب ہیں۔

☆ چاروں ہاتھ پیر کے بیسوں ناخن چار بیٹھک میں کاٹے تو چار دم واجب ہے۔

☆ کوئی ناخن ٹوٹ گیا کہ بڑھنے کے قابل نہ رہا، اس کا بقیہ حصہ کاٹ لیا تو کوئی حرج نہیں۔

بوسہ لینا اور چھونا

☆ احرام کی حالت میں شہوت کے ساتھ عورت کو بوسہ لینے، گلے لگانے اور بدن چھونے میں دَم واجب ہے، اگرچہ انزال نہ ہو۔

☆ عورت نے مرد کو شہوت کے ساتھ بوسہ لیا یا چھوایا گلے لگایا تو اس پر بھی دَم واجب ہے۔

☆ مرد اور عورت دونوں احرام کی حالت میں تھے، مرد نے عورت کو شہوت کے ساتھ بوسہ لیا یا چھوا، یا گلے لگایا، لیکن عورت کو اس سے لذت محسوس نہ ہوئی تو مرد پر دم واجب ہے، عورت پر کچھ بھی لازم نہیں۔

☆ احتلام کی وجہ سے یا جماع کے خیال سے انزال ہو گیا تو کوئی حرج نہیں، لیکن حالت احرام میں جماع وغیرہ کے خیال سے بھی پرہیز

کرنا چاہئے۔

جماع کرنا

☆ وقوفِ عرفہ سے پہلے جماع کیا تو حج فاسد ہو گیا، اسے حج کی طرح پورا کرے، دَم دے اور اگلے سال اس کی قضا کرے، اس صورت میں اگر عورت بھی احرام کی حالت میں تھی تو اس کا بھی حج فاسد ہو جائے گا۔

☆ وقوفِ عرفات کے بعد اگر حجامت بنوانے اور طوافِ زیارت کرنے سے پہلے جماع کیا تو حج تو فاسد نہیں ہوا لیکن کفارہ میں بَدنہ (یعنی اونٹ یا گائے) کی قربانی واجب ہے۔

☆ اگر حلق یا تقصیر کرنے کے بعد جماع کیا تو دَم واجب ہے۔

☆ اگر حجامت بنوانے اور طوافِ زیارت کرنے کے بعد ہمبستری کیا تو کوئی خرابی نہیں۔

☆ عمرہ میں طواف سے پہلے ہمبستری کی تو عمرہ فاسد ہو گیا، دَم دے

اور عمرہ کی قضا کرے۔

☆ عمرہ میں اگر طواف کے بعد سعی اور حجامت سے پہلے جماع کیا تو دَم دے، عمرہ کی قضا نہیں۔

احرام میں جوں مارنا

☆ احرام کی حالت میں اپنی جوں اپنے بدن یا کپڑے میں ماری یا پھینک دی تو ایک جوں کے بدلے روٹی کا ایک ٹکڑا کفارہ دے اور دو یا تین جوں ہوں تو ایک مٹھی اناج دے اور اس سے زیادہ میں صدقہ دے۔

☆ جوں مارنے کے لیے سر یا کپڑا دھویا، یا دھوپ میں ڈالا جب بھی یہی کفارے ہیں۔

☆ کپڑا بھیگ گیا تھا، سکھانے کے لیے دھوپ میں رکھا، اس سے جوئیں مر گئیں، مگر یہ جوئیں مارنے کے لیے نہیں رکھا تھا تو کچھ حرج نہیں۔

طواف میں غلطیاں

☆ طوافِ زیارت کے چار پھیرے یا اس سے زیادہ جنابت یا حیض و نفاس کی حالت میں کیا تو بَدنہ واجب ہے اور پاکی کی حالت میں دوبارہ طواف کرنا بھی واجب ہے، پھر اگر بارہویں سے پہلے پاکی کی حالت میں دوبارہ طواف کر لیا تو بَدنہ ساقط ہو گیا، لیکن اگر بارہویں کے بعد پاکی کی حالت میں طواف کیا تو بَدنہ تو ساقط ہو جائے گا، مگر دَم واجب ہوگا۔

☆ اگر طوافِ زیارت بے وضو کیا تھا تو دَم لازم ہے اور دوبارہ کرنا مستحب ہے۔ اگر دوبارہ طواف کر لیا اگر چہ بارہویں کے بعد کیا ہو، دَم ساقط ہو جائے گا۔

☆ تین پھیرے یا اس سے کم بے طہارت کیا تو ہر پھیرے کے بدلے میں ایک صدقہ واجب ہے۔

☆ بارہویں ذی الحجہ کی مغرب سے پہلے تک اگر طوافِ زیارت نہ کر

سکا تو بعد میں کرے اور دَم دے۔

☆ اگر طوافِ زیارت کے چار پھیرے یا اس سے زیادہ بلا عذر ڈولی وغیرہ میں بیٹھ کر کیا یا پھیرے لگاتے وقت ستر کھلا رہا، مثلاً عورت کی چوتھائی کلائی یا سر کے بال کا چوتھائی حصہ کھلا رہا تو دَم واجب ہے، لیکن اگر دوبارہ صحیح طواف کر لے تو دَم ساقط ہو جائے گا۔ اگر دوبارہ طواف کیے بغیر واپس لوٹ گیا تو بکرے کی قیمت بھیج دے کہ حرم کے حدود میں ذبح کر دیا جائے، اس لیے کہ کفارہ کا جانور حرم کے حدود سے باہر ذبح کرنے سے کفارہ ادا نہیں ہوتا۔

☆ طوافِ زیارت کے علاوہ کسی اور طواف کا چار پھیرا یا اس سے زیادہ جنابت کی حالت میں لگایا تو دَم دے اور بے وضو کیا تو صدقہ۔ اگر تین پھیرے یا اس سے کم جنابت کی حالت میں کیے تو ہر پھیرے کے بدلے میں ایک صدقہ، ان صورتوں میں اگر دوبارہ صحیح طور پر طواف کر لیا تو کفارہ ساقط ہو جائے گا۔

☆ طوافِ رخصت مکمل یا اس کے چار پھیرے یا اس سے زیادہ چھوڑ دیا تو دَم لازم ہے، اگر چار پھیروں سے کم چھوڑا تو ہر پھیرے کے بدلے میں ایک صدقہ دے۔

☆ اگر طوافِ قدوم چھوڑا تو کفارہ نہیں، لیکن برا کیا۔

☆ عمرہ کے طواف کا ایک پھیرا بھی چھوڑ دے گا تو دَم لازم آئے گا اور بالکل نہ کیا یا اکثر حصہ چھوڑ دیا تو کفارہ نہیں، اس کا ادا کرنا لازم ہے۔

☆ حج قران کرنے والے نے طوافِ قدوم اور طوافِ عمرہ دونوں بے وضو کیے تو دسویں سے پہلے عمرہ کے طواف کو دوبارہ کرے، اگر دوبارہ نہ کیا یہاں تک کہ دسویں تاریخ کی فجر طلوع ہوگئی تو دَم واجب ہے۔ ایسی صورت میں طوافِ زیارت میں رَمل اور سعی کرے۔

☆ نجس کپڑوں میں طواف مکروہ ہے، مگر اس پر کفارہ نہیں۔

سعی میں غلطیاں

☆ بلا عذر سعی کے چار پھیرے کرسی، گاڑی، ڈولی یا کسی چیز پر بیٹھ کر کیے یا چھوڑ دیے تو دَم دے، حج ہوگیا۔ اگر دوبارہ سعی کر لیا تو دَم بھی ساقط ہو جائے گا۔

☆ چار سے کم پھیرے بیٹھ کر یا سوار ہو کر لگائے تو ہر پھیرے کے بدلے ایک ایک صدقہ دے، اس صورت میں بھی اگر سعی دوبارہ کر لیا تو صدقہ ساقط ہو جائے گا۔

☆ طواف سے پہلے سعی کیا، پھر اگر دوبارہ سعی نہ کیا تو دَم دے۔

وقوفِ عرفہ و مزدلفہ کی غلطیاں

☆ جو شخص سورج غروب ہونے سے پہلے عرفات سے چلا گیا، اس پر دَم واجب ہے، پھر اگر غروب سے پہلے واپس آ گیا تو دَم ساقط ہو جائے گا، اگر غروب کے بعد واپس ہوا تو ساقط نہیں ہوگا۔

☆ عرفات سے چاہے خود سے نکلے یا بلا اختیار نکل جائے، ہر صورت

میں دَم واجب ہوگا۔

☆ دسویں ذی الحجہ کی صبح مزدلفہ میں بلا عذر وقوف نہ کیا تو دَم دے۔

☆ کمزور شخص یا عورت بہت زیادہ بھیڑ بھاڑ کی وجہ سے اگر وقوف ترک کرے تو کفارہ لازم نہیں۔

رَمی کی غلطیاں

☆ کسی دن بھی رَمی نہ کی یا ایک دن کی بالکل یا اکثر چھوڑ دی، مثلاً دسویں کو تین کنکریاں تک ماریں یا گیارہویں وغیرہ کو دس کنکریاں تک یا کسی دن کی بالکل یا اکثر رمی دوسرے دن کی تو ان سب صورتوں میں دَم ہے۔

☆ اگر کسی دن کی آدھی سے کم چھوڑی مثلاً دسویں کو چار کنکریاں ماریں، تین چھوڑ دیں یا اور دنوں کی گیارہ ماریں، دس چھوڑ دیں یا اس دن کی رمی دوسرے دن کی تو ہر کنکری پر ایک صدقہ دے۔

☆ اگر صدقوں کی قیمت دَم کے برابر ہو جائے تو کچھ کم کر دے۔

قربانی اور حَلق کی غلطیاں

☆ حج قران اور حج تمتع کرنے والوں نے کنکری مارنے سے پہلے قربانی کی تو دَم واجب ہے۔

☆ بارہویں کے بعد سر منڈایا یا کنکری مارنے سے پہلے منڈایا تو ان سب صورتوں میں دَم واجب ہے۔

☆ حرم کے حدود سے باہر حَلق یا قربانی کیا تو دَم واجب ہے۔

☆ عمرہ کا حَلق بھی حدودِ حرم کے اندر ہی ہونا چاہئے، اگر حدودِ حرم سے باہر کیا تو اس میں بھی دَم واجب ہے۔

☆ حج کرنے والے نے بارہویں کے بعد حرم سے باہر سر منڈایا تو دو دَم ہیں، ایک حرم سے باہر حَلق کرنے کی وجہ سے اور دوسرا بارہویں کے بعد کرنے کی وجہ سے۔

احرام پر احرام باندھنا

☆ عمرہ کے تمام افعال کر چکا تھا، صرف سر منڈانا باقی تھا کہ دوسرے عمرہ کا احرام باندھ لیا تو دَم واجب ہے اور گنہگار بھی ہوا۔

☆ دسویں سے تیرہویں تک حج کرنے والے کو عمرہ کا احرام باندھنا منع ہے، اگر باندھ لیا تو توڑ دے اور اس کی قضا کرے اور دَم بھی دے اور کر لیا تو ہو گیا، مگر دَم واجب ہے۔

حج بدل

☆ حج بدل کا مطلب یہ ہے کہ کسی شخص کے بدلے میں کسی دوسرے شخص نے حج کیا۔ حج بدل دو طرح کا ہے۔(۱) فرض۔(۲) نفل۔

☆ حج بدل (فرض) کے لیے چند شرطیں ہیں:

(۱) جس نے حج بدل کرنے کے لیے کسی دوسرے کو کہا، اس پر حج فرض ہو۔ اگر حج فرض نہ ہو اور حج کرایا پھر بعد میں اس پر حج فرض ہوا تو اس کو دوبارہ حج کرنا یا کرانا پڑے گا۔

(۲) جس کی طرف سے حج کیا جا رہا ہے وہ اس قدر عاجز ہو کہ خود حج نہ کر سکتا ہو۔

(۳) حج کے وقت سے مرنے تک عذر باقی رہے۔ اگر عاجز تھا اور کسی سے حج کروایا، پھر اس قابل ہو گیا کہ خود جا کر حج کر سکتا ہے تو پہلے جو حج کیا تھا وہ کافی نہیں، دوبارہ اسے خود حج کرنا ہوگا۔

(۴) جس کی طرف سے حج کیا جا رہا ہے، اس نے خود کہا ہو، اس کے حکم کے بغیر حج نہیں ہو سکتا۔

(۵) جس کی طرف سے حج کیا جا رہا ہے اس کے مال سے خرچ ہو۔

(۶) جس کو حکم دیا ہے وہی حج کرے، البتہ اگر مرنے والے نے وصیت کی تھی کہ میری طرف سے فلاں آدمی حج کرے اور جس آدمی کے بارے میں وصیت کی تھی وہ بھی مر گیا یا حج پر جانے سے انکار کر دیا تو دوسرا شخص جا سکتا ہے۔

(۷) جو شخص حج بدل کرا رہا ہو اس کے وطن سے حج کے لیے نکلے۔

(۸) میقات سے احرام باندھے۔

(۹) اس کی نیت سے حج کرے، بلکہ بہتر ہے کہ احرام کے وقت زبان سے بھی کہے: لَبَّیْکَ عَنْ فُلَانٍ۔

☆ حج بدل کی ساری شرطیں پائی گئیں تو جس کی طرف سے حج کیا گیا اس کا فرض ادا ہو گیا اور یہ حج کرنے والا بھی ثواب پائے گا۔

☆ جس نے حج بدل کیا، اگر اس پر بھی حج فرض تھا تو اس حج بدل سے اس کا فرض ادا نہ ہوگا۔

☆ بہتر ہے کہ حج بدل کے لیے ایسے شخص کو بھیجا جائے جو خود فرض حج ادا کر چکا ہو۔

☆ جس شخص پر خود حج فرض ہے اور اس نے ابھی تک ادا نہ کیا تو ایسے کو حج بدل کے لیے بھیجنا جائز نہیں۔

☆ افضل یہ ہے کہ ایسے شخص کو حج بدل کے لیے بھیجیں جو حج کا طریقہ اور مسائل وغیرہ سے واقف ہو۔

☆ وہابی، دیوبندی وغیرہ کسی بد مذہب کو حج بدل کے لیے بھیجا تو اس کا حج ادا نہ ہوا۔

☆ یہ شرطیں جو اوپر ذکر ہوئیں فرض حج کے لیے ہیں، نفل حج کے لیے ان میں سے کوئی بات شرط نہیں، بلکہ کوئی بھی کسی کو بھی اپنی طرف سے نفل حج کے لیے بھیج سکتا ہے اور کوئی بھی کسی کی طرف سے بھی نفل حج کر سکتا ہے۔

☆ حج بدل کرنے والا اگر تمتُّع یا قِران کی نیت کرے تو اسے اپنی طرف سے قربانی کرنی ہوگی، نہ کہ اس کی طرف سے جو حج کرا رہا ہو، اگر چہ اسی کے مال سے کرے۔

☆ جس پر حج فرض ہو یا قضا یا اس کے ذمہ منت کا حج ہو اور اس کی موت کا وقت قریب آ گیا تو اس پر واجب ہے کہ حج کے لیے وصیت کر جائے، ورنہ گنہگار ہوگا۔

☆ عورت کے پاس حج کے اخراجات سے زائد مال تو ہے، لیکن کوئی

مَحرم نہیں، یا محرم بھی ہے، لیکن اس (مَحرم) کے پاس اپنے حج کے اخراجات نہیں اور یہ عورت بھی اس کے اخراجات برداشت نہیں کر سکتی تو ایسی صورت میں اس عورت کو بھی خرچ دے کر کسی کو حج بدل کے لیے بھیجنا واجب ہوگا۔

☆ اس نے وصیت نہیں کی تو اس کے مرنے کے بعد اس کا وارث اس کی طرف سے حج بدل کراسکتا ہے۔

مُحصَر کے مسائل

☆ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ ؕ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ بِهٖٓ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ. (سورۂ بقرہ، آیت:۱۹۶)

(ترجمہ) پھر اگر تم روکے جاؤ، تو قربانی بھیجو جو میسر آئے اور اپنے

سر نہ منڈاؤ جب تک قربانی اپنے ٹھکانے نہ پہنچ جائے۔ پھر جو تم میں بیمار ہو یا اس کے سر میں کچھ تکلیف ہے، تو بدلے دے روزے یا خیرات یا قربانی۔ (کنز الایمان)

☆ مُحصَر اس کو کہتے ہیں، جس نے حج یا عمرہ کا احرام باندھا، مگر کسی وجہ سے پورا نہ کرسکا۔

☆ جن اسباب کی وجہ سے حج یا عمرہ نہ کرسکے، ان میں سے چند یہ ہیں۔(۱) دشمن کا خوف۔(۲) بیماری (جب کہ سفر کرنے یا سواری پر سوار ہونے میں اس کے بڑھ جانے کا غالب گمان ہو) (۳) ہاتھ پیر ٹوٹ گئے ہوں۔(۴) قید۔(۵) عورت جس مَحرم کے ساتھ جارہی ہو اس کا انتقال ہوگیا ہو۔(۶) سفر کے اخراجات کا چوری ہوجانا۔ وغیرہا۔

☆ مُحصَر کسی کے ذریعہ قربانی کی قیمت حرم کو بھیج دے کہ حرم کے حدود میں قربانی ہوجائے، پھر قربانی کے بعد اپنا احرام کھول دے۔

☆ مُحصَر نے اگر حج افراد یا حج تمتُّع کا احرام باندھا تو ایک قربانی کے پیسے بھیجے اور اگر حج قران کا احرام باندھا تھا تو دو قربانی کے پیسے بھیجنا واجب ہوگا۔

☆ مُحصَر کو احرام سے باہر آنے کے لیے سر منڈوانا یا بال کتروانا شرط نہیں، لیکن کرلینا بہتر ہے۔

☆ اس قربانی کے لیے بھی حرم کے حدود میں ہونا شرط ہے، لیکن یہ شرط نہیں کہ دسویں، گیارہویں یا بارہویں ذی الحجہ کو ہو۔ اس سے پہلے یا بعد بھی ہوسکتی ہے۔

ضروری تنبیہیں

☆ بدنگاہی ہمیشہ ہی حرام ہے اور حرم شریف میں تو آپ کا امتحان ہو رہا ہے، اس لیے کہ عورتوں کو حکم دیا گیا کہ یہاں منہ نہ چھپاؤ اور مردوں کو حکم دیا گیا کہ ان کی طرف نگاہ نہ کرو۔ یقین جانو کہ یہ بڑے غیرت والے بادشاہ کی بندیاں ہیں اور اس وقت آپ اور وہ

خاص دربار میں حاضر ہو۔ بلاشبہہ جب شیر کا بچہ اس کی بغل میں ہو، اس وقت اس پر کون نگاہ اٹھا سکتا ہے، اسی طرح یہ اللہ عزوجل کی بندیاں اس کے خاص دربار میں حاضر ہیں، ان پر بدنگاہی کس قدر سخت گناہ کا باعث ہوگی۔ لہٰذا اپنے دل اور اپنی نگاہوں کو سنبھالے رکھیں۔ حرم وہ جگہ ہے جہاں گناہ کے ارادے پر بھی پکڑا جاتا ہے اور ایک گناہ ایک لاکھ گناہ کے برابر ہوتا ہے۔

☆ عورتیں یاد رکھیں کہ صرف حرم مکہ میں احرام کی حالت میں منہ نہ ڈھانکنے کا حکم ہے، جب حج سے فارغ ہوجائیں، اس کے بعد حرم مکہ میں اور مدینہ شریف میں ہرگز ہرگز بے پردگی نہ کریں۔ ویسے تو ہر جگہ عورتوں کو پردہ کا حکم ہے، لیکن ان پاک بارگاہوں میں تو اور زیادہ ضروری ہے۔

آخری بات

☆ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
اَلْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهٗ جَزَآءٌ اِلَّا الْجَنَّةُ. (بخاری شریف:۱۷۷۳)
(ترجمہ) مقبول حج کا بدلہ سوائے جنت کے اور کچھ نہیں۔

☆ دوسرے مقام پر ارشاد فرماتے ہیں:
جو شخص حج یا عمرہ کے ارادے سے نکلے تو اس کے گھر تک لوٹنے تک اس کے ہر قدم کے بدلے اس کے نامۂ اعمال میں ایک ایک ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی، اس کے ایک ایک ہزار گناہ مٹائے جائیں گے اور اس کے ایک ایک ہزار درجے بلند کیے جائیں گے۔ (جامع کبیر للسیوطی:۴۸۵۴)

☆ اب آپ نے اندازہ لگا لیا ہوگا کہ حج کرنے کے بعد اللہ عزوجل نے آپ کو گناہوں سے بالکل پاک فرما دیا ہے، اسی لیے فرمایا گیا کہ حاجی کے گھر پہنچنے سے پہلے اس سے دعا کرا لو، اس لیے کہ وہ

اللہ کا مقبول اور گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے۔

☆ یاد رکھیں! حج و زیارت سے واپسی کے بعد آپ کی زندگی میں مکمل تبدیلی آنی چاہئے۔ اگر خدا نہ خواستہ حج و زیارت کے بعد بھی زندگی میں تبدیلی نہ آئی تو بتائیں ان مقامات مقدسہ سے بڑھ کر اور کون سی جگہ ہوگی جہاں آپ اپنے اندر تبدیلی لائیں گے۔

☆ حج سے لوٹنے کے بعد نمازوں کی مکمل پابندی کریں، پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیاری سُنّتوں پر عمل کریں، گناہوں سے ہمیشہ بچیں، قرآن مقدس کی تلاوت کی عادت بنا لیں اور دعوت و ارشاد اور اصلاح معاشرہ کے کاموں میں دلچسپی لیں۔

☆ ایک بزرگ سے کسی نے پوچھا کہ یہ کیسے جانیں کہ ہمارا حج مقبول ہوا یا نہیں، انہوں نے فرمایا: جو گناہ حج کو جانے سے پہلے کرتے تھے، اگر وہ حج سے واپسی کے بعد چھوڑ دیے ہیں تو مبارک ہو، اللہ نے تمہارے حج کو قبول فرما لیا ہے۔

☆ دعا ہے کہ اللہ عزوجل اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقہ وطفیل سب کے حج کو قبول فرمائے اور ادب کے ساتھ بار بار مکۂ معظّمہ اور مدینۂ منورہ کی حاضری نصیب فرمائے۔

☆ امید ہے کہ ان مقدس مقامات پر آپ اس فقیر (محمد شاکر علی نوری) کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں گے۔

نوٹ: اس کتاب میں مسائل بہارِ شریعت سے مختصر طور پر لیے گئے ہیں، تفصیل کے لیے بہارِ شریعت حصہ (۶) کی طرف رجوع کریں۔